ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

حسب فرمائش جناب حاجی محمد سعید صاحب تاجر کتب [illegible]

# رسالہ تذکیر و تانیث

مشہور بہ

# مفید الشعرا

۱۳۳۳ھ

باہتمام احقر العبید راجی رحمت رب رشید محمد عبد المجید غفر اللہ له

در مطبع مجیدی واقع کانپور مطبوع شد

... ہوتی ہیں المشتہر محمد سعید تاجر کتب المشتہر مجیدی کانپور

## ارمغان اسرائیل

ے زمانہ بنی اسرائیل سے تا حضرت عبد اللہ بن سلام صحابی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
ے پیغمبر کا حال بع وجہ تسمیہ اسرائیل اور ہر ایک ذکر کے شروع مین آیت قرآن مجید
صدی ہی کہ جس سے معلوم ہوجاوے کہ یہ ذکر فلان آیت در کوع وسورۃ مین ہے اور
ن پیغمبر کس سے پہلے تھا اور اُسکے زمانہ مین کون کون بادشاہ نامی گذرا ہی اور سلسلہ افغانان
شیوخ وسلاطین ماضیہ ودیا ستہاے حال کی تفصیل ہے گویا کہ اس خاندان کا یہ آئینہ ہے
سلمان کو اسکے دیکھنے کی اشد ضرورت ہے حالات سلف کے معلوم کرنے کا اس سے
کوئی ذریعہ نہین خوبی اسکی دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے ۶/

## لغات الصراح

عربی دان حضرات خصوصاً طلبہ کے لیے لغات مین "صراح" جس قدر ضروری اور اہم
ہے وہ اسکی عام مقبولیت سے ظاہر ہے۔ شاید کسی طالب علم اور قدردان علم کا کتب خانہ اس
کتاب سے خالی نہ ہوگا۔ مگر ساتھ ہی اسکے یہ بھی آپ کو معلوم ہوگا کہ اسمین لغات کے تلاش
کرنے مین بہت دقت پڑتی ہے۔ تاوقتیکہ الفاظ کا مادہ اور اصل معلوم نہو اسکا صراح مین
تلاش کرنا محال ہی اس لیے ادبیات عربیہ نے کتاب صراح کی تلخیص فرما کر اور لغات کو
بلا خیال مادہ واصل شل کنز اللغات ولغات کشوری کے جمع کردیا ہی جس سے ہر استعداد والا اس
نفع اٹھا سکتا ہی اور اسکا نام لغات الصراح بالتصحیح والایضاح اسم با مسمّٰی رکھا ہی فاضل
مصنف نے کوزہ مین دریا کو بند کر کے کیا اعجاز دکھایا ہی ہر لغت حرف وسطر سے شروع ہی تاکہ نظر پڑنے مین
آسانی ہو حجم بالکل مختصر قیمت برادر فاہ عام صرف ایک روپیہ چار آنہ رکھی گئی ہے۔

ما شاء الله لا قوة الا بالله

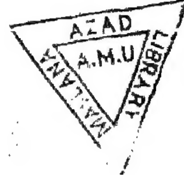
حسب فرمایش جناب حاجی محمد سعید صاحب تاجر کتب کلکتہ خلاصی ٹولہ نمبر ۸۵




باہتمام احقر العبید راجی رحمت رب رشید محمد عبد المجید غفر له الله الحمید

در مطبع مجیدی واقع کانپور مطبوع گردید








بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بعد حمد و صلوٰۃ و منقبت سید الوصیین امیر المومنین و ائمہ معصومین علیہم التحیات کے کمترین بندگان ایزد متعال ننگ سخنوران باکمال حکیم سید ضامن علی جلال لکھنوی عرض کرتا ہے کہ اس ہیچمدان کی تالیفات سے جو پہلے رسالہ کار آمد شعرا بحث تذکیر و تانیث مین ۱۲۹۳ھ ہجری مین طبع ہوا تھا وہ ناقص ناتمام اور نہایت غلط چھپا تھا اور قطع نظر اُسکے خطبہ مین نام نامی و اسم گرامی مولف کے آقاے نعمت اعلی حضرت قدر قدرت نواب محمد کلب علیخانصاحب بہادر خلد آشیان والی ریاست رامپور کا بھی درج نہ تھا بنابرین مؤلف سراپا خطا اُسکی تکمیل و تصحیح کا اپنے ولی النعمی اور نام نامی اور اوصاف گرامی خطبہ مین داخل کرکے بار دگر معرض طبع مین لاتا ہے اور یہ چہرہ شاہد معنی بامداد و اعانت بندگان والا اعلحضرت قدر قدرت حاجی حرمین شریفین فرزند دلپذیر دولت انگلشیہ مشیر قیصر ہند لارڈ اعظم اعلای ستارہ ہند جناب نواب فلک رکاب نواب محمد کلب علیخان صاحب بہادر والی ریاست مصطفےٰ آباد معروف بہ رامپور لازالت شموس دولتہم بازغۃ الی یوم النشور کی پورہ ترتیب نو سے مرتب و مزیب ہوکر بزم ناظرین بلاغ نظر و انجمن مشتاقان دیدہ ور مین اپنا جلوہ دکھاتا ہے اور اب نام اس کا مفید الشعرا رکھا جاتا ہے اور یہ رسالہ ایک مقدمہ اور چند فائدون اور چند فصلون پر بنا پاتا ہے وما توفیقی الا باللہ اور مؤلف ہیچمدان ایک بیس ۲۰ بائیس ۲۲ برس کے زمانہ سے یاجبر پرورش فرمائی

وقدردانی وعزت افزائی اپنے آقائے نعمت مذکور والی ریاست رامپور خلد آشیان لازالت شموس دولتہم بازغتہ الی یوم النشور کے ملازم ریاست مذکورہ کا تھا

## ابیات در مدح بندگان اعلیحضرت قدر قدرت خداوند نعمت حاجی حرمین شریفین فرزند دلپذیر دولت انگلشیہ مشیر قیصر ہند دلاور اعظم اعلےٰ ستارہ ہند جناب نواب فلک رکاب نواب محمد کلب علیخانصاحب بہادر والی ریاست رامپور خلد آشیان

کلیم کو نظر آیا تھا جلوہ جو سر طور
پھر اُس نے جلوہ گہ دہر مین کیا ہے ظہور

وہ طور کون مرے شہ کا آستان بلند
وہ جلوہ کون تجلائے بندگان حضور

وہ بارگاہ بلند احتشام ہے اُسکی
کہ بارگاہ سلیمان ہے پست جسکے حضور

کہان ہے آج سکندر یہ شوکتین دیکھے
وہ اپنے جاہ و تجمل پہ تھا بہت مغرور

یہ کروفر ہے یہ شان وشکوہ قابل دید
کہان گئے جم و دارا و قیصر و فغفور

کہان ہے عقل فلاطون کہ سیکھ لے ادراک
کدھر ہے فہم ارسطو کہ لے وہ درس شعور

وہ شہریار مشیر و نمین جسکے ہوش نخست
ازل سے عقل دہم اُسکا چار مین دستور

وہ نام نیک خدا نے عطا کیا ہے اُسے
کہ شش جہت مین ہوا چار روز مین مشہور

جہان فروز ہے اُسکا چراغ جود وسخا
اوجالا گور مین حاتم کی آج ہوگا ضرور

قریب تر ہے کہ گونجے محل کسرے مین
پہونچ گیا ہے یہ آوازۂ عدالت دُور

کہین یہ رحم سنا ہے کرم یہ دیکھا ہے
خود انفعال ہو مجرم کرے جو عذر قصور

نگاہ مہر وہ معجز نما کہ دم بھر مین
مسیح اُسکو بنادے جو کوئی ہو رنجور

بہولے لطف وہ راحت اثر کہ خلق کو ہو
برائے داغ جگر سوز مرہم کافور

شجاعت ایسی کہ شیرون مین دہاک ہے جسکی
زبان تیغ پہ جرأت کا اُس کی ہے مذکور

| | |
|---|---|
| معین لشکر تایید ایزدی اُس کی | جدہر ارادہ کرے ہو مظفر و منصور |
| کیا دہ صاحب اقبال حق تعالیٰ نے | کہ گردنین رہین خم سرکشون کی جسکے حضور |
| بڑے بڑے ہین جو حکام دہر ہون محکوم | بڑے بڑے ہین جو ذی اختیار ہون مجبور |
| عدول حکم کرے آسمان کیا طاقت | خلاف رائے ہو دور زمانہ کیا مقدور |

**مقدمہ** جاننا چاہیے کہ مذکر یا مونث نہ بولے جائینگے مگر اسما اور اسما ہونگے مگر ذوی العقول یا غیر ذوی العقول کے پس ظاہر ہے کہ اسماے ذوی العقول تو محتاج اپنی تذکیر و تانیث کے بیان کے نہین اسلیے کہ ذوی العقول جو مذکر یعنے مرد ہے لامحالہ اسم بھی اُسکا مذکر بولا جائیگا اور جو مونث یعنی عورت ہی بالضرور نام بھی اُسکا مؤنث استعمال پائیگا الاغیر ذوی العقول کے اسماکہ وہ البتہ حاجت تذکیر و تانیث کے بیان کی رکھتے ہین کہ مذکر یا مؤنث حقیقی نہین ہین بلکہ مجازی یعنی فرضی ہین پس اسماے غیر ذوی العقول کے تذکیر و تانیث کی بحث بتمامہ کی گئی ہے اور بعض اسماے ذوی العقول پر بھی جن کی تذکیر و تانیث کسی ضرورت سے واجب الاطلاع تھے آگاہی دی گئی چنانچہ اپنے مقام پر بیان کیے گئے ہین اور ضرورت بھی اُن کے بیان کی وہان سے ظاہر ہے اور اس نہج پر تمام بحث تذکیر و تانیث کو ردیف وار لکھا ہے کہ جن الفاظ کی تذکیر خواہ تانیث مین فصحا کا اتفاق ہے اُن کو بے اسناد و نظائر لکھا ہے اور جن مین اختلاف ہے یعنے جو الفاظ بعض فصحا کے نزدیک مذکر ہین اور بعضون کے عندیہ مین مؤنث ہین یا اس اعتبار سے مختلف فیہ ہین کہ ایک معنی پر اپنے مذکر بولے جاتے ہین اور دوسرے معنی پر مؤنث آتے ہین یا جن کی تذکیر و تانیث مین ابہام ہے بیشتر ساتھ اسناد و نظائر کے لکھے گئے ہین اور اسناد و نظائر کے اشعار کلام اساتذہ معتبر و شعراے نامور اور اردو زبان لکھنؤ سے اخذ کرکے درج کیے گئے ہین فقط۔

**فائدہ** جو کلمہ فارسی کا دو لفظ سے مرکب ہے خواہ دونون صیغہ ماضی ہون خواہ دونون صیغہ امر خواہ ایک صیغہ ماضی ہو ایک صیغہ امر خواہ بر عکس خواہ ایک امر ہو ایک مصدر

خواہ ایک اسم جامد ہو ایک صیغہ ماضی کا یا امر کا وہ بیشتر مونث بولا جاتا ہے مانند **آمد و رفت** - آمد و شد - زد و کوب - رُفت و روب - زد و کشت - تک و دو - رد و ارد - خرید و فروخت - شکست و ریخت - بود و باش نشست و برخاست - جست و خیز - قطع و برید - گفت و شنید - تراش و خراش دار و گیر - گیر و دار - دوا و دوش ہست و بود - شست و شو - تگ و دو - کم و کاست - داد و دہش - داد و ستد - وغیرہ کے سوائے **بند و بست** میل و گداز خورد و نوش - خورد و پوش - ساز و باز - خواب و خور - بست و کشادگی کہ یہ مذکر آتے ہین -

**فائدہ** جو دو لفظ کہ معاً بولے جاتے ہین حرف عطف اُن کے درمیان ہین ہو - خواہ نہ ہو یا باہم اپنی تذکیر و تانیث مین اختلاف رکھتے ہون گے یا اتفاق پس اگر باہم مختلف ہین تو کبھی برعایت تذکیر و تانیث جزو دوم کے مذکر یا مونث استعمال پاتے ہین مثلاً **آب ہوا** - آب و غذا - نشو و نما - چرخ پوجا - آب و گل - قلم دوات کو مونث بولین گے اور **نان و نمک** - کشت و خون تخت و تاج - دوات قلم کو مذکر استعمال کرین گے اور کبھی رعایت تذکیر و تانیث جزو اول کی کرتے ہین مثلاً آبرو - رد و بدل - شکر قند کو مونث بولین گے اور پیچ و تاب - مال و متاع گلشکر کو مذکر استعمال کرین گے اور کبھی ایسی دونون لفظون کو مانند **برق و سحاب** پشت و رو - رنگ و بو - روز و شب - دن رات وغیرہ کے حرف رابط جمع مذکر یا فعل جمع مذکر یا ضمیر جمع مذکر کے ساتھ زبان پر لاتے ہین **رشک مغفور** فرماتے ہین

| | |
|---|---|
| تو ہے وہ آئینہ رو جسکی ہین یکسان پشت و رو | آجتک رکھی نہ تھی تنویر پشت آئینہ |

**بحر مرحوم ع** مقراض حیات ہین یہ دن رات نہین ؛ اور اگر دونون لفظ متفق ہین اپنی تذکیر و تانیث مین تو دونون مذکر یا دونون مونث بولے جائین گے **مثلاً** - آب و رنگ - آب و دانہ - آب و نمک - گلقند کو مذکر اور آب و تاب - جستجو - گفتگو کو مونث بولین

سوا لفظ شیر برنج - و پھیر بدل - و نیشکر - کے کہ کلمہ اول و دوم کے دونون جزو مذکر ہین لیکن مؤنث بولے جاتے ہین اور کلمہ ثالث کے دونون جزو مونث ہین لیکن مذکر بولا جاتا ہے **فائدہ** جو کلمہ فارسی کا کہ اصل ہین دو جزو سے مرکب ہے ساتھ ترکیب مقلوب کے پس اگر جزو دوم مذکر ہے تو وہ کلمہ مذکر آئیگا مانند **خوناب** - گلاب - نوشخند - ریشخند - زمین قند - کے اگر جزو دوم مونث ہے تو مونث بولا جائیگا مانند **سالگرہ** آبجو - تازہ بو - مہتاب - کے سوا - خون بہا - اور ماہتاب اور آفتاب کے کہ یہ استعمالاً مذکر ہین - **فائدہ** معشوق کے جتنے القاب ہین مثل **دلبر** - ستمگر - بیداد گر - شوخ - گل - ماہ - مہر - محبوب - گلعذار - پری رخسار - سیمتن - گلبدن - جنگجو - خوبرو - تندخو - حور - پری - جلاد - ستم ایجاد - قاتل - زہرہ شمائل وغیرہ کے سب کو شعرا مذکر لاتے ہین **فائدہ** عاشق کے جتنے القاب ہین - دلفگار - رنجور - مہجور - جان باز - جان نثار - بیخود - دیوانہ - بیتاب - بیقرار - بے صبر - ناشاد - ناکام وغیرہ کے سب کو شعرا مذکر لاتے ہین **فائدہ** حق تعالے کے جتنے اسما ہین سب مذکر آتے ہین - **فائدہ** جتنے کتاب کے اسما ہین بیشتر اُن مین سے مونث بولے جاتے ہین - **فائدہ** شراب کے جتنے نام ہین سب مؤنث آتے ہین سوا بادہ کے فارسی مین اور مہوا[ل؟] کے ہندی مین کہ یہ دونون مذکر ہین - **فائدہ** جملہ ستارون کے نام مذکر بولے جاتے ہین سوا زہرہ - و ناہید - و مشتری - و برجیس - کے کہ یہ چارون اسم مونث آتے ہین **ناسخ** نقد جان لائی ہے تا لے مول نور اُس ماہ سے ✣ مشتری رکھا ہے نام اسنے ہیے برجیس کا + ولہ تیرا غلام کچھ مہ کنعان فقط نہین ✣ کتنی ہی مشتری بھی ہین تیری خرید ہدن - **فائدہ** گنجفہ کے آٹھون بازیون کے نام یعنے - تاج - سفید - شمشیر - غلام - چنگ - سرخ - برات - قماش - مونث آتے ہین **فائدہ** رنگ کے جتنے نام ہین مثل آسمانی - زعفرانی - دھانی - گلابی - باداحی - نارنجی - شربتی - اگرئی - فیروزئی - چنپئی - فالسائی - سنہری -

وغیرہ کے اشیاے مذکر کے ساتھ مذکر اور اشیاے مؤنث کے ساتھ مونث آتے ہین مثلاً
**آسمانی** - دھانی - چنپئی - سنہری - کا اطلاق پیراہن - وقبا - اور انگرکھا - ٹوپی دونو پر
کرتی ہین - **فائدہ** زبان کے جتنے نام ہین مانند **عربی** - یونانی - عبرانی - رومی - ترکی
فارسی - انگریزی - ہندی - بھاکا - پشتو - سنسکرت وغیرہ کے سب مونث بولے جاتے
ہین سوا اُردو کے کہ یہ مولف ہیچمدان کے عندیہ ہین مذکر ہے - **فائدہ** حروف تہجی کے
جتنے اسما ہین اُن مین سے بعضے اپنی تذکیر و تانیث مین متفق علیہ ہین اور بعض مختلف فیہ
ہین چنانچہ اختلاف اُن کا اُن کے مقامون پر بیان کیا جائے گا اور مؤلف مستہام نے اپنی
رای بھی بعد بیان کے لکھدی ہے - **فائدہ** اعداد سے جملہ اسما معدود مذکر کے ساتھ مذکر
اور معدود مؤنث کے ساتھ مؤنث بولے جاتے ہین مثلاً ایک کام کو ایک کام کیا اور دو سو
کام کو سو کام کیے بولین گے اور ایک بات کو ایک بات کی اور دو سو باتون کو سو باتین کین کہین گے
**فائدہ** آواز کے جتنے اسما ہین مانند **کو کو** - قلقل - چٹ چٹ - غٹ غٹ - چھم چھم - دھم دھم
دھڑا دھڑ - تڑا تڑ - سن سناہٹ - گڑگڑاہٹ - سرسراہٹ - وغیرہ کے سب مونث
بولے جاتے ہین - **فائدہ** بحور - عروض کے جملہ اسما مثل **طویل** - مدید - بسیط - ہزج
رجز - رمل - وافر - کامل - منسرح - مجتث - سریع - خفیف - مضارع - قریب - جدید -
مشاکل - عمیق - مقلوب - طویل - مستدارک - متقارب - مقتضب وغیرہ کے مونث
استعمال پاتے ہین - **فائدہ** مہینون کے جتنے نام ہین خواہ عربی - کے ہون خواہ فارسی
کے خواہ - انگریزی - کے خواہ ہندی کے مانند **محرم** - صفر - ربیع الاول - ربیع الآخر
جمادی الاولیٰ - جمادی الآخرہ - رجب - شعبان - رمضان - شوال - ذیقعدہ - ذی الحجہ
**آبان** - دی - اردی بہشت - بہمن - آذار - **جنوری** - فروری - اپریل - مارچ -
جون - اگست - ستمبر - کوار - کاتک - اگھن - ماہ - پوس - پھاگن - چیت - بیساکھ
جیٹھ - اساڑھ - ساون - بھادون - وغیرہ کے سب مذکر بولے جاتے ہین **فائدہ** جس کلمہ

کے آخر مین لفظ بند آتا ہے مانند **کمر بند** ۔ سینہ بند ۔ شکار بند ۔ ازار بند ۔ گلوبند ۔ بازو بند ۔ ہشت بند ۔ در بند ۔ شلوار بند ۔ زیر بند ۔ حنا بند ۔ دست بند ۔ علی بند ۔ حسین بند ۔ چار بند ۔ سیج بند ۔ آڑبند ۔ جوڑ بند ۔ وغیرہ کے مذکر بولا جاتا ہے ۔ **فائدہ** جس کلمہ کے آخر مین لفظ آب و تاب آتا ہے مانند **تالاب** ، دولاب ۔ سیلاب ۔ گرداب ۔ خوناب ۔ زہر آب ۔ زرد آب ۔ سرداب ۔ دوشاب ۔ تیزآب ۔ سیماب ۔ پیشاب ۔ سفید آب ۔ گلاب ۔ حباب ۔ وغیرہ کے مذکر بولا جاتا ہے **فائدہ** جس لفظ کے آخر مین کلمہ بان ہو مانند **بادبان** ۔ سائبان ۔ دیدبان ۔ مدن بان وغیرہ کے اکثر مذکر آتا ہے سوای **نردبان** اور آن بان ۔ کے کہ یہ استعمالاً مونث ہین **فائدہ** جس کلمہ کے آخر مین دان آتا ہے مانند **نادان** ۔ نخلدان ۔ دیگدان ۔ تا مدان ۔ قلمدان ۔ نمک دان ۔ خاندان ۔ بچہ دان ۔ عطردان ۔ سرمہ دان ۔ چراغدان ۔ شمعدان وغیرہ والفاظ ہندیہ مثل **پاندان** ۔ خاصدان ۔ اوگالدان ۔ پیکدان ۔ وغیرہ کے مذکر بولا جاتا ہے **فائدہ** جس کلمہ کے آخر مین لفظ مان ہے مانند **خانمان** ۔ دودمان ۔ آسمان ۔ کے مذکر آتا ہے باستثنار ریسمان ۔ کہ یہ استعمالاً مونث ہے اور لفظ مہمان ۔ مذکر کے ساتھ مذکر اور مونث کے ساتھ مونث بولا جاتا ہے **فائدہ** جس کلمہ کے آخر مین لفظ وان سے ہے وہ بیشتر مذکر بولا جاتا ہے مانند **کاروان** پہچوان ۔ تاوان ۔ پیٹوان ۔ چھانوان ۔ پرچھانوان ۔ ساتوان ۔ پچھلا دان ۔ کنوان ۔ دھوان ۔ ساتوان ۔ آٹھوان ۔ نوان ۔ دسوان ۔ وغیرہ کے سوا فارسی مین لفظ توان ۔ کی کہ یہ مونث آتا ہے **فائدہ** جس لفظ ہندی کے آخر مین کلمہ وین ۔ آتا ہے وہ مونث بولا جاتا ہے مانند **پانچوین** ۔ ساتوین ۔ آٹھوین ۔ نوین ۔ دسوین ۔ وغیرہ کے **فائدہ** جس لفظ کے آخر مین **کلمہ ستان** ہو مانند **ترکستان** ، ہندوستان ۔ کوہستان گلستان ۔ شبستان ۔ نیستان ۔ سنبلستان ۔ وغیرہ کے مذکر آتا ہے لیکن سوائے اس لفظ **گلستان** و بوستان کے کہ نام کتاب کے ہین مونث بولا جاتا ہے

**فائدہ**[۱] جس لفظ فارسی کے آخر مین کلمہ سار۔ آتا ہے وہ مذکر بولا جاتا ہے مانند کوہسار
کہسار۔ وغیرہ کے **فائدہ** جس لفظ ہندی کے آخر مین کلمہ پن۔ آتا ہے مانند **بچپن**
لڑکپن۔ دیوانہ پن۔ بھولاپن۔ ٹرّاپن۔ بانکپن۔ بیساختہ پن۔ ڈھیٹ پن۔ کے مذکر
آتا ہے **فائدہ** جس لفظ فارسی کے آخر مین کلمہ زار۔ آتا ہے مانند۔ مرغزار۔ لالہ زار۔
گلزار۔ بازار۔ وغیرہ کے مذکر بولا جاتا ہے **فائدہ** جس کلمہ کے آخر مین لفظ کار آتا ہے
مانند۔ سرکار۔ روکار۔ پرکار۔ جھنکار۔ پھنکار۔ چھنکار۔ پکار۔ ٹوکار۔ پھنکار۔ کھنکار۔ للکار
بھنکار۔ دھتکار۔ وغیرہ کے مؤنث بولا جاتا ہے۔ **فائدہ** جس کلمہ ہندی کے آخر مین
سین۔ مصدری آتا ہے مانند **مٹھاس**۔ کھٹاس۔ اونچاس۔ نچاس۔ ہگاس۔
مُتاس۔ نکاس۔ وغیرہ کے مونث بولا جاتا ہے **فائدہ** جس کلمہ ہندی کے آخر مین نون
مصدری آتا ہے وہ مونث استعمال پایا ہے مانند۔ **اینٹھن**۔ الجھن۔ جلن۔ سوجن
دھڑکن۔ بھڑکن۔ ٹیکن۔ سیلن۔ کھرچن۔ پوچھن۔ پھسلن۔ چھیلن۔ بلی لوٹن۔
وغیرہ کے سوا چلن سے کہ مذکر بولا جاتا ہے **فائدہ** جس لفظ ہندی کے آخر مین کلمہ
نی یعنی نون تحتانی معروف آتا ہے مانند ٹھوٹھنی۔ جوگنی۔ راگنی۔ اونٹنی۔ شیرنی
ہرنی۔ گوندنی۔ ناگنی۔ نہرنی۔ کھرنی۔ وغیرہ کے مونث بولا جاتا ہے **فائدہ** جس کلمہ کے
آخر مین یاے نسبتی آتی ہے اگر وہ کلمہ منسوب مذکر ہے تو مذکر بولا جائے گا اور اگر
مونث ہے تو مونث آئے گا مثلاً عربی تازی ترکی سے جہان اسپ مراد لین گے مذکر
بولین گے اور جہان زبان مراد لین گے مونث بولین گے **فائدہ** جس اسم مفرد
کو جمع کرین گے اگر وہ اسم اپنے آخر مین الف یا تاے موقوفہ یا ہاے مختفیہ رکھتا ہے تو
حالت فاعلیت مین بجاے الف وتا و ہا کے یاے مجہول لائین گے جیسے تماشا دلاسا
بتاسا گھوڑا۔ گدھا۔ کپڑا۔ ذرہ۔ جلوہ نسخہ۔ پردہ۔ غنچہ۔ آئینہ کو حالت جمع مین تماشے
دلاسے گھوڑے گدھے کپڑے۔ ذرے جلوے نسخے پردے غنچے آئینے کہین گے

اور حالت مفعولیت مین اُس الف و تا و ہا کو محذوف کر کے واو نون جمع کا بڑھا دین گے
جیسے تماشا کو تماشون دلاسا کو دلاسون بتاسا کو بتاسون کپڑا کو کپڑون ذرہ کو ذرون جلوہ
کو جلوون نسخہ کو نسخون غنچہ کو غنچون اور آئینہ کو آئینون بولین گے اور کبھی صرف اُس
اسم مفرد مذکر کو جس کے آخر مین الف ہے حالت جمع مین بھی بصورت مفرد پڑھتے ہین
یعنے بجاے الف یاے مجہول نہین لاتے جیسے دریا صحرا سراپا کہ اِن کو حالت جمع مین
بھی اسی صورت سے پڑھین گے اور یہی صورت جس اسم کے آخر مین عین مہملہ ہو جیسے
مطلع مصرع اُسکی بھی ہے لیکن وہ صورت جمع مین درحالت فاعلیت ماقبل عین مکسور
پڑھا جائیگا اور حالت مفعولیت مین آخر لفظ مین عین کو باقی رکھین گے اور واو نون
جمع کا زیادہ کر دینگے اور اگر وہ اسم اپنے آخر مین الف یا تاے موقوفہ یا ہاے مختفیہ نہین
رکھتا ہے تو ما بعد اُس کے کوئی فعل جمع کا یا ضمیر جمع کی درحالت فاعلیت لائین گے مثلاً
یون کہین گے بادل آئے گل پھولے چمن شگفتہ ہوئے یا بادل ہین گل ہین چمن ہین یلتھے اور
حالت مفعولیت مین وہی واو نون جمع کا زیادہ کرینگے **فائدہ** جس اسم مفرد مونث کو
جمع کرین گے اگر وہ اسم اپنے آخر مین یاے معروف رکھتا ہے تو اُس کے بعد الحاق
الف و نون کا درحالت فاعلیت کیا جائیگا جیسے دری شطرنجی چاندنی کو دریان
شطرنجیان چاندنیان بولین گے اور درحالت مفعولیت وہی واو نون جمع کا زیادہ
کرین گے اور اگر وہ اسم اپنے آخر مین الف یا تاے موقوفہ یا ہاے مختفیہ یا اور کوئی
حرف سواے یاے معروف کے رکھتا ہے تو ما بعد اُسکے درحالت فاعلیت ی اور نون لائینگے
جیسے ادا۔ صدا۔ جفا ابتدا انتہا تمنا بلنا توبہ فاختہ بلبل قسم رسم کی جمع ادائین صدائین
جفائین۔ ابتدائین۔ انتہائین تمنائین بلنائین بلبلین قسمین رسمین۔ اور توبہ اور فاختہ
وغیرہ کے تاے موقوفہ اور ہاے مختفیہ کو الف سے بدل کر توبائین فاختائین لائین گے
اور حالت مفعولیت مین وہی واو نون جمع کا زیادہ کر دین گے **فائدہ** جس لفظ کے

تذکیر و تانیث بسبب عدم استعمال فصحا کے مبہم ہو اور قیاس بھی اُس کے تذکیر و تانیث پر دلالت نہ کرے اور ضرورت استعمال کی پڑے تو مؤلف مستہام کی رائے ناقص میں اُس لفظ کو مذکر استعمال کرنا چاہیے

## فصل اول اُن اسما کے تذکیر و تانیث کے بیان میں جنکے آخر میں الف ہے

اغوا - افشا - افترا - مدعا - معما - پا - دریا - بینا - سراپا - دلاسا - بادپا - سودا - صحرا - طوبا - ثریا تماشا - دعوی - شکوی - بلوی - من سلوی - حلوا - لا - با - مداوا - ماوا - احیا - اخفا - اجرا - استقرا - استهزا - تماسا - پارا - تارا - پیسا - لوٹا - چھلکا - لٹکا - تنکا - آٹا - بٹرا - بیڑا - ماتھا - کوٹھا - میلا - گنڈا - کپڑا - چھاپا - باجا - راجا - کھاجا - مالا - پالا - جالا - چھالا - چھالا - کالا - آلا - گالا - سایا - وغیرہ سب مذکر آتے ہیں باستثناے لفظ آسیا[1] - جاپروا - شہنا - قرنا - ابتدا - انتہا - اشتہا - اقتدا - اغنا[2] - اکتفا - التجا - امتلا - کیمیا - مرحبا - ہیجا - یغما - صل علی - استدعا - استغنا[3] - انشا - ایذا - صہبا - سبا - دنیا - عقبی - حمی - تمنا - کربلا - واویلا - چون و چرا - رعایا - برایا - قلیا[4] - بینا - شاما - کوکلا - گنگا - جمنا - گھاگرا - چنبا - ٹھا - لنکا - بچھوا - پروا - بھاکھا - پوجا - بیجا - آلا - سیتلا - ماتا - و بعض حروف تہجی مانند با - تا - ثا - جا - حا - خا - را - ذا - طا - ظا - فا - ہا - یا کہ یہ مونث بولے جاتے ہیں اور املا مختلف فیہ ہے یعنی مذکر و مونث - دونوں طرح بولا جاتا ہے لیکن مذکر بیشتر اور مونث کمتر جیسا کہ رشک مغفور مونث فرماتے ہیں ؎ نامۂ جانان ہے کیا لکھا مری تقدیر کا ÷ خط کی انشا اور ہے لکھنے کی املا اور ہے - الا مؤلف اسکی تذکیر ہی کا قائل ہے - اور لفظ مالا کی بھی تذکیر و تانیث میں اختلاف ہے بعضے مونث بولتے ہیں اور بعضے مذکر لیکن بقید نظم فصحاے لکھنؤ کے کلام

[1] میر کلو عرش ؎ آسیا کہتی ہے ہر روز بآواز بلند ÷ رزق سے بھرتا ہے رزاق دہن پتھر کے ۱۲ [2] اسیر ؎ اٹھانہ حضرت کی تعظیم کی - نہ کچھ اغنا کی نہ تسلیم کی ۱۲ [3] شیخ ناسخ ؎ شکل اُنکی دیکھکر ہوتی ہے استغنا مجھے ÷ بے بخیل اس عہد کے تاریخ کرم از حاتم نہیں - [4] مرزا اشفق مرحوم مصرع ع اپنی فراق یار نے قلیا تمام کی ۱۲

مین مذکر ہی پایا جاتا ہے شیخ ناسخ ؎ تیرا مالا موتیون کا قتل کرتا ہے مجھے ٭ اے پری مالا سرِ ہی کا یہ مالا ہو گیا - رشک مغفور ؎ اے شہادت مین نہین طالب جڑاؤ ہار کا ٭ چاہیے زیور مین مالا تیغ جوہر دار کا بحر مرحوم ؎ ہر بار شبہہ ہے تیرے دانتون کے عکس پر ٭ مالا گلے کا ٹوٹ کے موتی بکھر گئے برق مرحوم ع بنے ہین میرے لیے موتیون کے مالے سانپ - تنبیہ فصحاے دہلی مالا کو فقط مونث بولتے ہین اُنکے استعمال مین مذکر نہین ہے

## فصل بیان مین اُن اسما کی تذکیر و تانیث کے جن کے آخر مین الف ہو اور سہ حرفی ہین -

ادا - بقا - فنا - بلا - ملا - چلا - ولا - وغا - صدا - قضا - جفا - دوا - دعا - صبا - حنا - وغا - عبا - قبا - سزا - جزا - رٹیا - جٹا - گیا - گھٹا - کتھا - نبھا - گھیا - وغیرہ سب مونث آتے ہین باستثناے لفظ غدا - سہا - عنا - عجبا - زنا - شیتا - ربا - ورا - ارا - عصا - طلا - زرا - سما - ہما - عطا - پتا - پٹا - روا - لوا - گلا - چھتا - توا - دوا - گھوا - جوا - سوا - مسا - بیا - نیا - بھلا - برا - پرا - کھرا - جڑا - چھڑا - کسیٹرا - گڑھا - سرا - دیا - تیا - ڈھیا - پیا - منڈھا - کہ یہ مذکر بولے جاتے ہین اور رضا - بہار - وکیفیت - کے معنی پر مونث ہے اور بعدان کے معنی پر مؤلف کے عندیہ مین مذکر ہے مولف جب تن پہ کوئی زخم لگا بولے شاہ دین ٭ شکر خدا کو اور رضا لئے دہن ملا - اور نوا بھی آواز کے معنی پر مونث ہے اور سامان کے معنی پر مؤلف کے عندیہ مین مذکر اور غلا بھی مختلف فیہ ہے

[1] رشک مغفور - طاعت مین ریا تجھ سے جو ناشی ہوگی ٭ نہ پرستش مین غضب کی جان خدا شی ہوگی
[2] برق مرحوم ع پاؤن پھیلا عالم مین عصا ہے لنگ کا [3] اسیر مرحوم میری جلتی ہوئی ہڈی جو لیے جاتا ہے ٭ حاجتِ شمع ہے شاید کہ ہما کے گھر مین - [4] شیخ ناسخ مغفور کیسا پتا چاہیے ترے گھر کا ٭ دل سے لونگا مین کام رہبر کا ۱۲

چنانچہ شیخ ناسخ و مرزا برق مرحوم مذکر فرماتے ہین ناسخ ہے یوہین تحرک ہوا ہمکو اگر لانے فلسفی ؎ ثابت اپنے عالم دل مین خلا ہو جائے گا۔ برق مرحوم سمائی دل تنگ کی دیکھیے ؎ کہ عالم مین ثابت خلا ہو گیا۔ اور رشک مغفور مؤنث کہتے ہین ؎ خلا ٹھہری محال عقل اگر تو کیا سبب اسکا ؎ دل جانان ہوا ہے صحبت عاشق سے خالی ہے ؎ لیکن حق یہ ہے کہ اگرچہ تذکیر خلا کی خلاف قیاس ہے الّا بیشتر فصحا کی زبان پر مذکر ہے اور آب و غذا آب و ہوا بر عایت تانیث جزو دوم کے مؤنث بولے جاتے ہین اور نشو و نما مختلف فیہ ہے ناسخ مغفور مذکر فرماتے ہین ؎ خط کو روئے یار پر نشو و نما ہوتا نہین ؎ سبزۂ بیگانہ گل سے آشنا ہوتا نہین اور خواجہ وزیر مرحوم و بحر مرحوم مونث کہتے ہین۔ وزیر ؎ آنسو بہا تو رشتہ بیا مرغ دل ہوا ؎ دانہ نے کی جو نشو و نما دام ہو گیا ؎ بحر ؎ گل کھلاتے ہی عجب نشو و نما ساون کی ؎ اور مولف نے بھی مؤنث کہا ہے ؎ طول عمل سے ہوتی ہے نشو و نما کسے ؎ چڑھتی نہین منڈھے جو کبھی یہ وہ بیل ہے ؎ لیکن تحقیق مقام یہ ہے کہ نشو و نما مونث ہے اور تذکیر اس کی خلاف قیاس ہے اور لفظ خون بہا اور قبلہ نما بھی خلاف قیاس مذکر بولے جاتے ہین اُن کی تذکیر مین اتفاق جمہور فصحا ہر کوئی مؤنث نہین بولتا۔

## فصل تیسری بیان مین اُن اسماے ہندیہ کی تذکیر و تانیث کے جن کے آخر مین یاے تحتانی بالف کشیدہ ہے یعنی کلمہ یا ہے

انگیا۔ ڈبیا۔ چڑیا۔ پڑیا۔ گڑیا۔ بھیا بتیا۔ بٹیا۔ سنکھیا۔ پنکھا۔ جانگیا۔ اجودھیا۔ وغیرہ سب مونث آئے ہین باستثناے لفظ تر پولیا۔ پستولیا۔ سپولیا۔ موتیا۔ لوبیا۔ لونیا۔ مونیا
ترکاری معروف ۱۲

لہ برق مرحوم۔ تاثیر اس مقام کے آب و ہوا کی ہے۔

بادیا۔ دھنیا۔ بھیڑیا۔ پھیا۔ ہنسیا چویا۔ ڈدیا۔ سویا کویا کھویا۔ ڈوریا۔ روپیا دلیا[1]۔ چھلیا چوڑیا۔ لہریا۔ مدآریا کرا اتنے کلمہ مذکر بولے جاتے ہین۔ اور تیلیا۔ مونگیا۔ سیمابیا وغیرہ کہ ہر ایک کلمہ ان مین سے ایک رنگ خاص کا نام ہے مذکر چیزون کے ساتھ مذکر اور مونث چیزون کے ساتھ مونث آتا ہے مثلاً تیلیا کمیت گھوڑا گھوڑی دونون کو بولین گے اور مونگیا کا اطلاق لحاف رضائی دونون پر کرین گے اور سیمابیا کبوتر۔ کبوتری دونون کو کہین گے اور سنکھیا بڑھیا۔ گھٹیا وغیرہ جو کلمہ صفت کے ہین وہ بھی اشیاے مذکر کے ساتھ مذکر اور اشیاے مؤنث کے ساتھ مونث بولیجاتے ہین مثلاً سنکھیا کا اطلاق گابدن۔ شالباف۔ دونون پر کیا جائے گا اور بڑھیا گھٹیا نین سکھ۔ تنزیب دونون کو کہین گے

## فصل چوتھی ان اسما کے بیان مین جن کے آخر مین بای تازی ہے

آب۔ باب۔ خواب۔ داب۔ جواب۔ ثواب۔ عذاب۔ رباب۔ گلاب۔ کباب۔ شباب۔ حباب۔ شہاب[2]۔ خطاب۔ عتاب۔ حجاب۔ حساب۔ آفتاب ماہتاب۔ انتخاب۔ قراب۔ اجتناب۔ احتساب۔ ارتکاب۔ غاب۔ لعاب۔ عقاب۔ ثواب۔ تعاب۔ عِتاب۔ عقاب۔ مضاب۔ پوشاب۔ خوناب پیچ و تاب۔ التہاب۔ اکتساب۔ انتساب سیلاب۔ تالاب۔ اصطرلاب۔ عناب۔ تیزآب۔ انقلاب۔ اضطراب سرخاب۔ سیماب۔ گرداب۔ قلاب۔ جلاب۔ پیشاب۔ وغیرہ اور آداب۔ القاب۔ احباب۔ اسباب۔ ارباب۔ دواب۔ وغیرہ تمام جمع کے صیغے بھی مذکر آتے ہین باستثنا سے **شراب**۔ تراب۔ رکاب۔ کتاب۔ جناب۔ طناب۔

---

[1] مثلہ کر آنرا گندہ سائیدہ باشند ۱۲

[2] آتش وہ پیرہن مین ترے رنگ سرخ کو دیکھے + بھرا نہ دیکھا ہو جسنے شہاب شیشے مین۔

غناب - محراب - مضراب - قبقاب - کمخواب - جوراب - وہناب - رتاب -
ام الکتاب - نصاب - خلاب - رباب - ناب - ذاب - کہ اسکے کلمہ مونث آتے
ہین - اور - آب جو مرادف تاب - یا آبداری کے معنی پر ہو مختلف فیہ ہے شیخ ناسخ
مونث فرماتے ہین سہ دانت تیرے دیکھتے ہی ہو گیا ناسخ شہید ؛ ہاے کیا ان
موتیون مین آب ہے شمشیر کی ؛ اور خواجہ آتش مغفور اور بحر مرحوم
مذکر کہتے ہین آتش نشہ ہی مین یا آلہی میکشون کو موت دے ؛ گیا گہر کی قدر
جب آب گہر جاتا رہا - ولہ ع ڈوبون گا مین ڈبوئے گا آب گہر مجھے - بحر مرحوم
جبکہ مجھے زندگی مرنا تہِ شمشیر یار ؛ اپنے حق مین آب حیوان آب آہن ہو گیا ؛ لیکن
مؤلف مستہام کے نزدیک حق یہ ہے کہ آب - جہان پانی کے معنی پر مستفاد ہو اوسے
مذکر بولنا چاہیے - اور جو معنی آبداری - یا مرادف تاب ہے وہ مونث استعمال کیا
جائے آگے جو فصحا کی راے اور تاب - مین بھی اختلاف ہے جو چمک - اور جلا -
یا طاقت و تحمل - کے معنی پر ہے مونث بولا جاتا ہے - شیخ ناسخ سہ
خطسے[1] دونی ہو گئی اُسکے دہن کی آب و تاب ؛ خضر کے فیض قدم سے آبحیوان
بڑھگیا - ولہ سہ بتون کے پردے مین ہم دیکھتے ہین نور خدا ؛ کہ صاف دیکھنے کی
اے کلیم تاب نہین ؛ اور جو پیچ کا مرادف ہے مذکر آتا ہے شیخ ناسخ مغفور مصرعہ -
یہ پیچ و تاب کب ہین بھلا موج آب مین ؛ لمولفہ سہ کل پیچ و تاب کچھ نہین حد سے
زیادہ تھا ؛ گھٹا نہ کیون کہ رشتۂ جان تا بدادہ تھا ؛ اور نقاب - بھی مختلف فیہ ہے
شعراے متقدمین نے مذکر کہا ہے اور شعراے متاخرین نے علی الخصوص شیخ ناسخ اور
تلامذۂ شیخ ناسخ نے جہان فرمایا ہے مونث فرمایا ہے چنانچہ متبع کلام اساتذہ پر پوشیدہ
نہین ہے شیخ ناسخ دیکھا جو دوپہر کو جلال آفتاب کا ؛ آیا وہین خیال کسی کی نقاب کا

---

[1] خط را است کہ طولا در وسط شمرد ۱۲

سراب بھی تذکیر وتانیث مین مشترک ہے یعنے بعضون کے عندیہ مین مذکر ہے اور
بعضون کے نزدیک مؤنث **ادب**۔ تعب۔ حسب۔ نسب۔ سبب۔ لعب۔
زہب۔ غضب۔ عصب۔ طرب۔ لقب۔ سبب۔ قصب۔ مطب۔ رُطب۔ حلب
عرب۔ شُعب۔ وجب۔ لب۔ کوکب۔ عقرب۔ قالب۔ مطلب۔ مکتب۔ ذوذنب
رجب۔ رب۔ مذہب۔ مشرب۔ نخشب۔ غبغب۔ عنب۔ مخلب۔ ڈب ڈہب
پربٹ۔ ارب۔ کھرب۔ کرتب وغیرہ اس قبیل کے جملہ الفاظ مذکر آتے ہین باستثنای
**تپ**۔ تب۔ جب۔ طلب۔ ذنب۔ حطب۔ خشب۔ طحلب۔ منتخب۔ مقتضب
منتہی الارب۔ بنت العنب۔ چھب۔ رکب کہ یہ الفاظ مونث بولے جاتے ہین۔
**موجب**۔ قالب۔ مغرب۔ لعب۔ مراتب۔ جوانب۔ جُلاجب۔ مطالب
مصائب۔ عجائب۔ غرائب۔ مواجب۔ اقارب۔ عقارب۔ مناقب۔ کواکب
مآرب۔ شوارب۔ کتائب۔ حواجب۔ قوالب۔ تجارب۔ لوائب۔ مناصب
مغارب۔ معارب۔ مذاہب۔ ثواقب۔ وغیرہ تمام جمع کے صیغے بھی مذکر آتے
ہین **طب**۔ عنب۔ مونث بولے جاتے ہین **حُب**۔ رُب۔ اور تعجب۔
تعصب۔ ترتب۔ تشرّب۔ وغیرہ یعنی جتنے اس قبیل کے الفاظ بروزن تفعّل
آتے ہین سب مذکر بولے جاتے ہین باستثنائے لفظ حُب۔ کہ یہ استعمالاً مونث
ہے **حجب**۔ خطب۔ کتب۔ مذکر آتے ہین۔ **غرب**۔ کرب۔ مذکر بولے جاتے
ہین **جرب**۔ حرب۔ ضرب۔ مونث آتے ہین **شرب**۔ خمرب قرب مذکر ہین
**ترب**۔ مونث ہے **جلب**۔ سکب۔ قلب۔ کلب۔ مذکر ہین۔ **اسلوب**۔ محبوب
مشروب۔ جنوب۔ غروب۔ اور جنوب۔ بوب۔ لبوب۔ قلوب۔ رسوب۔ وغیرہ

---

سلہ رشک مرحوم تیری دھی ہے چلی پھول؛ ہوئی ہار کی طرح + پھل زمرد کے ہڑین ہین پرب الماس کے پھول
سلہ مرزا برق مرحوم سرخ رنگت ہو گئی آیا جو نشہ آنکھ مین + شرب سے ساقی علاج نرگس بیمار تھا۔

مذکر آتے ہین۔ **دوب**۔ مونث ہے۔ **آشوب**۔ ڈوب۔ شوب۔ دھوب۔ مذکر بولے جاتے ہین **چوب**۔ جاروب۔ رفت روب۔ زد وکوب۔ مونث آتے ہین **جیب**۔ ریب۔ شیب۔ عیب۔ غیب۔ مذکر بولے جاتے ہین **جریب**۔ قریب۔ صلیب۔ عندلیب۔ جیب۔ اور تادیب۔ ترکیب۔ ترتیب۔ تشبیب۔ تقریب۔ تعریب۔ تعذیب۔ تقلیب۔ تہذیب۔ تخریب۔ وغیرہ یعنے جتنے اس قبیل کے الفاظ کہ بروزن تفعیل آتے ہین مؤنث بولے جاتے ہین۔ **نصیب**۔ زیب۔ تضیب۔ جیب۔ رقیب۔ مذکر استعمال پاتے ہین۔ **سیب**۔ آسیب۔ شکیب۔ فریب۔ نشیب۔ مذکر ہین۔ **آریب**۔ نہیب۔ زیب[۱]۔ پازیب[۲]۔ کریب۔ جیب۔ تنزیب مونث ہین۔ **لقب**۔ مونث ہے۔ **جذب**[۳]۔ کعب۔ عرب۔ عجب۔ قطب۔ کسب۔ یشب۔ نصب۔ مذکر آتے ہین

## فصل پنجم بیان مین اُن اسماکی تذکیر و تانیث کے جنکے آخر مین بائے فارسی ہے

اسپ مذکر ہے۔ **بھاپ**۔ تھاپ۔ ٹاپ۔ جاپ۔ ناپ۔ آپ۔ ڈھاپ۔ مونث آتے ہین۔ **پاپ**۔ ملاپ۔ کنٹاپ۔ گرآپ۔ مذکر بولے جاتے ہین۔ اور **الاپ** مختلف فیہ ہے مذکر مونث دونون طرح بولا جاتا ہے چنانچہ **قدرت** نے مذکر کہا ہے ؎ ایک ہی پردے کے تم سمجھو تو ہین یہ سب الاپ ؞ گر صدائے بانگ ہے اور نغمۂ ناقوس ہے ؞ اور مونث کی کوئی مثال مولف کو کلام اساتذہ مین ملی نہین جو لکھی جاتی الا یاد پڑتا ہے کہ مؤنث بھی کہا گیا ہے **سانپ**۔ مذکر ہے **چھانپ**۔ چانپ۔ کانپ۔ مونث ہین **شپ** مذکر ہے **تپ**۔ گپ۔ دھپ۔ گلخپ۔ سپ۔

سلہ اسیر مرحوم کہون کیا جو زیب مکان ہو گئی ؞ قدم سے زمین آسمان ہو گئی ؎ سلہ آتش مرحوم۔ عاشقون کے دل کو پیسا کرتی ہے وقت خرام ؞ رہتی ہے پازیب نالان یار کی رفتار سے ؞ سلہ آتش مرحوم کھینچ لائیگا جذب دل جائیگا جذبہ بیدلی کی ہو منتظر یار کا ہون آنکھون ... جیسے ... جذب کی مثال سے تانیث ثابت ہوتی ... ۱۲

غپ شپ۔ لپ جھپ۔ تڑپ۔ جھڑپ۔ مونث ہین۔ **تڑپ**[۱] مذکر ہے **چُپ** مؤنث ہے **روپ**۔ بہروپ۔ سوپ۔ مذکر بولے جاتے ہین۔ **دھوپ**۔ دوڑ دھوپ مونث ہین۔ **ٹوپ**۔ زرہ ٹوپ۔ کنٹوپ۔ گھٹاٹوپ مذکر ہین **اوپ** **توپ** مونث ہے۔ **سیپ**۔ ٹیپ۔ چیپ۔ چھیپ مؤنث ہین۔ **لیپ** چیپ مذکر ہین کیپ۔ مونث ہے۔ **چونپ**۔ کھونپ مؤنث ہین۔ لنپ۔ کنپ مذکر ہین رنپ۔ مونث ہے۔

# فصل ششم بیان مین اُن اسماے عربیہ و فارسیہ و ہندیہ کے کہ جن کے آخر مین تاے قرشت ہے

**ثبات**۔ سمات۔ لہات۔ اثبات۔ التفات۔ مرآت۔ لات۔ منات۔ سومنات ہرات۔ گجرات۔ اسپات۔ اژدہات۔ تیزپات۔ مذکر آتے ہین **حیات**۔ وفات ممات۔ قنات۔ دوات۔ نبات۔ نجات۔ زکات۔ قرات۔ صلوت۔ مشکات۔ توریت ذات۔ سوغات۔ مدارات۔ ملاقات۔ مباہات۔ مناجات۔ مکافات۔ کرامات شترات۔ بات۔ رات گات۔ گھات۔ دہات۔ لات۔ برسات۔ بانات بہتات برات۔ مدہ بات۔ مونث بولے جاتے ہین۔ **اشارات**۔ بخارات۔ حکایات روایات۔ آفات۔ خرافات۔ عشرات۔ صدہات۔ صدقات۔ برکات۔ حرکات سکنات۔ عقبات۔ خرابات۔ صفات۔ جہات۔ انعامات۔ علامات۔ آلات۔ خیالات۔ عادات۔ فساوات۔ سادات۔ حسنات۔ درجات۔ منافات۔ فلزات

---

[۱] آتش مرحوم۔ چال ہے مجھ ہتنو کی مرغ بسمل کی تڑپ + ہر قدم پر ہے گمان یان رہگیا وان رہگیا [۲] ناسخ مغفور۔ صبح فرقت نے دکھایا روپ سارا شام کا + آفتاب صبح کو سمجھا مین تارا شام کا + [۳] برق مرحوم مال سے اور ہوس مال کی بڑھجاتی ہے + سائل قطرہ ہوئی سیپ جو دریا پایا + رشک مرحوم مصرعہ اپنا ثبات دیکھ خیال محال دیکھ +

جنات۔ وغیرہ جن کے آخر مین الف ۔ تے جمع کی ہے سب مذکر بولے جاتے ہین باستثناے کائنات[1]۔ واردات۔ ظلات۔ عنایات۔ خیرات۔ اوقات اشارات۔ کرامات۔ سکرات۔ لوزات۔ صلوات۔ تسلیمات۔ کہ یہ مؤنث آتے ہین جنت۔ محنت۔ رغبت۔ وحشت۔ الفت۔ کلفت۔ محبت۔ عنایت۔ شکایت۔ دولت۔ صولت۔ راحت۔ جراحت۔ سنگجراحت۔ فرصت۔ مہلت لعبت۔ دہشت۔ صفت۔ جہت۔ منزلت۔ منقبت۔ رفعت۔ وقعت۔ ثروت غفلت۔ حشمت۔ شوکت۔ عصمت۔ حرمت۔ برکت۔ حرکت۔ عظمت۔ حیرت نسبت۔ مصیبت۔ رعونت۔ مشقت۔ قیامت۔ ملامت۔ کرامت۔ ندامت آفت۔ شرافت۔ طلعت۔ رنگت (ہندی ۱۲)۔ سنگت۔ منّت۔ منّت (بمعنے خوشنامد ۱۲)۔ چاہت۔ لاگت چھت۔ لت (عادت ۱۲)۔ مت (عقل ۱۲)۔ گت۔ نبت۔ سکت۔ جگت۔ اوکت۔ جگت۔ پت (آبرو ۱۲)۔ سپت (چپاندی ۱۲)۔ چلت۔ پھرت۔ کہاوت۔ کھنڈت۔ للت (نام راگنی ۱۲)۔ بھگت۔ چپت۔ کھپت بپت۔ بیت۔ بپت (مصیبت ۱۲)۔ وغیرہ جن کے آخر مین تاے مصدری خواہ تاے اصلی ہو سب مونث بولے جاتے ہین۔ باستثناے خلعت[2]۔ رایت[3]۔ شربت[4]۔ آلت (عضو تناسل ۱۲)۔ لغت ست (جوہر چیز کے ۱۲)۔ چکت۔ امرت۔ نکہت۔ کہ یہ مذکر آتے ہین اور قامت۔ مختلف فیہ ہے مذکر و مونث دونون طرح کہا گیا ہے شیخ ناسخ سہ قامتِ موزون نظر آئی مجھے جائے الف ؎ تھا شروع عاشقی دن اپنی بسم اللہ کا۔ خواجہ آتش قامتِ موزون تصور مین قیامت ہو گیا ؎ چشم کی گردش نے کار فتنۂ دوران کیا ؎ لیکن تحقیق مقام یہ ہے

[1] شیخ ناسخ مغفور۔ ترک دنیا مین سوچ کیا ناسخ ؎ کچھ بڑی ایسی کائنات نہین ۱۲ [2] برق مرحوم ع جامہ داغون کا ملا خلعت سودا پایا [3] برق مرحوم ساتھ رہتی ہے ہمیشہ فوج تائید خدا ؎ رایت عالی بنا ہے مد بسم اللہ کا ؎ [4] برق مرحوم کیونکر کہون زبان کو مدح شراب سے تیغ ؎ پانی لبون سے آسکے شربت سے قند کا ؎

کہ فی زماننا اکثر متاخرین قامت کی تانیث ہی کے قائل ہین اور مولف کے عندیہ مین بھی مؤنث ہے **کشتت**[1]۔ تفاوت[2]۔ بت۔ بہت ۔ مذکر آتے ہین۔ **رُت**۔ دُت مؤنث ہے **ثابت**۔ ثوابت۔ پت۔ مذکر آتے ہین لیکن پت۔ کا استعمال کسی فعل جمع یا حرف رابط جمع کے ساتھ کیا جاتا ہے مثلاً یون بولتے ہین کہ تُم مین پت نکلے یا پت ہین یا تھے۔ **بت**۔ مونث ہے **یاقوت**۔ تابوت[3]۔ ہاروت۔ قوت ثبوت۔ سکوت۔ شہتوت۔ بھوت۔ سوت۔ بھبوت۔ موت۔ مذکر آتے ہین۔ **باروت**۔ بروت۔ عنکبوت۔ چوت۔ چھوت۔ مونث آتے ہین۔ **چھوت** مذکر ہے **پوت**۔ جوت۔ سوت۔ مونث ہین **صوت**۔ موت۔ سوت[4]۔ رسوت مونث آتے ہین **زیت**۔ گیت۔ پھندیت۔ جیت۔ چیت مذکر آتے ہین۔ **توریت** مونث ہے اور **بیت** گھر کے معنی پر مذکر آتا ہے **شیخ ناسخ** سے سر سے تا پا آپ نے شعلہ کی طرح تھرا گئی ؛ شمع کو جس شب مرا بیتِ حزن یاد آگیا ؛ اور شعر کے معنی پر مونث بولا جاتا ہے **خواجہ آتش مرحوم** تیرے ابروے پیوستہ کا عالم مین فسانہ ہے ؛ کسی استاد شاعر کی یہ بیت عاشقانہ ہے **سخت**۔ تخت۔ رخت درخت۔ مذکر آتے ہین **پخت**۔ مونث ہے۔ **واسوخت**۔ سوخت مذکر آتے ہین۔ **دوخت**۔ خرید و فروخت۔ مونث بولے جاتے ہین۔ **دست**۔ بند و بست آبدست۔ جست۔ مذکر آتے ہین۔ **جست**۔ شست۔ شکست۔ نشست۔ جو بست۔ دار بست۔ مونث بولے جاتے ہین۔ **دشت**۔ طشت مذکر ہین **گشت**۔ بازگشت گلگشت۔ مونث ہین۔ **کشت**۔ خشت۔ سرشت۔ سرنوشت[5]۔ شیر خشت۔

---

[1] اور ری تشنت جو اکسون نے پیدا کیا۔ جنونکا علم دل نے بڑھا کیا ؛ [2] شیخ ناسخ مرحوم مصرعہ کیا تفاوت اب را است مین اور راست مین [3] برق مرحوم ع بعد مردن چاہیے تابوت چوب تاک کا۔ [4] دیکھنا پھولی ہی سوت آگ کہان اس جاہ کی [5] برق مغفور ہستی سے تا بملک عدم ایک جست تھی ؛ جب کی نہ آنکھ کھلی کر ادہر سے ادھر گیا۔ [6] آتش مرحوم۔ دیوانے روز حشر کو پوچھے تو جائینگے ؛ خالی ہے سرنوشت ہمارے حساب سے ؛

در بہشت۔ مونث آتے ہین **بہشت**۔ کنشت۔ انگشت۔ بالشت۔ مذکر بولے
جاتے ہین۔ **پُشت**۔ انگشت۔ زردکشت۔ ہشت مشت۔ مونث آتے ہین
**مشت**۔ گھونسے کے معنی پر مولف کے عندیہ مین مذکر ہے اور مٹھی کے معنی پر
مؤنث لیکن درحالیکہ کسی لفظ کی طرف مضاف ہو اُسوقت اپنی تذکیر و تانیث مین
اطاعت مضاف الیہ کی کرتا ہے یعنی اگر مضاف الیہ مذکر ہے تو مذکر آئے گا اور مؤنث
ہے تو مونث آئے گا۔ مثلاً **مشت**۔ پرمشت۔ زرمشت۔ استخوان مشت نمانہ
مشت غبار۔ کو مذکر بولین گے۔ چنانچہ **میر تقی مغفور** فرماتے ہین سے آوارگان
عشق کا پوچھا جو مین نشان ؛ مشتِ غبار لیکے صبا نے اوڑا دیا ؛ **خواجہ آتش**
بعد فنا ہے کوچۂ گیسو کی جستجو ؛ سودا تو دیکھنا مری مشتِ غبار کا۔ اور مثلاً مشت خاک
کو مؤنث استعمال کرین گے جیسا کہ **شیخ ناسخ** کہتے ہین سے ملے وہ مجھ سے یہ امکان کیا
کہ ہو نہ ملال ؛ یہ مشتِ خاک اگر خاک مین مری ملجاے ؛ **ایضاً از شیخ ناسخ**
**مثنوی** یہ فرما چکا جب وہ معصوم پاک ؛ اُٹھائی زمین سے پھر اک مشتِ خاک ؛
**خواجہ آتش مصرعہ**۔ اپنی بھی مشتِ خاک ہو تیری رکاب مین ؛ **ماسبت**
مذکر ہے درخواست نشست و برخاست مونث ہین۔ **برداشت** چشمداشت
واگذاشت۔ مونث آتے ہین۔ **تاخت**۔ ساخت۔ شناخت۔ مونث بولے جاتے ہین
**زربفت**۔ گرفت۔ آمد و رفت۔ مونث ہین **جفت** مذکر ہے۔ **لوست**۔
مذکر آتے ہین **وقت**۔ تحت۔ ثبت۔ شگفت۔ گوشت۔ مذکر ہین۔ **لغت**۔ فہرست۔
کرفت۔ زیست۔ شکست و ریخت۔ مونث آتے ہین۔ **پڑہنت**۔ گرہت۔ رٹنت
لٹپنت۔ مونث آتے ہین۔ **بسنت**۔ بالاتفاق مذکر ہے لیکن جناب میان بحر صاحب

(حاشیہ: ماسبت — دوستی؛ لوست — دیگر، تخلص معشوق؛ شگفت — تعجب؛ بسنت — بہرد و معنی خود)

---

سلہ آتش مرحوم مری ضد سے ہوا ہے مہربان دوست ؛ مرے احسان ہین دشمن پہ ہزاروں ؛ ولہ تڑپتے
دیکھکر مجھکو کہا ہنسکر یہ اُس بت نے ؛ خدا کے دوست کو رنج و الم مین مبتلا دیکھا ؛

خلاف جمہور مؤنث فرمایا ہے ؎ متوجہ ہے کدھر یار کہاں آئی بسنت ؛ کس کے گلدستہ مین اُس کے گل رخسار بندھے - **گیت** - سنگیت - مذکر آتے ہین - **کبریت** - ریت - پیت - جیت - سیت - بات چیت - مونث بولے جاتے ہین **بیت** **کھیت** (بمعنی رسم ۱۲) - پریت - مذکر ہین - **بہت** (ہندی ۱۲) - مونث ہے **برت** (روزۂ ہنود ۱۲) - مذکر ہے **بجوت** (بیائی مجہول بمعنی نمود ۱۲) - بیرت - مؤنث ہین **بیونت** - مؤنث ہے (بمعنی نشان چوبِ تازیانہ ۱۲)

## فصل ہفتم اُن اسماکی تذکیر و تانیث کے بیان مین جن کے آخر مین تاے ہندی ہے

**پاٹ** - ٹاٹ - گھاٹ[1] - لنکلاٹ (قماش معروف ۱۲) - مذکر آتے ہین - **چاٹ** - ڈاٹ - لاٹ (لفت انگریزی) مونث بولے جاتے ہین اور **کاٹ** برش و کارد وغیرہ کے معنی پر مذکر آتا ہے **برق مغفور** ؎ دکھادے قلم کاٹ تلوار کا ؛ کٹے عقدہ ابروی دلدار کا ؛ اور عداوت و دشمنی کے معنی پر مونث بولا جاتا ہے - **لمولفہ** میری ترقیون سے بھی میری ہی کاٹ کی ؛ تلوار بن گیا جو مقدر چمک گیا ؛ **بانٹ** سنگ وزن کے معنی پر مذکر ہے اور تقسیم اوراق گنجفہ کے معنی پر مونث ہے **آنٹ** - جھانٹ - لاگڈانٹ - کاٹ - چھانٹ - مونث آتے ہین - **اونٹ** - گھونٹ - مذکر بولے جاتے ہین - **پوٹ** - جھوٹ مذکر ہین - **پھوٹ** - جھوٹ - کوٹ (دوائی معروف ۱۲) - لوٹ (غارت ۱۲) - مونث آتے ہین **لوٹ** (بواو معروف ۱۲ / بواو مجہول ۱۲) - روٹ - کھوٹ - اخروٹ - لنگوٹ (حلقہ ۱۲) - نوٹ - جالی لوٹ - اگنبوٹ - ہوٹ - ارا روٹ - مذکر بولے جاتے ہین **پوٹ**[2] - چھوٹ - کھوٹ - گوٹ - لوٹ (غلطیدن ۱۲) - نوچ کھسوٹ - مونث بولے جاتے ہین اور **اوٹ** مختلف فیہ ہے مذکر و مونث دونون طرح زبان زد فصحا ہے لیکن مونث زیادہ اور مذکر کم چنانچہ **جرأت** - کہتے ہین ؎ جرات کرون ہین کیا کہ جو ل بیٹھے ہین ہم تو بھی حجاب عشق کی آپس مین اوٹ ہے - اور **رشک مغفور** دیوان سوم مین مذکر فرماتے

---

[1] رشک مرحوم ع پاٹ بحر اشک کا اے چشم گریان بڑھ گیا - [2] برق مغفور قتل پر وسے ہوسے شعلۂ عارض سے جلے - تیغ کا گھاٹ ملا آگ کا دریا پایا [3] بحر مرحوم مصرعہ گٹھری مرے گنا ہون کی مردے کی پوٹ ہے -

ہین سے ہم اگر چاہین تصور کر کے دیکھین بیحجاب + پھر یہ کس سے شرم کا پردہ حیا کا اوٹ ہے
پٹ - بھٹ - ٹھٹ - غٹ - کھٹ - نٹ - آنوٹ - گھونگٹ - پنگھٹ - جمگھٹ
پھپٹ - جھنجھٹ - مرگھٹ - سمپٹ - چھپرکھٹ - سرکھٹ - دیوٹ - گرگٹ - پرمٹ
کوڑا کرکٹ - رہٹ - نکٹ - منٹ - بکٹ - ٹکٹ - رجمنٹ - مذکر آتے ہین چپٹ
رٹ - لٹ - ہٹ - بٹ - تروٹ - کروٹ - بروٹ - پلھٹ - چوکھٹ - سلوٹ
جٹ چٹ - کایا پلٹ - اولٹ پلٹ - لپٹ کپٹ - رپٹ - مؤنث بولے جاتے ہین -
بناوٹ - رکاوٹ - لگاوٹ - وغیرہ جن کے آخر مین قبل تاے ثقیلہ واو مفتوح - اور
قبل واو الف ہے سب مونث آتے ہین آہٹ - گھبراہٹ - اودا ہٹ - وغیرہ
جن کے آخر مین قبل تاے ثقیلہ ہاے ہوز مفتوح اور قبل ہا الف ہے سب مونث بولے
جاتے ہین - جھرمٹ - جٹ - بسکٹ - فٹ - ورمٹ - مذکر ہین - بھٹ چٹ
مونث ہین - گھنٹ - گرنٹ - وارنٹ - پیپرمنٹ - مذکر آتے ہین - پلیٹ -
ساسرلیٹ - بیرٹ - مونث ہین - بیٹ - بیٹ - گیٹ - مونث ہین - پیٹ
مذکر ہے - چپیٹ - لپیٹ - سمیٹ - مونث ہین - اینٹ - جھینٹ - مونث ہین
بینٹ - بھینٹ - ہنٹ - رفیٹ - مذکر ہین - ہونٹ - مذکر ہے -

## فصل ششم اُن اسما کی تذکیر و تانیث کے بیان مین کہ جن کے آخر مین ثاے مثلثہ ہے

باعث - حوادث - مذکر ہین - تانیث - تثلیث - مونث ہین - محدث مونث
ہے مثلث - مذکر ہے - الغیاث - مونث ہے لوث - تشتت خبث خبیث مذکر ہین

سلہ شیخ ناسخ مرحوم تری بلا مین مری طرح یہ بھی لپٹا ہے - نہ کیونکر آگ مین اسپند کے
یہ چپٹ پا چٹ ہو -

## فصل نہم اُن اسمار کی تذکیر و تانیث کے بیان مین جن کے آخر مین جیم عربی ہے

باج - تاج - عاج - خراج - رواج - سراج - علاج - مزاج - زجاج - ابتہاج - اختلاج - ازدواج امتزاج - اندراج - آماج - اخراج - دُرّاج - استخراج - باج - چھاج - راج - ادراج - کھراج اناج - کام کاج - اور انہ واج - افواج - امواج - وغیرہ بھی مذکر آتے ہین - تراج احتیاج - لاج - مونث بولے جاتے ہین اور معراج فصحائے متاخرین کے نزدیک بالاتفاق مونث ہے لیکن جناب شیخ ناسخ نے مذکر فرمایا ہے ؎ کسی دل تک رسائی ہوسکے تو عرش ہے یہ بھی + عزیزو دگر نہین معراج ممکن عرش اعظم کا + خرج درج - ہرج - مرج - سرج - مذکر بولے جاتے ہین فرج مونث ہے ہودج - حج - انبج - ساقج - فیروزج - سوہج - مرسج - مذکر آتے ہین - ہزج - اونچ - سچ - دہج - کھرج - گرج - کھاوج - مونث بولے جاتے ہین فالج - منضج - کالج - اور مخارج - مدارج - معارج - مناہج حوائج - وغیرہ مذکر آتے ہین - تفرج - نہج - ستلج - بج - مذکر بولے جاتے ہین - آرنج تاریخ - برنج - گنج - سنج - تمرنج - شش و پنج - مذکر بولے جاتے ہین - تمرنج کنج غنج مذکر ہین - شطرنج - بزرالبنج - شیر برنج - مونث بولے جاتے ہین - عروج - خروج - بروج - مذکر آتے ہین - دوج - لیسوج - مونث بولے جاتے ہین کھوج مذکر ہے گونج - مونج مونث ہے جھونج مذکر ہے - افج زوج مذکر ہین فوج موج مونث ہین بیج مذکر ہے - زیچ - ترچ - تروچ - جھیج - مونث ہے سیج مونث ہے جھانج قرص رو بین کے معنی پر جیسے ڈھول کے ساتھ بجاتے ہین مذکر بولا جاتا ہے انیس مرحوم

---

لہ شیخ ناسخ ؎ ہے نگاہِ یار میرے داغ پر + یہ چراغ اب تیر کا آماج ہے + ؎ برق مرحوم مجھکو جسدم اوج عشق قد بالا ہوگیا + گنبد گردون میرے تلوے کا چھالا ہوگیا -

| سنکر ڈھول کے شور سے کلیجے دہلتے تھے | تھرا کے جھانجھ بھی کف افسوس ملتے تھے |
|---|---|

اور کسی چیز کی خواہش بسیار کے معنی پر مونث ہے چنانچہ تمباکو کی جھانجھ اکثر بولتے ہین فصیح مذکر ہے

## فصل دہم اُن اسما کی تذکیر و تانیث کے بیان مین جنکے آخر مین جیم فارسی ہے

کوچ - مذکر ہے پوچ - سوچ - لوچ - کونچ مذکر ہین موچ - مونث ہے نیچ - لالچ - مذکر ہین - پیچ - کچ - کھرپیچ - سیچ - مونث ہین - پچ - رچ مونث ہین - آنچ - جانچ - کانچ - کلانچ - مانگ جانچ - سات پانچ - مونث آتے ہین - ہانچ - مذکر آتا ہے تلچ کماچ مذکر ہین - کھپاچ - کھاچ - گاچ - مونث ہین کونچ مذکر ہے چونچ - کھونچ - مونث ہین کرچ - مرچ - مونث ہے پیچ - مذکر ہے - اوچ - بیچ - سیچ - مونث ہین بیچ سیچ - مذکر ہین

## فصل یازدہم اُن اسما کی تذکیر و تانیث کے بیان مین جن کے آخر مین حاے حطی ہے

افتتاح - انجاح - مصباح - سلاح - نکاح - تمساح - اور - رواح - نواح - ریاح - اقداح - الواح - ارواح - مذکر آتے ہین - اصلاح - الحاح - مفتاح - براح - صباح - فلاح - مزاح - سراح - صحاح - مونث بولے جاتے ہین قدح مذکر ہے - فرح - قوس و قزح مونث ہے قدح - مدح - مونث ہین قبیح - صبح - جرح - شرح - طرح - مونث ہے وضوح مذکر ہے روح - صبوح - فتوح - مونث ہین - لوح مونث ہے روائح - قبائح - مدائح - لوائح - نصائح - سوانح - مصالح - وغیرہ مذکر بولے جاتے ہین منسرح مونث ہے تسبیح تشریح - تصریح - تصحیح - تفریح - تنقیح - توضیح وغیرہ اور مدیح - ضریح - مونث آتے ہین - سطح - مسح - مذکر ہین صلح - فتح مونث ہین ترشح مذکر ہے

لہ خواجہ آتش مرحوم مصرعہ - یہ قدح میرا ہے خیر اسکی مناتا ہون - لہ خواجہ وزیر مرحوم - یہ وہ دون مین فلک سے سطح آب کا * پہونچا کون آسمان پہ ستارہ حباب کا *

## فصل دوازدہم اُن اسمار کے بیان مین جنکے آخر مین خاے معجمہ ہے

سوراخ - کاخ مذکر ہین - شاخ - موئنث ہے - رخ - یخ - پاسخ - تناسخ - نسخ - مذکر آتے ہین - رسوخ - کلوخ - مذکر بولے جاتے ہین - شوخ - مذکر ہے - بلخ - مذکر ہے - سلخ - موئنث ہے - فسخ - نسخ - دسخ - مذکر ہین - دوزخ - فرسخ - مسلخ - مطبخ - پخ - ملخ - مذکر آتے ہین - برزخ - نخ - یخ - چیخ - بطخ - موئنث بولے جاتے ہین - تاریخ - زیخ - توبیخ - سیخ - چیخ - موئنث آتے ہین - بطیخ - مریخ - زنیخ - مذکر بولے جاتے ہین - بیخ - میخ - سیخ - موئنث ہین - چیسخ - نرخ - طبخ - مذکر ہین - سرخ - موئنث ہے -

## فصل سیزدہم بیان مین اُن اسمار کے جن کے آخر مین دال ہے

صاد - فساد - عناد - جہاد - سواد - ضماد - جماد - ایجاد - ایزاد - ارشاد - اتحاد - اجتہاد - ازدیاد - اعتقاد - اعتماد - گرد باد - مستزاد - شمشاد - فولاد - بہزاد - زاد[1] - داد - باد - اوراد - اسناد - افراد - اعداد - ادراد - اضداد - اوتاد - ابعاد - اجساد - اکباد - عیاد - عباد - زہاد - حُسّاد - بلاد - عباد - وغیرہ مذکر آتے ہین - باد - یاد - داد - نژاد - مراد - بداد - رماد - افتاد - امداد - فریاد - روداد - بنیاد - میلاد[2] - معتاد - بیداد - میعاد - تعداد - جائداد - قرارداد - اولاد - استاد - استناد - استبداد - استنساد - استمداد - استعداد - مبارکباد - گاد - کھاد - نکھاد - موئنث بولے جاتے ہین اور آزاد کا اطلاق محض مرد - فقیر پر کیا جاتا ہے چنانچہ شیخ امان علی سحر کہتے ہین مصرع بن گیا سرو جو دروازے پر آزاد آیا ؛ اور پریزاد جلاد - جہان معشوق کے معنی پر آتے ہین مذکر استعمال پاتے ہین رد - زد - حد - کد - سند -

---

[1] برق مرحوم - جستجو میرے ترکی نہین کسکو دن رات ؛ چرخ دوار جدا پھرتے ہین سیار جدا ؛ [2] رشک مغفور - کس نے میلاد پائی طاعت ہین ؛ تیری طاعت خدا کی طاعت ہے -

رسد۔ رصد۔ لحد۔ لکد۔ مدد۔ سبد۔ دادوستد۔ آمد۔ خوشامد۔ مسند۔ مقعد۔ ابجد۔[1] سرحد[2] مونث آتے ہین۔ وو۔ خد۔ قد۔ اسد۔ جسد۔ ابد۔ احد۔ حسد۔ عدد۔ ولد۔ بلد۔ برد[3]۔ نمد صمد۔ سرمد۔ ایزد۔ ید۔ کنجد۔ گنبد۔ مشہد۔ مقصد۔ معبد۔ فرقد۔ زبرجد۔ ذہرید۔ برگد۔ مذکر بولے جاتے ہین۔ اور سد۔ اپنے معنی مصدری پر مذکر آتا ہے جیسا کہ برق مرحوم فرماتے ہین ؎ یہ عہد دولت ساقی مین سد باب رہا + کہ محتسب بھی یہان بر سر حساب رہا + اور دیوار کے معنی پر مونث بولا جاتا ہے رشک مغفور ؎ شوق نظارۂ آئینہ رخان پھندلے کی مجھکو سو بار سکندر کی اگر سد ملجائے مرزا والا جاہ مرحوم مصرع۔ توڑ ڈالون مین سکندر کی اگر سد مل جائے + مرزا مہدی قبول مرحوم مرے آنکے سے بیچ مین آئنہ + مجھے یہ سکندر کی سد ہوگئی۔ اور مد بھی مختلف فیہ ہے رشک مغفور اور بحر مرحوم مذکر فرماتے ہین ؎ چار مد کلمہ مصحف مین نہین کیا لے رشک + عجب صورت نہین ہو یار اگر چار ابرو + بحر ؎ بچ گئی جان موذن سے شب وصل کی صبح + تیغ کھینچے ہوئے کیا کیا مد تکبیر کھینچے + اور مرزا برق مرحوم مونث کہتے ہین۔ مصرع۔ ہر رگ[4] بدن مین مد ہے ہمارے حساب کی + لیکن حق یہ ہے کہ بیشتر فصحا مد کی تذکیر ہی کے قائل ہین اور مولف کے عندیہ مین بھی مذکر ہے اور مرقد۔ مین بھی اختلاف ہے بعضے مذکر بولتے ہین بعضے مونث چنانچہ مرزا والا جاہ مرحوم مونث فرماتے ہین مصرع کیا عجب عاشق و معشوق کی مرقد مل جائے + لیکن تحقیق مقام یہ ہے کہ بیشتر فصیحون کے عندیہ مین مرقد۔ مذکر ہے۔ اور مولف مستہام بھی اس کی تذکیر ہی کا قائل ہے قاصد۔ شاہد۔ عطارد۔ واحد۔ مولد[5]۔ کید۔ گد۔ اور قصائد۔ عقائد۔ فوائد

(حاشیہ: اسم باری تعالیٰ ۱۲ — مرض چشم ۱۲ — اسم باری تعالیٰ دست ۱۲ — اسم باری تعالیٰ خانۂ ۱۲)

---

[1] خواجہ آتش۔ گذر اعجاز سے تو حقیقت کھلی مجھے + قرآن کا سنا تھا جو ابجد تمام کی + [2] مرزا والا جاہ مغفور عدم آباد سے ہستی کی جو سرحد ملجائے + [3] بحر ای بحر دیکھ آنکھ ملاتے نہین امیر + کہتا ہے تو ہوا ہے چشم زر کسے + ایضا مرزا والا جاہ مرحوم رمد آنکھون مین تھا منھ پہ جو منھ رکھکر زبان پھیری + یہی سرخی ہے اعجاز لب لعل مسیحا سے [4] مرزا والا جاہ مرحوم مصرعہ طاق ابرو کا جو اس شوخ کے معبد ملجائے ۱۲ [5] شیخ ناسخ مرحوم آج مولد ہے جناب حیدر کرار کا + ہو گیا بازو زبر دست احمد مختار کا +

[4] اس مصرع سے مد کی تانیث ثابت نہین ہوتی بلکہ رگ کی تانیث ثابت ہوتی ہے ۱۲ مولانا رضا فرنگی محلی ۱۲

شدائد۔ زوائد۔ مقاصد۔ مفاسد۔ مساجد۔ معابد۔ محامد۔ وغیرہ مذکر بولے جاتے ہین **مسجد**۔ جد۔ ضد۔ مونث آتے ہین اور قواعد جو قاعدہ کی جمع ہے استعمال مین مذکر ہے اور۔ قواعد (کوشش ۱۲) فوج۔ انگریزی کے معنی پر مونث ہے اور **ساعد** بھی مختلف فیہ ہے شعرائے متقدمین سے میان **مصحفی** مونث کہتے ہین ؎ ہندی زیادہ مت مل ساعد حنائی ہو گی + ناحق کو قتل اُس سے ساری خدائی ہو گی + اور متاخرین مین سے۔ **خواجہ آتش** مذکر فرماتے ہین[۱] ساعد زیبا تو ہین الماس کے ترشے ہوے + اک نظر ساقِ بلورین بھی دکھایا چاہیے + لیکن حق یہ ہے کہ۔ ساعد۔ اکثر فصحائے متاخرین کے عندیہ مین مذکر ہے **تشدد**۔ تمرد۔ تفقد۔ تردد۔ تولد۔ تجدد۔ ترصد[۱]۔ وغیرہ اور **زمرد**۔ ہُدہُد۔ نخود۔ بد (چہارشنبہ ۱۲)۔ مذکر آتے ہین۔ **آمد و شد**۔ شد (آغاز کردن کارے ۱۲)۔ شد بد (اندکی سواد و خواندہ ۱۲)۔ مونث بولے جاتے ہین۔ بند۔ **کمر بند** (ہر کدام معنی خود ۱۲)۔ دربند۔ ازاربند۔ گلوبند۔ وغیرہ اور **پیوند**۔ اسپند۔ سمند۔ زہرخند۔ نوشخند۔ ریشخند۔ قند۔ گلقند۔ آوند (ظرف ۱۲)۔ خداوند۔ مانند۔ سمرقند۔ زمین قند۔ ناکند (ہندی ۱۲)۔ رند۔ جھنڈ (فریب ۱۲)۔ مذکر آتے ہین **پند**[۲] (نصیحت ۱۲)۔ کمند[۳]۔ سوگند۔ گیند (ہندی ۱۲)۔ لغلگند۔ کیڑگند۔ مونث بولے جاتے ہین اور **گزند** مختلف فیہ ہے **شیخ ناسخ** مذکر فرماتے ہین ؎ ظالم سے اہل فیض کو ہوتا نہین گزند + ہے نخل میوہ دار کو رنج تبر کہان + میر وزیر علی **صبا** مرحوم مونث کہتے ہین ؎ گیسوے یار سے کس کسکو گزند پہنچین[+] اوڑکے کاٹا کیے یہ افعی رہزن کیا کیا + لیکن حق یہ ہے کہ اکثر فصیح اسکی تانیث ہی کے قائل ہین اور مولف کے عندیہ مین بھی مونث ہے اور **شکر قند** کو بھی بعضے برعایت تذکیر جزو دوم کے مذکر بولتے ہین لیکن مؤنث بیشتر فصیحون کی زبان پر ہے اور مولف بھی اس کی تانیث ہی کا قائل ہے اور **گوسپند**۔ کو بھی اکثر فصیحون کی زبان سے مؤنث سنا ہے لیکن جناب استاذی **مرزا برق** مغفور نے خلاف جمہور مذکر فرمایا ہے ؎ نہ پھیر گردن مجبور پر

---

[۱] شیخ ناسخ ــ ع ترصد بلبل کو ہے فصل گل کی آمد کا [۲] خواجہ آتش مولا اک نگاہ ہی جو ہو دل یار کی پسند + بڑھکر جو لے تو آگے خریدار کی پسند + [۳] مرزا برق مرحوم ؎ برابر اپنی وہ زلفِ بلند رکھتا ہو + بلا ہے اور بلا کی کمند رکھتا ہے ۱۲

چھُری ظالم + زبان صبر و رضا گوسپند رکھتا ہو اور **فرزند**۔ کا اطلاق پسر و دختر دونون پر کیا جاتا ہے یعنے مذکر کے ساتھ مذکر اور مؤنث کے ساتھ مؤنث آتا ہے۔ **ہند**۔ سند۔ موتیابند مذکر ہین۔ **جُند**۔ دہند۔ ادعا دہند۔ مذکر ہین۔ **درد**۔ برد۔ درد۔ لاجورد۔ گرم و سرد مذکر ہین۔ **فرد**۔ گرد۔ نرد۔ تختہ نرد۔ نبرد۔ باد آورد۔ مونث ہین۔ **گرد**۔ مذکر ہے **بُرد** دستبرد۔ اور بر آورد۔ مؤنث ہین اور **درد**۔ مشترک ہے لیکن مؤلف کے عندیہ مین [illegible] ہے **گرداگرد**۔ ورد۔ مذکر ہین۔ **گوگرد**۔ مونث ہے **آرد**۔ مذکر ہے۔ **کارد**۔ مونث ہی **جود**۔ سود۔ عود۔ بود۔ سجود۔ وجود۔ ورود۔ قعود شہود۔ تار و پود۔ معبود۔ مقصود۔ معدود۔ امرود۔ اور جنود۔ حدود۔ عقود۔ نقود۔ ہنود۔ وغیرہ مذکر آتے ہین۔ **بارود**۔ بود۔ بہبود۔ نمود۔ اوچھلکید۔ مونث بولے جاتے ہین۔ اور درود مشترک فیہ ہے لیکن مؤلف کے عندیہ مین مذکر ہے **رود**۔ سرود۔ خود۔ اجمود۔ مذکر ہین۔ **گود**۔ مونث ہے۔ **عود**۔ مذکر ہے۔ **بعد**۔ رعد مذکر ہین **جعد**۔ مؤنث ہے۔ شہد۔ عہد۔ مہد۔ مذکر ہین **جہد** مونث ہے زہد۔ مذکر ہے **جُہد**۔ مونث ہے۔ **قصد**۔ مذکر ہے۔ **فصد**۔ مؤنث ہے **نقد**۔ عقد۔ مذکر ہین۔ **وجد**۔ مجد۔ نجد۔ مذکر ہین۔ عبد۔ عقد۔ خلد۔ بعد۔ چند۔ مذکر ہین **حمد**۔ جلد مونث ہین۔ **صید**۔ کید۔ بید۔ مذکر ہین۔ **قید**۔ مونث ہے **حدید**۔ شہید۔ برید۔ وعد و وعید۔ مروارید۔ اور اسپند۔ موالید۔ صنادید۔ وغیرہ مذکر آتے ہین **عید** درید۔ خرید۔ مدید۔ دید۔ رسید۔ خوید۔ کلید۔ نابید۔ **گفت** و شنید۔ قطع و برید۔ لید۔ اور تاکید۔ تمہید۔ تجدید۔ تقلید۔ تجرید۔ وغیرہ مؤنث بولے جاتے ہین **سپید**۔ خورشید۔

[illegible]

بعید۔ چھید۔ مذکر ہین امید۔ نشید۔ نوید۔ مونث ہین چاند۔ پہاند۔ مذکر ہین۔ ناند مونث ہے گوند مذکر ہے اوند۔ توند مونث ہے لوند۔ مذکر ہے۔ روند مونث ہی گیند۔ مذکر ہے۔ چھیند۔ سپند۔ مونث ہین۔ بوند۔ نیند۔ مونث ہین

## فصل چہاردہم اُن اسمار کی تذکیر و تانیث کے بیان مین جن کے آخر مین دال ہندی ہے

سانڈ۔ لاڈ۔ مذکر ہے کھانڈ۔ مونث ہے اور ڈانڈ۔ تاوان کے معنی پر بالاتفاق مذکر ہے اور۔ چوب پانیزہ بالی۔ ملاح کے معنی پر مختلف فیہ ہے یعنے بعضے مذکر بولتے ہین بعضے مونث لیکن مولف کی زبان پر بمعنی دوم وسوم مونث ہے آرنڈ۔ کھرنڈ۔ گھمنڈ۔ ڈنڈ۔ کھنڈ لنڈ مذکر آتے ہین۔ ٹھنڈ۔ مونث ہے ٹنڈ۔ جھنڈ۔ ڈنڈ۔ گنڈ۔ مذکر بولے جاتے ہین بینڈ۔ مذکر ہے۔ لینڈ۔ مذکر ہے۔ گھینٹڈ۔ مینڈ۔ مونث ہے سونڈ مونث ہے

## فصل پانزدہم بیان مین اُن اسمار کی تذکیر و تانیث کے جنکے آخر مین ذال ہے

تعویذ۔ مذکر ہے۔ نبیذ۔ مونث ہے کاغذ۔ منفذ مذکر ہین

## فصل شانزدہم اُن اسمار کی تذکیر و تانیث کے بیانمین جنکے آخر مین رائے مہملہ ہے

ابر۔ پیر۔ زر۔ سر۔ شر۔ فراتر۔ تمر۔ زیر۔ گہر۔ ثمر۔ قمر۔ اختر۔ جوہر۔ خنجر۔ نشتر۔ جانور۔ پینگر کبوتر۔ اگر۔ گھر۔ گھنڈر۔ مٹر۔ گورسنگ۔ تیتر۔ تیور۔ ڈر۔ کنکر۔ پتھر۔ چھپر۔ بندر۔ چکر کنٹر۔ تمبر۔ ولیفر۔ وغیرہ سب مذکر آتے ہین باستثنار۔ سپر۔ ظفر۔ سحر۔ نظر۔ کمر۔ جرلقر

[1] رشک مغفور مصرع۔ گنبد ہی تیرے کھیل کا یہ کرۂ زمین نہین [2] برق مرحوم۔ عقدۂ تنگی دل رونے سے اے یار کھلا بوندین موقوف ہوئین ابر گہر بار کھلا [3] مرزا برق مرحوم مصرع سمجھے جگنو جو شب وصل مین تارا چمکا ۱۲

بستر - پتھر - شکر - صرصر - چادر - مجمر - خنصر - بنصر - آذر - خاکستر - انگشتر - راہگذر - پتادر - دساور - پشاور - نچھاور - ارہر - پیسر - ٹسر - کھسر - کٹر - کتر - ہچر مچر - تتر - بتر - ٹھوکر - چوسر - پچر - ٹکر - دوپہر - دہر دہر - آکر - پاکر - بیسر - سیسر - کیسر - جھالر - گاجر - آہر - جاہر - چھچھوندر - کہ یہ الفاظ مونث بولے جاتے ہیں اور لفظ - دوپہر - دو پاس کے معنی پر مذکر آتا ہے اور دن کی ایک ساعت معینہ کے معنی پر مونث بولا جاتا ہے چنانچہ شیخ ناسخ فرماتے ہیں سہ اے روز فراق نیمجان ہون + تیری ابھی دوپہر بجی ہے۔ اور گذر بھی گذرنے کے معنی پر مذکر آتا ہے اور بسر اوقات کے معنی پر مونث بولا جاتا ہے ڈر - مر کر - شتر - عنصر - سیسر - گھر - دہر - کھر - اور تصور - تکبر - تکدر - تغیر - تنفر - تواتر - تفاخر - تقاطر - تحجر - تمسخر - وغیرہ مذکر بولے جاتے ہیں - آخر - کافر - طائر - ظاہر - سراور - مسافر - عساکر - جزائر - سرائر - ذخائر - عناصر - مظاہر - نوادر - جواہر - مخاطر - مقاصر - مناظر - مصادر - مقابر - منابر - وغیرہ مذکر آتے ہیں - خاطر - جزائر - تہمر - مونث بولے جاتے ہین - نور - طور - صور - فتور - قصور - دفور - سرور - غرور - مرور - حضور - صدور - بخور - انگور - کافور - ناسور - دستور - مقدور - مذکور - سیندور - امچور - لنگور - ٹھور - کانپور - رامپور - وغیرہ اور شہور - بجور - امور - قبور - ذکور - وغیرہ سب مذکر بولے جاتے ہین - سوا - زنبور - سقنقور - عصفور - مسور - کھجور - کہ یہ الفاظ مونث آتے ہین اور - حور - معشوق کے معنی پر مذکر آتا ہے اور اپنے معنی حقیقی پر مونث بولا جاتا ہے - زور - شور - گور - بھور - جھکور - تور - مذکر بولے جاتے ہین - گور - پور - بھور -

[illegible]

ڈور۔ کوریہ۔ ٹکوریہ۔ باگڈور۔ مٹھور۔ مؤنث بولے جاتے ہین اور چور۔ اگر انسان کو کہین گے
تو مذکر کے ساتھ مذکر۔ اور مؤنث کے ساتھ مؤنث بولین گے اور ہندی کے چوبہ شمع کے چور۔ زخم
کے چور۔ گنجفہ کے چور۔ وغیرہ کو صرف مذکر استعمال کرین گے اور مور۔ بھی جو فارسی ہین چیونٹی
کے معنی پر ہے مونث آتا ہے چنانچہ **شیخ ناسخ** فرماتے ہین سہ خال سیہ ہی گیسوے خمدار کے
تلے + یاد ب رہی ہے مور کوئی مار کے تلے + اور ہندی مین جو طاؤس کے معنی پر ہے مذکر
بولا جاتا ہے۔ **جور**۔ ذور۔ غور۔ ثور۔ مؤربہ۔ ناگور۔ مذکر آتے ہین۔ **گور**۔ مونث ہے **دیر**۔
طیر۔ غیر۔ بیر۔ پیر۔ تیر۔ مذکر آتے ہین۔ **خیر**۔ سیر۔ مونث بولے جاتے ہین لیکن **سیر**
کو بعض شعرائے متقدمین نے مذکر بھی کہا ہے۔ **اکسیر**۔ طباشیر۔ نفیر۔ صفیر۔ نظیر۔ صریر۔ ضمیر
زحیر۔ بواسیر۔ دار و گیر۔ زنجیر۔ جاگیر۔ زیر۔ بیر۔ چیر۔ کھیر۔ لکیر۔ نکسیر۔ اور۔ تحریر۔ تقریر۔ تصویر
تقدیر۔ تدبیر۔ توقیر۔ تاخیر۔ تاثیر۔ وغیرہ مونث آتے ہین۔ **تیر**۔ بیر۔ شیر۔ حصیر۔ سیر۔ انجیر
بہیر۔ تکبیر۔ تعبیر۔ سعیر۔ دبیر۔ شغیر۔ فیر۔ سریر۔ حریر۔ عبیر۔ خمیر۔ جم غفیر۔ خنزیر۔ نکیر۔ میر۔ کشمیر۔ تسخیر
قطگیر۔ کفگیر۔ گلگیر۔ دیوارگیر۔ اہیر۔ بیڑ۔ بیر۔ اہیر۔ اور تصاویر۔ تفاسیر۔ اباریر۔ عصافیر
دنانیر۔ خنازیر۔ مشاہیر۔ مزامیر۔ وغیرہ مذکر بولے جاتے ہین۔ **زہیر**۔ تیر گیر۔ اندھیر
بیر۔ پھیر۔ گھیر۔ ڈھیر۔ بیر۔ بٹیر۔ ایر۔ پھیر۔ ہیر پھیر۔ کنیر۔ گلگیر۔ اجمیر۔ بیکانیر۔ مذکر آتے ہین
**دیر**۔ شمشیر۔ چنگیر۔ منڈیر۔ مڈبھیر۔ مونث آتے ہین۔ **حشر**۔ نشر۔ عسر۔ یسر۔ مذکر
ہین **نحر**۔ مذکر آتا ہے۔ **ابر**۔ بر۔ جر۔ صبر۔ گبر۔ ہنر۔ بر۔ مذکر ہین۔ **قبر** مونث ہے
**جبر**۔ کبر۔ شبر۔ مذکر ہین۔ **بدر**۔ صدر۔ عذر۔ مذکر ہین۔ **قدر**۔ مونث ہی **زجر** مذکر ہے
**فجر**۔ مونث ہے **ذکر**۔ مذکر ہے۔ **فکر**۔ مونث ہے۔ **قصر**۔ حصر۔ عصر۔ مذکر ہین۔

[illegible]

دہر - زہر - شہر - قہر - جہر - مہر - مذکر آتے ہین ظہر - نہر - لہر - مونث بولی جاتے ہین - ظہر مذکر ہے مُہر[۱] - مونث ہے - سپہر - مذکر ہے - مہر[۲] آفتاب کے معنی پر مذکر ہے اور محبت کے معنی پر مونث ہی خار - غار - کار زار - یار[۳] - کاروبار - انار - شکار - نگار[۴] - زنگار - نثار - فرار - قرار - مزار - غبار - بخار - دار و مدار - نہار - وقار - دیار - فشار - موسیقار - اعتبار - انتظار - اقرار - افتخار - اشتہار - اقرار - انکار - اشعار - اظہار - مضمار - سیار - رخسار - آزار - بازار - بیمار - تیمار - پیار - دولار - سنگار - نکہار - کہار - وار - ہار - بچار - اچار - ادبار - اوتار - ستار - بگہار - ہواداز - ہدار - اتوار - ہتہیار - وغیرہ اور - اشعار - آثار - اطوار - افکار - اشجار - اثمار - انہار - صغار - کبار - بحار - وغیرہ تمام جمع کے صیغے بھی مذکر بولے جاتے ہین باستثنائے رفتار - گفتار - دیوار - عار - نار - تکرار[۵] - معیار - مقدار - مزبار - منقار[۶] - پرکار - روبکار - دستار - کنار - رہزار - مہار - قطار - ازار - بہار - عیار - کارگذار - گیرودار - ذوالفقار - آبشار - سرکار - پیکار - روبکار - استغفار - پگار - بیزار - تلوار - بوچہار - پہار - گھار - دبار - پار - مارڈار - کچہار - سوار - ملار - جوار - کھنکار - گندھار - بھنکار - جھنکار - کھنکار - پھٹکار - ڈنکار - للکار - پکار - ڈکار - کہ اتنے کلمے مونث آئے ہین اور باڑ - جو ثمر کے معنی پر یا بوجھ کے معنی پر ہے مذکر آتا ہے اور دخل - یا نوبت کے معنی پر مونث آتا ہے اور وار - بھی جو عربی مین گھر کے معنی پر ہے مذکر ہے اور فارسی مین جو سو کے معنی پر ہے مونث ہے اور زنار بھی مختلف فیہ ہے ناسخ مغفور سے رہتی ہے حسن پرستون کے گلے مین زنجیر + کفران کا ہے نیا اور رہے زنار سے + رشک مرحوم سے

---

۱؎ برق مرحوم مین وہ ہون سوختہ افتادہ کہ جب مہر ہوئی + داغ کا غذ کو لگا نام نہ میرا اٹھا + ۲؎ ایضاً فرقت یار مین گھر مجھکو ہوا ظلمات + ایکدن مہر نہ ذرہ کے برابر چمکا + ۳؎ ہزار حیف کہ بعد از وفات یار آیا + خزان جب اپنی ہوئی موسم بہار آیا + ۴؎ نگار بمعنی نقش زرد خوار بمعنی معشوق ۱۲ ۵؎ لو لقمہ دیوانہ پہر کیا بخشتی ہو دل سے ہر بار + ناحق کی خب وصل مین تکرار نکالی + ۶؎ اسیر جو مقدار دولت کی تھی کہا بیان + گر ملا تھا جان زر بنا یا نشان + ۷؎ شیخ ناسخ مرحوم اک جیچ لگا دیگی اگر کلک تو اے شیخ - دہنس جائیگی بلبل تری منقار گلے مین + ۸؎ مرزا برق مرحوم سے تمام عمر نہ پیغام وصل یار آیا + جلا دو کاٹ کے اس نخل مین نہ بار آیا -

بجز دیہ تیری راہ مین تھے شیخ و برہمن + تسبیح گر پڑی کہین زنار گر پڑی **خواجہ وزیر** مرحوم سہ کافر ہوا ہون پہلے سے عشق ملے وزیر + زنار مجھکو چاہیئے موج شراب کا + الا مولف کے عندیہ مین حق یہ ہے کہ **زنار** ۔ ضد ہے تسبیح کی پس مانند تسبیح کے زنار کا بھی مونث ہی استعمال کرنا چاہیئے اور **اخبار** + یہ لفظ مفرد و جمع دونون طرح استعمال مین آتا ہے اور دونون صورتون مین مذکر بولا جاتا ہے ۔ جیسے ۔ اخبار دیکھا ۔ اخبار ۔ آیا ۔ اور اخبار دیکھی ۔ اور اخبار آئی ۔ بیاے مجہول اور **کٹار** ۔ کو بھی بعضے مونث بولتے ہین اور بعضے مذکر لیکن حق یہ ہے کہ کٹاری ۔ مونث ہے اور کٹار + مذکر چنانچہ **میر علی احمد رسا** ۔ شاگرد رشید رشک مغفور کے فرماتے ہین سہ لبنون پر لڑ رہی ہین بادہ خوار ابکی برس + کوڑی بھر تاڑی پہ چلتا ہے کٹار ابکی برس + **گویا** ۔ اوس سے مانگا جو خونبہا تو کہا + کوڑی رکھتا نہین کٹار اپنا + **عطر** ۔ فقر ۔ دفر ۔ جزر ۔ چتر ۔ خضر ۔ ستر ۔ نکر ۔ غذر ۔ بزر ۔ سکر ۔ شکر ۔ عذر ۔ صغر ۔ سحر ۔ صفر ۔ شعر مذکر آتے ہین ۔ سطر ۔ نشر [علم ۱۲] ۔ عمر ۔ خمر ۔ مونث بولے جاتے ہین اور کسر توڑنے کے معنی پر مذکر اور کمی و نقصان کے معنی پر مونث ہے

## فصل ہفتدہم ان اسما کی تذکیر و تانیث کے بیان مین جن کے آخر مین ڑا ے ہندی ہے

**پچھاڑ** ۔ چھاڑ ۔ تاڑ ۔ بگاڑ ۔ کواڑ ۔ کاٹ کباڑ ۔ مذکر آتے ہین ۔ آڑ ۔ پچھاڑ ۔ ڈراڑ ۔ نوار ۔ دھاڑ ۔ آڑ [بہر یک معنی شود ۱۲] ۔ واڑ ۔ ہڑواڑ ۔ چنگھاڑ ۔ آڑ پاڑ ۔ مار دھاڑ ۔ اوکھاڑ پچھاڑ ۔ چھیڑ چھاڑ ۔ مونث بولے جاتے ہین اور **کھلاڑ** [آواز فیل ۱۲] کا اطلاق محض زن او باش پر کیا جاتا ہے چنانچہ ایک شاعر لکھنوی مین کہتا ہے سہ تھی نہایت وہ شوخ دیدہ کھلاڑ + کھیلتی تھی شکار ٹٹی کی آڑ + **دھڑ** ۔ بیڑ ۔ بکڑ ۔ جھکڑ ۔ گکڑ ۔ سکڑ ۔ نکڑ گوڑ دھیڑ ۔ ہتوڑ ۔ اندھڑ بھبھڑ بیڑ ۔ تھپیڑ ۔ لیسڑ ۔ پاپڑ ۔ کوبڑ ۔ چوبڑ ۔ ہلڑ ۔ گلھڑ ۔ بڑ باگڑ ۔ جھانگڑ ۔ لگڑ [بہر دو نوع مرغ شکاری ۱۲] جھگڑ مذکر آتے ہین

اڑ - بڑ - بھڑ - جھڑ - چھڑ - جڑ - کڑ - لڑ - ہڑ - اکڑ - پکڑ - رگڑ - ربڑ - ردکڑ - چوبڑ - پھکڑ
کیچڑ - باگڑ - بھاگڑ - تڑبڑ - اڑبڑ - دوہتڑ - باگھڑ - چگاوڑ - دھڑادھڑ - تڑاتڑ - بڑابڑا
مونث بولے جاتے ہین - کرڑ - مذکر ہے - بھڑ - چڑ - تڑ - مونث ہین - توڑ - جوڑ - موڑ - بچھڑ مذکر
آتے ہین - پچھوڑ - سکوڑ مونث بولے جاتے ہین بھوڑ مونث ہے دوڑ - گھوڑدوڑ مونث ہین چھیڑ مذکر ہے
بھیڑ - چھیڑ - مونث ہین - پیڑ - ایڑ - بھیڑ - چھیڑ - کھکھیڑ - مونث ہین اور ادھیڑ - کا اطلاق مرد و
زن دونون پر کیا جاتا ہے

## فصل ہیجدہم ان اسما کی تذکیر و تانیث کے بیان مین جن کے آخر مین زائے معجمہ ہے

آغاز - انداز - شیراز - اعجاز - بزاز - اعزاز - جواز - حجاز - مجاز - جہاز - طراز - گزاز -
گراز - باز - ناز - راز - ساز - ساز و باز[1] - بول و براز - سوز و گداز - نشیب و فراز
پاانداز - احتراز - امتیاز - بیاز مذکر آتے ہین - آواز - پرواز - نماز - پیاز -
آز - قاز - جانماز - پیشواز - مونث بولے جاتے ہین اور نیاز حاجت کے معنی پر مذکر
آتا ہے - خواجہ آتش سے نہو گا حسن کا مجھسا بھی عاشق کوئی دنیا مین + نیاز اُس
سے کیا پیدا نظر جو ناز نین آیا + اور ہندی مین جو نذر کے معنی پر مستعمل ہے - مونث بولا
جاتا ہے - شیخ ناسخ سے کر چکے پاؤن کو تو صحرا مین خار دن کی نیاز + کوہ پر سر کو بھی چلکر
نذر خارا کیجئے + جز - مذکر ہے - نز - مونث ہے - مرکز - خز - رز - گز - مذکر ہین -
سپرز - مونث ہے بجنت وِز - رجز - مونث ہین - البرز - گرز - مذکر ہین حرز[2]
مذکر ہے - رمز[3] مونث ہے کنز - مذکر ہے - طنز - مونث ہے طرز - مختلف فیہ ہے -

---

[1] برق مرحوم کیسقدر زیبا ہے زیور اس بت طناز کو + ساز سونے کا لگایا ہے سمند ناز کو + [2] آتش
چشم بد بین کا نہین اندیشہ حسن یار کو + کونسا ہو حرز جو یاز رد کے جوشن مین نہین + [3] میر وزیر علی صبا - غوطے
کھلوائی ہین کیا رمز مین تری لئے بحر حسن + تھاہ ایک اک بات کی دو دو پہر ملتی نہین -

شیخ ناسخ ؎ کونسی طرز سخن ہے جو اسے آتی نہین + کیون نہو شاگرد ناسخ ہراک اوستاد کا + ولہ ع ہے طرز ہر نفس ہین نسیم بہار کی + ولہ ع تلوار دیکھے طرز اگر تیری چال کی + رشک مرحوم ع طرز گل نرگس رم آہو نہین اچھا کیف ع ہمنے لے کیف ترا طرز سخن دیکھ لیا + لیکن بیشتر فصحا کے عندیہ مین طرز مونث ہے اور مولف بھی اس کی تانیث ہی کا قائل ہے۔ تموز۔ بروز۔ رموز کو مذکر بولے جاتے ہین۔ پروز۔ سوز۔ گوز۔ نوروز۔ مذکر ہین موز۔ جوز۔ مذکر ہین گوز۔ مونث ہے۔ مویز۔ کشنیز۔ گریز۔ مذکر آتے ہین چیز۔ دہلیز۔ شونیز۔ تجویز تجہیز۔ تمیز۔ مونث بولے جاتے ہین۔ پرہیز۔ نہمیز۔ تبریز۔ نیر یز۔ شبدیز۔ جہیز۔ مذکر آتے ہین کاریز۔ فالیز۔ گلریز۔ ستیز۔ دستاویز۔ جست وخیز۔ رستخیز۔ میز۔ ریز۔ مونث بولے جاتے ہین۔ اور گریز مختلف فیہ ہے شیخ ناسخ ؎ عشق جب وارد ہوا کی عقل نے دل سے گریز + ایک جا دیکھا ہے کسنے شیر اور روباہ کو + رشک مغفور ؎ جس سے گریز تھا مجھے اب ہے اسیکا اشتیاق + کام لیا ہے عشق نے جبر سے اختیار کا + لیکن تحقیق یہ ہے کہ گریز کو جملہ فصحا مونث ہی بولتے ہین مذکر سوا اس شعر حضرت رشک کے گوش زد نہین ہوا

## فصل نوزدہم اُن اسماے کی تذکیر و تانیث کے بیان مین جن کے آخر مین سین مہملہ ہے

طوس۔ ردس۔ خروس۔ ناقوس۔ ناموس۔ قرپوس۔ آہوس۔ جلوس۔ خلوس۔ ملبوس طاؤس۔ جاسوس۔ جاموس۔ سالوس۔ کیلوس۔ کیموس۔ ایلاؤس۔ بوس۔ پھوس۔

ناسخ ؎ کیا اجل کو ہے بھلا پیر و جوان کی تمیز + ہر کوئی دہر سے اے پیر و جوان اٹھتا ہے + آتش ؎ دریا مین غسل کے لیئے اترا جو وہ صنم + ناقوس مچھلیون نے بجایا حباب کا +

کاریتوس - اور شموس - نفوس - روس - کنوس - وغیرہ مذکر بولے جاتے ہین فانوس سبوس - عروس - اصل السوس - قابوس - قاموس - مونث آتے ہین - افسوس پابوس - کنار و بوس - دوس پڑوس - کوس - لوش - مذکر آتے ہین - اوس - سوس مونث بولے جاتے ہین - فردوس - مالکوس - مذکر ہین - توس مونث ہے - ہولس مونث ہے - ہولس - گھونس - مونث ہین - پاس[۱] داس - راس - طاس - کاس - ساس[۳] - لباس - بلاس - لفاس - ہراس - قیاس - سپاس - نحاس - آماس - قرطاس - وسواس - الماس - کرپاس - کناس - نسناس - احساس - اجلاس - افلاس - نخاس - احتباس - اقتباس - اندراس - انعکاس - اورانس - حواس - اجناس - انفاس وغیرہ اور آس - باس - انناس - التماس - ستیاناس - بہاس - گلاس - سنڈاس - مندراس مذکر آتے ہین - اساس - راس - پاس - التماس[۴] - آس - پیاس - نکاس - کپاس - کھاس ناس - بوباس - بھراس - چیڑاس - پتواس - کھٹاس - مٹھاس - ہگاس - متاس - اچاس نچاس - مونث بولے جاتے ہین - پارس[۵] - سارس - بنارس - مذکر ہین - ڈھارس مونث ہے - بانس - ڈانس - مذکر ہین - پھانس - سانس - دھانس - پانس مونث ہین - پس - بس - جرس - فرس - قفس - لفس[۶] - عس - عدس - دسترس[۷] کرگس - کلس - مسدس - مخمس - بس - جس - کس - رس - لس - برس - ترس - کلس - برجس - امرس - ایرس - راجس - مذکر آتے ہین - ہوس - مگس - اطلس - مندرس - لنس - پنس - امس - چرس - پلس - گھٹس - مونث بولے جاتے ہین - اور خس مطلق کاہ کے معنی پر مذکر بولا جاتا ہے - چنانچہ سودا کہتے ہین ؎ آنکھون کے گرد میرے مژگان کی سہے یہ صورت ؛ جیسے کنار دریا خس بہ کے آرہا ہے + اور اس کا خوشبودار کے معنی پر

[illegible]

عہ ابرق مرحوم کیا گلی مین کہون اوس ساعد پر نور کا ؛ آستین بالا ہوا لیس تو صحیح طور کا ؎

جسکے خوانے ہم گرایٔن بنتے ہین مشترک ہے لیکن اکثر فصحا کی زبان پر مونث ہے اور مولف بھی اسکی تانیث ہی کا قائل ہے مس مجبس - لبس - اور مجالس - مدارس - ہواجس - وساوس - وغیرہ مذکر آتے ہین - حس - نرگس - مجلس مونث بولے جاتے ہین تقدس تجسس تنفس - وغیرہ اور قفس - اسطقس - ذیابیطس - پھس - دھس - بھرکس - مذکر آتے ہین - کس - کھس - پھس - مونث بولے جاتے ہین - ابلیس مقناطیس کیبس سیس - مذکر آتے ہین تقدیس تلبیس - تاسیس تجنیس - تدریس - تفریس - وغیرہ اور ٹیس - کھیس تھیس مونث بولے جاتے ہین بھیس کھیس - کیس دلیس پریس مذکر آتے ہین کھیس - مونث ہے بوسیس مذکر ہے لیس - مونث ہے - ترس - درس - مذکر ہین - خرس - بیرس - مذکر ہین - عرس - فرس - برس مذکر آتے ہین ترس - بانس - بانہ پرس - تخرس مونث ہین - انس - مذکر ہے جنس - مونث ہے عکس - مکس - مذکر آتے ہین - شمس - ٹکس - انس - حبس - خمس - سدس - ہنس - نفس - رہس - مذکر ہین -

## فصل بستم اُن اسما کی تذکیر و تانیث کے بیان مین جنکے آخر مین شین معجمہ ہے

غش - ترکش - آرش پیشکش - مذکر آتے ہین - آتش عطش چپقلش - مونث بولے جاتے ہین - لش - اور تعیش - توحش - وغیرہ مذکر آتے ہین نعش - منش - جوارش - جاربالش بنش غلام گردش کشمش - غرفش - اور جسکے آخر مین شین مصدری آتا ہے مانند - دانش - تابش سازش - نوازش - خواہش - کاہش - آرایش - آسایش سفارش - گذارش - بارش - آفرینش

بینش۔ تپش۔ خلش۔ جنبش۔ لغزش۔ مالش۔ نالش۔ وغیرہ سب مونث بولے جاتے ہین۔ **بالش** (تکیہ) ۔ پرش[۵۱]۔ مذکر آتے ہین۔ **موش**۔ چاوش۔ اور **نقوش**۔ دوش۔ جیجش[۱۲]۔ وغیرہ مذکر آتے ہین۔ **جوش** (بواو معروف)۔ دوش۔ گوش۔ ہوش۔ خروش۔ سردوش۔ تن و توش۔ خورد و نوش۔ سرپوش۔ خرگوش۔ مرزنجوش۔ مذکر آتے ہین۔ **پاپوش**۔ بناگوش[۵۲]۔ مونث بولے جاتے ہین اور **آغوش**۔ بعضون کے عندیہ مین گو ڈکے قیاس پر مونث ہے حالانکہ بقید نظم مذکر پایا جاتا ہے **خواجہ آتش** وصل کی شب ہم نے شادی مرگ ہوکر کھوئی جان + تنگ مردے پر ہمارے گور کا آغوش ہے **سید محمد خان رند** سے مین وہ محروم محبت ہون لڑکپن مین بھی + واکسی نے نہ مرے واسطے آغوش کیا **پیش** (بیائے معروف) ۔ مذکر ہے۔ **ریش**۔ تشویش۔ تفتیش۔ مونث ہین **پیش** (بیائے مجہول)۔ کیش و پیش[۵۳]۔ کم و بیش۔ آرایش[۱۲]۔ درویش۔ کیش۔ نیش۔ سرپیش۔ مذکر بولے جاتے ہین **میش**۔ گاؤمیش۔ مونث آتے ہین۔ **انتعاش** (بہرہ و لعنی خورد[۱۲])۔ قماش۔ خفاش[۵۴]۔ گلا بیاس۔ تاش۔ پاش۔ مذکر بولے جاتے ہین۔ **تراش**۔ خراش۔ تلاش۔ معاش۔ قاش۔ لاش۔ پاداش۔ شاباش۔ **پرخاش**[۵۵]۔ خشخاش۔ بود و باش۔ تراش خراش۔ قلمتراش[۵۶] مونث آتے ہین۔ **آش**۔ بھی استعمال مین مونث ہے اِلّا آشجو۔ کو مذکر بولتے ہین فعل جمع یا حرف رابطہ جمع کے ساتھ مثلاً یون کہتے ہین کہ آشجو پیئے یا بنائے یا آشجو رکھے ہین۔ یا تھے **عیش**۔ طیش۔ جیش۔ مقیش۔ مذکر ہین **بخش**۔ رخش۔ مذکر ہین۔ **نقش**۔ درفش مذکر ہین۔ **عرش**۔ فرش مذکر ہین۔ **نعش** مونث ہے

[۵۱] بحر ع پرش ہے ایسی لشکر کا اجل جسکی ہراول ہو + [۵۲] خواجہ آتش ہکو بھاتی بناگوش صنم گوہر کے ساتھ [۵۳] بحر سلمہ ہمارے قتل مین کیا جا لرکیا ہو لیس و پیش + کھنچی وہ تیغ کی صورت رکی سپر کی طرح ۱۲ [۵۴] بحر سلمہ خفاش میوے باغ کے کھا کر اڑ گل چلے [۵۵] رشک پاؤن تو چومتا رہون دست صنم تراش + سب سے علٰحدہ ہے تیری اے صنم تراش + [۵۶] رشک بیقصورون سے رہا کرتی ہے پرخاش تمھین + ناحق ہمکو برا کہتے ہو خفا آش تمھین [۵۷] رشک میرے لیے تراش رہی ہے سر قلم + کرتی ہی ہاتھ صاف تمھاری قلمتراش + [۵۸] برق یار سے وصل ہوا نقش امل بیٹھ گیا + وہ عمل ہین کیا جس سے عمل بیٹھ گیا

## فصل بست ویکم ان اسما کی تذکیر و تانیث کے بیان مین جن کے آخر مین صاد ہے

اخلاص ۔ اختصاص ۔ خلاص ۔ قصاص ۔ رصاص ۔ اجاص ۔ مذکر بولے جاتے ہین اور خواص ۔ جو جمع ہے خاص کی وہ استعمال مین مذکر ہے اور اردو مین جو خدمتگار امرا و سلاطین کے معنی پر آتا ہے مرد خدمتی ہو یا زن خدمتی دونون پر اُسکا اطلاق کیا جاتا ہے نفص ۔ رمص ۔ مونث آتے ہین ۔ نقص ۔ تخلص ۔ تقلص ۔ مذکر بولے جاتے ہین رقص ۔ تفقص ۔ مذکر ہین ۔ خصوص ۔ فصوص ۔ مذکر ہین قمیص ۔ مذکر ہے تحریص ۔ تخصیص ۔ ترخیص ۔ تنقیص وغیرہ مونث بولے جاتے ہین حیص بیص ۔ مونث ہے ۔ قرص ۔ مذکر ہے ۔

## فصل بست و دوم ان اسما کے بیان مین جنکے آخر مین ضاد معجمہ ہے

احراض ۔ اغماض ۔ اعتراض ۔ انقباض ۔ انقراض ۔ ریاض ۔ اور اعراض ۔ اغراض وغیرہ مذکر آتے ہین ۔ بیاض ۔ مقراض مونث بولے جاتے ہین ۔ فرض ۔ قرض ۔ مذکر ہین ارض ۔ مونث ہے اور عرض ۔ جو طول کی ضد ہے اسکو مذکر بولتے ہین اور التماس کے معنی پر مونث آتا ہے ۔ شیخ ناسخ فرماتے ہین ؎ ہو ہی پیش نہی بے شبہہ عرض حال آہ سے + دلیل اسپر ملی ہے آپکی چشم سخنگو سے دل ؎ ہون وہ مفلس جب بنا پتلا تو ہین نے عرض کی + کاسۂ سر جام کا شیشہ کی گردن چاہیئے ؎ غرض ۔ مرض ۔ عوض ۔ مذکر ہین ۔ عرض مونث ہے ۔ عروض ۔ فیوض ۔ مذکر ہین حضیض ۔ نقیض ۔ مونث ہین ۔ عوارض ۔ فرایض ۔ عارض ۔ مذکر ہین بالض نافض مونث ہین تعرض ۔ تمارض وغیرہ

**تعرض**۔ تمارض وغیرہ مذکر ہین۔ **حوض**۔ خوض۔ مذکر ہین۔ **قبض** مذکر ہے **حیض** پیٹ قبض۔ مؤنث ہین **فیض**۔ مذکر ہے۔

## فصل بست و سوم ان اسما کی تذکیر و تانیث کے بیان مین جن کے آخر مین طای حطی ہے

**خبط**۔ ربط۔ ضبط مذکر ہین۔ **فرط**۔ مذکر ہے **شرط** مؤنث ہے۔ **بسط**۔ وسط۔ مذکر ہین۔ **بربط**۔ غلط۔ نمط۔ وسط۔ نقط۔ اوسط۔ خط۔ قط۔ دستخط۔ سرخط۔ مذکر ہین۔ **لقط** (جمع لقطہ ۱۲) مؤنث ہے اور شط مختلف فیہ ہے قدما نے مذکر کہا ہے **مصحفی** سے گڑ ہین شہید ترے کس نمط زمین کے تلے + جب اُنکے خون کا بہتا ہو شط زمین کے تلے + اور متاخرین بالاتفاق مؤنث کہتے ہین۔ **رباط**۔ ارتباط۔ انبساط۔ اختلاط۔ اغلاط۔ نقاط۔ مذکر ہین۔ **افراط**۔ احتیاط۔ بساط۔ صراط۔ مؤنث ہین۔ اور **نشاط** مختلف فیہ ہے بعضے اسکے تانیث کے قائل ہین بعضے تذکیر کے چنانچہ مؤلف کے عندیہ مین بھی نشاط۔ مذکر ہے۔ **غائط**۔ ضابط۔ روابط ضوابط مذکر ہین **تسلط**۔ توسط مذکر ہین۔ **تفریط**۔ بسیط مؤنث ہی **قحط**۔ خلط خلط مذکر ہین **قسط** مؤنث ہے۔

## فصل بست و چہارم اُن اسما کے بیان مین جن کے آخر مین ظاے منقوطہ ہے

تلفظ۔ تیقظ۔ مذکر ہین **تقریظ**۔ مؤنث ہی **حفظ**۔ غیظ۔ مذکر ہین **الفاظ**۔ مواعظ۔ مذکر ہین۔ **وعظ** مختلف فیہ ہے لیکن مؤلف مستہام کے عندیہ مین مؤنث ہے **لفظ** (جمع واعظ ۱۲) بھی تذکیر و تانیث مین مشترک ہے **شیخ ناسخ** نے مذکر فرمایا ہے سے ہے طلب سے اس قدر نفرت کہ رہتا ہے خیال + آنہ جاے لفظ لب پر باب استفعال کا + **رشک** مرحوم

---

سلہ آتش مغفور سے میاد لے نسلی بلبل کیواسطے + صحن چمن مین حوض بھرا ہے گلاب کا + سلہ رشک مغفور سے محتسب نے جو کیا راغم سے کا توڑنا + بط مے شیشہ کو دریا کا کنارہ توڑا + سلہ رشک مرحوم سے آنکھین بچھائین اہل نظر آئین آپ اگر + کرتے ہین کام فرشتے یہ اپنی بساط سے۔

مؤنث کہتے ہین سہ وصل کی رات بنا نامۂ شوق گیسو ٭ غنام لفظین ہین سفیدی ہے سحر کاغذ کی ٭ لیکن حق یہ ہے کہ اکثر فصحا کے نزدیک لفظ مذکر ہے اور مولف بھی اسکی تذکیر کا قائل ہے

## فصل بست و پنجم ان اسما کی تذکیر و تانیث کے بیان مین جن کے آخر مین عین مہملہ ہے

ابداع - اجماع - اتباع - اجتماع - اختراع - ارتفاع - امتناع - انتزاع - انقلاع - انقطاع سماع - مصراع - صاع - نعناع - اور سماع - رقاع - بقاع - اتباع - اطلاع - اضلاع اقطاع - اوجاع - اوضاع - وغیرہ مذکر آتے ہین **اطلاع** - متاع - نزاع - وداع شعاع مؤنث بولے جاتے ہین - لیکن شعاع - ناسخ مغفور کے ایک شعر مین مذکر بھی بندھا ہوا ہے چنانچہ وہ شعر یہ ہے سہ ہجر مین ہر شعاع شمس مجھے ٭ ہو گیا ہے خدنگ سونے کا ٭ مگر ظن غالب ہے کہ یہان تحریف ہو گئی ہو یعنی ہو گئی کے مقام پر ہو گیا لکھدیا گیا ہو **توابع** مطالع - مطابع - منافع - موانع - مواضع - مواقع - لوامع - جوامع - سواطع - طالع - مذکر آتے ہین **شارع** - مؤنث ہے اور مضارع زمانۂ حال و استقبال کے معنے پر مذکر آتا ہے اور بحر عروض کے معنی پر مؤنث بولا جاتا ہے **طلع** - خلع - قلع - مذکر ہین - **وجع** - سجع - **ودع** - قمع - لمع - مذکر ہین - **شمع** - سمع - جمع مؤنث ہین **وضع** - مؤنث ہے - **قطع** - مذکر ہے **قطع** - وضع کے معنی پر مؤنث ہے اور بمعنی بریدن مذکر ہے **مرجع** - مزارع - مطلع - مقطع - مجمع - مصرع - موقع - مرتع - منبع - مرقع - ملمع - برقع - مربع - مذکر آتے ہین - **منع** - مذکر ہے **صنع** مؤنث ہے **فرع** - درع مذکر آتے ہین **صرع** - فرع - ورع - مؤنث بولے جاتے ہین **جزع** - قرع مذکر ہین جزع مذکر ہی **طمع** مؤنث ہی ربع طمع مؤنث ہین **تمتع** - توسع - تمتع - تتبع - ترفع - تسبیع - توزیع وغیرہ مذکر آتے ہین **تواضع** - تضرع - توقع - مؤنث بولے جاتے ہین **خضوع** خشوع - رکوع - وقوع - طلوع - شیوع -

[illegible]

خروع ۔ فروع ۔ وموع ۔ طلوع ۔ ینبوع ۔ مشروع ۔ مذکر ہین ۔ **جُوع** ۔ مونث ہے **رجوع** ۔ مختلف فیہ ہے **شیخ ناسخ** ۔ مذکر فرماتے ہین سہ ایسا طبیب کون ہے لائے گل کہ بار ا ۔ تجھسے رجوع نرگس بیمار نے کیا ۔ **حضرت برق** مونث فرماتے ہین سہ دل اُس صنم سے دم نزع پھر گیا لائے برق ۔ رجوع اور سے کی جب مرض کو طول ہوا ۔ لیکن حق یہ ہے کہ اس زمانہ کے تو جملہ فصحا کی زبان پر رجوع مونث ہے مذکر کوئی نہین بولتا ۔ **طرح** ۔ نوع ۔ مونث ہین ۔ **توقیع** اور **مصاریع** وغیرہ مذکر کرتے ہین **ہیچ** ۔ سریع ۔ ترصیع ۔ ترلیع ۔ تشنیع ۔ تصدیع ۔ تقطیع ۔ تودیع ۔ توسیع ۔ وغیرہ مونث بولے جاتے ہین

## فصل بست و ششم اُن اسما کے بیان مین کہ جن کے آخر مین غین معجمہ ہے

**باغ** ۔ راغ ۔ زاغ ۔ داغ ۔ ایاغ ۔ دماغ ۔ سراغ ۔ چراغ ۔ فراغ ۔ ابلاغ ۔ الاغ ۔ کلاغ ۔ استفراغ ۔ مذکر بولے جاتے ہین ۔ **دُوغ** ۔ طوغ ۔ دروغ ۔ فروغ ۔ مذکر ہین **آروغ** طوغ مونث ہین ۔ دسیغ ۔ بیغ ۔ مذکر ہین **تیغ** مونث ہے **مرغ** سیمرغ مذکر ہین

## فصل بست و ہفتم اُن اسما کے بیان مین جن کے آخر مین فا ہے

**صاف** ۔ قاف ۔ کاف ۔ لاف ۔ گزاف ۔ طواف ۔ مصاف ۔ خلاف ۔ لحاف ۔ غلاف ۔ شگاف ۔ شیاف ۔ زحاف ۔ رُعاف ۔ زُراف ۔ موباف ۔ اعراف ۔ اسراف ۔ اصراف ۔ اتحاف ۔ اضعاف ۔ انصاف ۔ اختلاف ۔ انحراف ۔ انکشاف ۔ اعتراف ۔ اعتکاف ۔ لام کاف ۔ لاف ۔ اور اخلاف ۔ اسلاف ۔ اطراف ۔ الطاف ۔ اصناف ۔ اکناف ۔ اوساف ۔ اوقاف

[illegible]

آلاف وغیرہ تمام جمع کے صیغے بھی مذکر بولے جاتے ہین۔ **ناف**۔ سجاف۔ کشاف۔ خطاف۔ شالباف مونث آتے ہین اور۔ حرّاف کا اطلاق محض زن شوخ و چالاک پر کیا جاتا ہے

**وف**۔ شرف۔ نجف۔ ہدف۔ خزف۔ کلف۔ سلف۔ خلف۔ علف۔ مصحف۔ مصرف۔ رفرف۔ مذکر آتے ہین **صف**۔ طرف۔ سرشف۔ مونث بولے جاتے ہین اور **کف** زہد کے معنی پر مذکر آتا ہے اور کف دست و پا کے معنی پر مختلف فیہ ہے **ناسخ اور مرزا برق** مونث فرماتے ہین ؎ میرے مرنے سے کفِ افسوس گلگون ہو گئے ؛ اُن کو خالی ہاتھ بھی ملنا حنا سے کم نہین ؛ ؎ زیب و زینت سے بڑی حسن خداداد ہے برق ؛ کف موسیٰ کبھی مہندی سے حنائی نہ ہوئی ؛ کوئی شاعر شعرائے متقدمین مین سے بھی مونث کہتا ہے ؎ آبلے دل کا ہمارے جلد بھر لائے۔ کفِ پا اُسکی دکھلا کر کسیکا منھ نہ دکھلائے اور **خواجہ آتش**۔ مذکر کہتے ہین ؎ کیا چمک کر نکلا تھا صورت ملانے یار سے ؛ سامنے خورشید کے اسنے کف پا کر دیا ؛ لیکن تحقیق مقام یہ ہے کہ اکثر فصحا کف دست و کفِ پا دونون کی تانیث ہی کے قائل ہین اور مولف کے بھی عندیہ مین دونون مونث ہین **لف**۔ اور تصوف۔ تصرف۔ توقف۔ تکلّف۔ تاسف۔ تلطف۔ تعرف۔ تخلف۔ تحائف۔ تعارف۔ تکاسف۔ وغیرہ مذکر آتے ہین۔ اُف مونث ہے۔ **الف** کتف۔ ہاتف۔ مرادف۔ طلائف۔ اور مصارف۔ معارف۔ صحائف۔ لطائف۔ ظرائف۔ طوائف۔ تحائف۔ عواطف۔ وظائف۔ مواقف۔ وغیرہ تمام جمع کے صیغے بھی مذکر آتے ہین **ظرف**۔ حرف۔ شنجرف۔ مذکر بولے جاتے ہین **برف**۔ ظرف۔ مونث آتے ہین۔ اور صرف۔ جو خرچ کا مرادف ہے مذکر ہے اور علم معروف کے معنی پر مونث گوش زد رہے۔ **صوف**۔ کسوف۔ خسوف۔ سفوف۔ وقوف۔ پیروف۔ اور حروف

---

سلہ خواجہ آتش۔ شرف اللہ نے بخشا ہو آدم پر محمد کو ؛ فضیلت ہم مقدم سے زیادہ یان موخر کو ؛ ۲ہلال مرحوم شاگرد رشا معفور تیر ایک اسطرف مارا وہ تمنے گویا بڑا ہدف مارا ؛ برقی مرحوم ؎ دل کی طرح ہدف نہین کون اُسکے تیر کا ؛ دیکھا جسے دکھام مین میر اسہم ہے ۳ سلہ بھرجائے اگر بادہ مو نہ منھ نکر دن بس ؛ میخوار ون مین ہے ظرف مرا خم سے زیادہ۔

ظروف۔ صفوف۔ صنوف۔ اُلوف وغیرہ مذکر آتے ہین اور **جوف**۔ خوف طوف۔ مذکر بولے جاتے ہین صیف مذکر ہے۔ سیف۔ کیف۔ مونث ہین **خریف**۔ ردیف۔ لیف۔ تیف۔ کثیف۔ اور تعریف۔ توصیف۔ تصنیف۔ تالیف تکلیف وغیرہ مونث آتے ہین **حریف**۔ مذکر بولا جاتا ہے۔ **خلف** مذکر ہے۔ **زلف** مونث ہے **وقف**۔ مذکر ہے۔ سقف مونث ہے **حذف**۔ ضعف۔ کشف۔ عطف۔ لطف۔ وصف۔ حلف۔ مذکر آتے ہین۔ صنف۔ مونث ہے۔ سولف۔ مونث ہے

## فصل بست و ششم اُن اسما کی تذکیر و تانیث کے بیان مین جن کے آخر مین قاف ہی

**حرق**۔ شرق۔ فرق۔ مذکر ہین۔ برق۔ زرق۔ برق۔ مونث ہین۔ ترق مذکر ہے **عرق**۔ مونث ہے۔ حلق۔ مذکر ہے **خلق**۔ طلق۔ مونث ہین۔ حق۔ قلق۔ سبق۔ عرق۔ درق۔ طبق۔ نق۔ زنبق۔ زیبق۔ استبرق۔ خورنق۔ مطلق۔ بیدق۔ مذکر آتے ہین ابرق۔ بیرق۔ رولق۔ خندق۔ زورق۔ مرفق۔ تبلق۔ شفق۔ جلق۔ الخالق ہو حق مونث بولے جاتے ہین۔ **سُرادق**۔ مشرق۔ اور۔ بوارق۔ مشارق۔ خوارق۔ علائق۔ حقائق۔ وثائق۔ شقائق۔ عوائق۔ وقائق۔ صوائق۔ لواحق۔ وغیرہ مذکر آتے ہین۔ **منطق**۔ دق۔ شق۔ چق۔ ساچق۔ خلائق۔ مونث آتے ہین اور عاشق۔ خواہ مرد ہو۔ یا زن استعمال مین شعرا کے مذکر آتا ہے چنانچہ حضرت **برق** فرماتے ہین سے دیکھکر اُس بتِ سفاک کے ابرو عاشق + بے قضا کشتہ شمشیر قضا ہوتا ہے **تعلق**۔ تملق۔ تعشق تصدق۔ تفوق۔ توافق۔ تطابق۔ تلاحق۔ وغیرہ اور **افق**۔ تتق۔ فستق۔ مذکر آتے ہین۔

سلہ ناسخ مرحوم۔ ہماری کیفیت سزاوار احتساب نہین + خیال خم ہے کچھ ساغر شراب نہین + سلہ شیخ ناسخ مرحوم ع۔ ہر شمس بازغہ مین ہمارا سبق نہین + سلہ ناسخ مرحوم ع چودہ طباق زرق ہین جدہ طبق نہین + سلہ جگر سلمہ طرہ خورشید ہے جسکا دستہ ہے تیری وہ دستار پہ کہکشان بیل ہے جسکی تیری الناق ہے + سلہ ناسخ مرحوم ع دل سینہ ہم مشرق آفتاب داغ ہجران کا +

عنق - فندق - مونث بولے جاتے ہین طاق - باق یا غراق - اشراق - احماق - شقاق
الحاق - الصاق - اعلاق - اطلاق - تریاق - میثاق - اتفاق - اشتیاق - احتراق -
افتراق - استحقاق - استغراق - سباق - طباق - سیاق - عراق - فراق - مراق - نفاق
وفاق - صفاق - براق - یراق - رواق - خناق - صداق - مذاق - محاق - نطاق - سماق
اتاق - بلاق کذا اور اخلاق - اشفاق - اغلاق - اوراق - اعناق - آفاق - عشاق -
وغیرہ مذکر آتے ہین - طلاق - ساق - خواق - چماق - طمطراق - چقماق - چقاچاق -
تڑاق پڑاق - مونث بولے جاتے ہین عشق - دمشق مذکر آتے ہین - زرق - فتیق
مذکر بولے جاتے ہین مشق مونث ہے ذوق - سوق - شوق - طوق - فوق - مذکر
آتے ہین - بوق - جوق - بدوق - مونث آتے ہین - سوق - لحوق - لعوق - وثوق -
عیوق - صندوق - اور - عروق - حقوق - شقوق - وغیرہ مذکر آتے ہین - اور معشوق مرد ہو
خواہ زن استعمال شعرا مین مذکر آتا ہے - طریق - فریق - عقیق - منجنیق - قرع انبیق -
مذکر آتے ہین رحیق - ضیق - اور تحقیق - تفریق - تطبیق - توفیق - تصدیق - تعویق -
تعریق - تشویق - وغیرہ مونث آتے ہین -

## فصل بست و نہم ان اسما کی تذکیر و تانیث کے بیان مین جن کے آخر مین کاف تازی آتا ہے

پاک - چاک - تپاک - خاکشاک - سماک - مغاک - فتراک - سوزاک - ادراک - امساک - ایلاک
سفاک - دست پاک - رد پاک - افلاک - چاک - ڈھاک - بچھناک - مذکر بولے جاتے ہین
خاک - خوراک - پوشاک - شاماک - مسواک - املاک - ڈہاک - ناک - تاک - تریاک - جھاک

ے مرزا برق مرحوم قناعت سے دنیا کو یہی طلاق نہ کر دہ آگے سائل ہوئے + ے ناسخ مرحوم سب طمطراق کھل گئے پردہ نہ کیجئے + مگر آپ کا رقیبون سے بازار ہو گیا - ایضاً ے ناسخ فرقہ زیر بیٹھا اسے مہ کنعان + خلل کمال ترے طمطراق مین آیا + ے آتش مرحوم خرام ناز کی مشق آجکل انکو نہایت ہے ے خواجہ آتش صحرا کو بھی نہ پایا بغض و حسد سے خالی + کھلا کیا جہا ہے ساقو بھولا جو ڈھاک بن مین + ے مرزا برق صورت ان ہاتھ دہشت ناک ہو + تیغ ابرو کی فلک تک لی ہو رہ پاک ہو

ے ناسخ مرحوم ہوا سکی ہاتھ مین جو چھڑی اور نشہ مین دکیا سناخ خشک مین نکلا نے ترکے

تاک ۔ مونث آتے ہین اور تاک ۔ جو فارسی مین انگور کے بیل کے معنی پر ہے وہ بالاتفاق
مونث ہے لیکن خواجہ آتش نے خلاف جمہور مذکر فرمایا ہے ؎ اینڈا تاک تھا تیرے مستون کی
طرح سے باغ مین ٭ صاحب کیفیت اپنے سلسلہ مین تاک تھا ۔ اور ڈاک بھی اپنے دونون معنون پر
مونث آتا ہے شیخ ناسخ ؎ کیا یون مین ہجر ساقی مین کہ لگ جائے گی ڈاک ٭
پس گلو میرا ابھی شیشہ کا گلو ہو جائیگا ۔ ولہ ؎ روح ہے ہر جسم مین مشتاق اخبار اجل ٭
اس لیے یہ آمد و رفت نفس کی ڈاک ہے ٭ آہک ۔ نادک ۔ پاچک ۔ چکاوک ۔ مک
شک[1] ۔ تک ۔ فلک ۔ ملک ۔ نمک ۔ خشک ۔ محک[2] ۔ تارک ۔ مسلک ۔ دیپک ۔ لہک
پلک ۔ بالک[3] ۔ کاتک ۔ پھاٹک ۔ مینڈک ۔ مذکر آتے ہین ۔ اسپک ۔ پلارک ۔ چک
شپرک ۔ طوطک ۔ تورشک ۔ چشمک ۔ سکک ۔ سمک ۔ کچک ۔ گزک ۔ کزلک ۔ شارک
عینک ۔ مردمک ۔ دستک ۔ زہرک ۔ کفک ۔ چیچک ۔ آتشک ۔ ابرک ۔ صحنک ۔ پک
پلک ۔ سٹک ۔ کڑک ۔ سڑک ۔ بلچک ۔ ہچک ۔ پرچک ۔ رنجک ۔ پٹک ۔ مشک
چشک ۔ چیلک ۔ پینک ۔ پنک ۔ پیچک ۔ دوت دیک ۔ بیٹھک ۔ دیک ۔ اورک
بہدک ۔ سترک ۔ پیک ۔ سمپک ۔ بھبک ۔ دھنک ۔ سنک ۔ کسک ۔ دسک ۔ جہک
کمک ۔ سہالک ۔ پالک ۔ اور جتنے الفاظ ہند یہ کہ آخر مین اُنکے کاف مصدری یا کاف
تصغیر ہے مانند لٹک ۔ بھٹک ۔ کھٹک ۔ چمک ۔ دبک ۔ جھلک ۔ پلک ۔ ڈلک
لپک ۔ تپک ۔ جھجک ۔ لچک ۔ بہک ۔ دمک ۔ ڈھولک ۔ کالک ۔ وغیرہ کے سب
مونث بولے جاتے ہین اور تحت الحنک ۔ کی تذکیر و تانیث کے اشعار اساتذہ سے مولف کو
متحقق نہین ہوسے جو لکھتا لیکن موافق عندیہ مولف کے مذکر ہے اور کودک بھی مذکر بولا جاتا ہے

---

[1] شیخ ناسخ مغفور ؎ قرا بہٗ گلرنگ ہے فلک ہمکو ٭ شہ آفتاب کا کیون جام پر ہو شک ہمکو [2] ناسخ مرحوم نفاق
اس سے نہان کیا ہو چھپے خبرکب شفق کیونکر ٭ محک ہوا اُسکا سنگ آستانہ نیک اور بد کا ٭ [3] مرزا رفیع السودا مرحوم
زلفین یون بکھری ہوئین چہرے پہ ناگین تھین دل پہ جسطرح ایک کھلونے پہ بیٹھین دو بالک ٭ [4] سودا خیمہ جاہ کا تیرے
گو کردہ آشنا مذکور رہے ٭ ہووے استادہ جہان تیری جلو کی اسپک ٭

خواہ مرد ہو خواہ زن اور **لوبک**۔ کا اطلاق فقط مرد پر کیا جاتا ہے عورت کو نہین کہتے
**مسالک**۔ ممالک۔ معارک۔ مناسک۔ وغیرہ مذکر آتے ہین **متدارک**۔ شلک۔
چلک[1]۔ مونث بولے جاتے ہین **ہبرک**۔ تمسک۔ تہتک۔ تزک۔ جابک۔ تگ۔ لک۔
لک۔ مذکر آتے ہین۔ کابک۔ ہگیک۔ بک۔ مونث بولے جاتے ہین۔ ڈرک۔ مذکر ہے
**ترک**[2] عربی مین کسی کام سے دست بردا شتہ ہونے کے معنی پر مذکر آتا ہے۔ اور اردو مین
**یا ورق** کے معنی پر یا کھپریل کے چوب کے معنی پر مونث بولا جاتا ہے چنانچہ **اسیر مرحوم**
کہتے ہین سہ بہر تسکین دیکھتا ہون ہجر مین جب مین کتاب + ترک ایک ایک جزو کے
دو دو پہر ملتے نہین + **ملک**۔ سلک[3]۔ مونث ہین کلک۔ مختلف فیہ ہے بعضون کے
عندیہ مین مذکر ہے اور بعضون کے نزدیک مونث چنانچہ **ناسخ** مغفور مونث فرماتے ہین
سہ اک چہچ لگا وے گی اگر کلک نواسنج + دہنس جائیگی بلبل تری منقار گلے مین لیکن
حق یہ ہے کہ بیشتر فصحا اسکی تذکیر ہی کے قائل ہین۔ اور مولف مستہام کی زبان پر بھی مذکر ہی
**اشک**۔ رشک۔ مذکر بولے جاتے ہین **مسک**۔ مونث ہے۔ تزک۔ کیک[4]۔
مشک۔ نلک۔ مذکر بولے جاتے ہین۔ **ہتک**۔ مونث ہے علی الدیک۔ بھیک۔
پیک۔ ٹھیک۔ لیک۔ اور تحریک۔ تشکیک۔ تملیک۔ وغیرہ مونث آتے ہین **دیلیک**
جالیک۔ مذکر بولے جاتے ہین **ٹہک**۔ مونث ہے۔ تھوک۔ مذکر ہے۔ بھول چوک۔
کوک۔ ہوک مونث ہین۔ اور **چوک**۔ چیز ترش مزہ کے معنی پر مذکر ہے اور خطا کرنیکے
معنی پر مونث ہے۔ **لوک**۔ روک ٹوک۔ ڈوک جھوک۔ مونث آتے ہین **چہک**۔
مذکر ہے۔ **جونک**۔ جھونک۔ مونث بولے جاتے ہین لیکن **بحر مرحوم** نے خلاف رائے

---

[1] خواجہ **آتش مرحوم** ع چلک کرین آئے گی بل آئے گا شمشیر مین + [2] **ناسخ** باد ایام کہ یہان ترک شکیبائی تھا + ہر گلی شہر کی اک کوچہ رسوائی کا + [3] **شیخ ناسخ** طلسم خندہ دندان نمائی یار تو دیکھو ہوئی ہے حقہ یاقوت سے سلک گہر پیدا + [4] **صبا مرحوم** وہ یکایک باغ مین پہونچے جو اٹھلاتے ہوئے دیکھ بھاگے سامنے سے ٹھوکرین کھاتے ہوئے +

جمہور جھونک کو مذکر کہا ہے سے بڑھتی جاتی ہے نزاکت یار کے بارون کے ساتھ ؛ جھونک
زلفوں کا بھی اب بار کمر ہونے لگا ؛ ٹانک - چھٹانک - ڈانک - مذکر ہین - آنک -
ہانک - پھانک - اِنک - تانک - جھانک - مونث ہین - ڈنک - کلنک - مذکر ہین -
پینک - لینک - مذکر ہین چھینک - سینک - مونث ہین سینک - مونث

## فصل سی ام بیان مین اُن اسمائی تذکیر و تانیث کے جن کے آخر مین گاف فارسی ہو

سگ - تگ - لگ - ڈگ - جگ - مذکر ہین رگ - مونث ہے - جگ - ڈگ - مذکر ہین -
بھاگ - بھاگ - جھاگ - راگ - ساگ - کاگ - ناگ - کھڑاگ - بھاگ - سہاگ - مذکر
آتے ہین آگ - باگ - جاگ - لاگ - گجباگ - بھاگا بھاگ - مونث بولے جاتے ہین
وانگ - رانگ - سوانگ - مذکر بولے جاتے ہین ٹانگ - جانگ - سانگ - مانگ
بھونی بھانگ - مونث آتے ہین - تنگ - چنگ - رنگ - زنگ - تنگ - سنگ - ارنگ
پاسنگ - فرسنگ - اورنگ - شرنگ - بیرنگ - نیرنگ - خرچنگ - بادرنگ - خدنگ
نہنگ - فرنگ - شیرنگ - کلنگ - پلنگ - تفنگ - چورنگ - انگ - ڈھنگ - مذکر آتے
ہین - بنگ - جنگ - گنگ - چنگ - پالہنگ - شباہنگ - شتالنگ - سرچنگ -
فرہنگ - ڈرنگ - لفنگ - النگ - شلنگ - بارہنگ - ترنگ - بھنگ - امنگ
جنگ - لنگ - پھنک - سیرنگ - سارنگ - جلترنگ - سرچنگ - مردنگ - مونث
بولے جاتے ہین - اور آہنگ - قصد کے معنی پر مذکر آتا ہے اور آواز کے معنی پر مونث

۱ خواجہ آتش ع نگین کا رنگ چمکا دے مقرر ڈانک کندن کا برق مرحوم دلبیب ہو گیا مخمل قد اس شوخ کا ٹانکا
دل تنگ ہی تصور سے عقیق شجری کا ؛ ۲ میر تقی مرحوم آنکھ ہر ایک کی ڈوری ہو گئی ہے تیری ؛ پاؤن سے لگ کے تری مہندی کو
کچھ بھاگ لگے ؛ ۳ شیخ ناسخ ع وہ کیا خو شرنگ اگلا بھاگ ہے ۴ خواجہ آتش - عار سے عار ہے مجنون کو
ننگ سے ننگ عار آتا ہے ؛ ۵ خواجہ آتش - کیجئے جو رنگ عاشق کو نگاہ ناز کا ؛ دیکھ لیا شرط ہے شمشیر خانہ ساز کا ؛ ۶
جرات در پہ سن آہنگ میرے کو تم آسکتے نہین ؛ تو کسی کو گھر سے بین بیٹھے پکار سے جائیے۔

اور سرنگ - جو رنگ اسپ کے معنی پر ہے گھوڑا - گھوڑی دونوں پر اسکا اطلاق کیا جاتا ہے **تنگ** - جنگ - لنگ - مذکر ہیں - مانگ مونث ہے **جوگ** - روگ - سوگ - بجوگ - بروگ - بھوگ - لوگ - سنجوگ مذکر آتے ہیں **برگ**[1] - بگ - ساز و برگ - مذکر بولے جاتے ہیں - **مرگ** - مونث ہے - **گرگ** مذکر ہے **بزرگ** - جبتک مفرد ہے مذکر کے ساتھ مذکر اور مونث کے ساتھ مونث آئیگا اور حالت جمع میں فقط مذکر بولا جائیگا - **مرگ** - مذکر یعنی - اہو **بیگ** - نیگ مذکر ہیں - دیگ[2] - ریگ - مونث ہیں - **سینگ** - مذکر ہے - ڈینگ - ہینگ - مونث ہیں **پینگ** - مذکر ہے - رینگ - مونث ہے **پرلونگ** - مذکر ہے **ٹھونگ** مونث ہے - لونگ - مونث ہے -

## فصل سی و یکم بیان میں اُن اسما کی تذکیر و تانیث کی جنکے آخر میں لام ہے

**بال** - جال - حال - خال - سال - مال - نال - مآل - جلال - حلال - کلال - ملال زلال ہلال - جمال - کمال - شمال - دوال - زوال - سوال مقال - منال - خیال عیال رِیال قتال - خصال - نصال - وصال - جبال - شغال - غزال - بزال - نعال - ذکال - سفال - نہال - وبال - کدال - محال - شوال - جنگال - بنگال - تنخال - رومال - دنبال - رمال - اسہال - منوال - مثقال - میکال - مکیال - گودال - اشکال - افضال - ابدال اجلال اقبال - ابطال - اہمال - اکمال - اجمال - ادخال - انزال - ایصال - اخلال ارتحال انتقال - انحلال - انفعال - اشتعال - استقلال - اتصال - احتمال - امثال - اعتدال - اندمال - انفصال - ابتذال - اشتمال - بہتکال - استعمال - استعجال - استقبال - استکمال

[1] خواجہ آتش رح سے ہر برگ ہاتھ ملتا ہے گلزار کے لیے برق مرحوم برگ گل بوسے سے خسب کی برگ سوسن ہو گئے ۞ رنگ مسی کی طرح ہونٹوں سے یکسر اڑ گیا ۞ [2] برق مغفور جاری ہو لب پہ نام علی دل میں جوش ہو ۞ دیگ شراب الفت حیدر ابل گئی

استقلال۔ استدلال۔ استیصال۔ اضمحلال۔ بال۔ تھال۔ کال کال لال۔ اوگال۔ گلال۔ اُبال۔ سُہال۔ پیال۔ جنجال۔ بھونچال۔ گھڑیال۔ کرنال۔ بھوپال۔ نیپال۔ اور آمال۔ اعمال۔ احوال۔ اقوال۔ اموال۔ انفعال۔ ابدال۔ اطفال۔ افعال۔ امثال۔ ارذال۔ اثقال۔ اشکال۔ اغلال۔ اطلال۔ وغیرہ مذکر بولے جاتے ہین شال فال موڑ چال۔ ایال۔ قیل وقال۔ جدال۔ مجال۔ طیوال۔ مثال۔ غربال۔ خلخال۔ تمثال۔ تیفال۔ سپنچال۔ ارسال۔ سعال۔ شکال۔ بال۔ شیرمال۔ ریگ مال۔ گوشمال۔ دال۔ پال۔ چال۔ بھال۔ چھال۔ کھال۔ ڈھال۔ پھال۔ نال۔ بول چال۔ چال ڈھال۔ دیکھ بھال۔ دہال۔ ہڑتال۔ سکھپال۔ ٹکسال۔ سسرال۔ کچنال۔ ننہیال۔ گھڑنال۔ تھنال۔ گڑیال۔ کھڑیال۔ پنسال۔ کھنڈسال۔ بھدال۔ ڈال۔ مال۔ اسپتال۔ یہ سب مونث آتے ہین اور آل۔ جو ہندی مین مرادف اولاد ہے مونث آتا ہے اور فارسی مین جو رنگ سرخ کے معنی پر ہے مولف کے عندیہ مین مذکر ہے۔ اور خلال بمعنی خلال دندان مختلف فیہ ہے لیکن مونث بیشتر فصحا کی زبان پر ہے اور مذکر کمتر اور مولف بھی اسکی تانیث ہی کا قائل ہے اور بمعنے گنجفہ مونث ہے اور **تال** جو تالاب کے معنی پر ہے بالاتفاق مذکر ہے اور جو دو دن علم موسیقی کے معنی پر مشترک ہے تذکیر و تانیث مین لیکن مونث بیشتر گوش زد ہے اور مذکر کمتر اور مولف کی زبان پر بھی مؤنث ہے اور **ٹال** جو ٹاٹ کے معنی پر ہے وہ مختلف فیہ ہی **شیخ ناسخ** نے مذکر و مونث دونون طرح فرمایا ہے ؎ ٹال گرتا ہی کبھی اور لاش گرتی ہے کبھی ؛ جو زچہ خانہ ہے وہ اک روز ماتم خانہ ہے **ولہ** ؎ زیست بھر مجھکو رہا خونریز محبوبون سے کام ؛ روز مولد نال کٹوائی تھی کیا جلاد سے ؛ اور **بحر** مرحوم نے مذکر کہا ہی ؎

---

۱؎ ناسخ مغفور کیا کم تھین کچھ مژہ کی صفین میرے قتل کو ؛ قائم جو فوج خط نے صنم دو رسالہ کی ۲؎ رشک مرحوم زبان ملہد بیچا ہی نپیل وقال رکھتی ہے ؛ ۳؎ بحر مرحوم ایذا اٹھائی کرکے محبت کے حوصلے + عشاق کو طلی ہی جو ملا ٹرنے ہیں ۴؎ مرزا ابرق مرحوم اٹھاکے آئینہ دکھلا دیا اسے مین نے ؛ نہ سوجھی عارض گلگون کی جب مثال مجھے + ۵؎ برق وہ دیوانہ ہون ہڑتال ہی سینچے جی + مرگیا مین تو مرے شہر کا بازار کھلا ۶؎ رشک مرحوم تم دور کے ہوتین جن بلبلو کی تلیان یا دیکھ رہے محبت کی مینا

نال پچھم مین گڑی جنکی وہ پورب مین گڑی + کس بلد مین گھر ہے کس شہر مین مقبرہ ہے +
لیکن تحقیق مقام یہہ ہے کہ فصحاے حال تو سب مذکر بولتے ہین اور مولف بھی اسکی تذکیر ہی کا
قائل ہے اور دال - ذال - جو حروف تہجی مین سے ہین وہ بھی مختلف فیہ ہین لیکن
مولف کی عندیہ مین دونون مونث ہین اور چھنال - کا اطلاق محض عورت ہی پر
کیا جاتا ہے - **ازل** - امل - بدل - خلل - اقل - ملل - جمل - حمل - جبل -
دغل - محل - زحل - عمل - غسل - کفل - سبل - سبل - شغل - تبل - حلل - خلل - اول - ذلل
مقتل - ہنقل - صندل - جنگل - دنگل - مفصل - تمحل - شہل - حنظل - صیقل - محصل - سنجل
موکل - بل - بہل - پھل - تھل - جل - دل - ڈل - نل - پل - سہرل - کٹھل - گرہل - کہرل
کنول - پھل - رتل - کمل - کھٹل - تجل - منقل - بھوڈل - کاجل - بادل - آنچل - کوتل
پیتل - پیپل - موسل - سیتھل - بکل - کٹھل - پنسل - ہیرل - چاول - کنڈل - ادنجل - چنچل
منگل - گوگل - بنڈل - مورچھل - ناریل - دلبادل - مذکر بولے جاتے ہین **اجل** - بغل
جبل - غزل - ریل - چھل - پیل - اپل - لیت ولعل - مشعل - جدول - مندل - ہیکل - منجل -
خردل - مرجل - مستسل - معقول - تشقرجل - مستقبل - بل - بہل - پھل - چھل - پہل - رتل -
چھل - کل - دلدل - ململ - جہل - بل - کلکل - ہلچل - بل - چھاگل - بھو بھل - کوپل -
کوپل - بوتل - الکل - ہمکل - رساول - جراول - ملاول - آنول - کوبہل - پھیربدل - کونسل
پارسل - مونث آتے ہین اور **چپچل** - شفتل - طرحل - ان تینون اسمون کا بھی اطلاق فقط
عورت ہی پر کیا جاتا ہے اور محمل مختلف فیہ ہے مذکر و مونث دونون طرح زبان زد فصحا

---

سلہ بحر مرحوم خالی گئی چوہار کی بندوق صید پر + شیر و نہنگ و پلنگ نیستان سے ہزار دل کر نکل چلے آتش اپنی شکارگاہ جہان نہین ہے آرزو +
ہم سامنے ہون اور تمہارا اجل چلے + سلہ ناسخ مرحوم ایسے مرے شرم سے گئے ہین بادل پھرے ہوے + پل بارسے نہین ہین چھلنے ہین
جل تھل بھرے ہوے + سلہ بحر مرحوم تیری فرقت سے اجاڑا چمن ہے فصل بہار + طوطی آئی نظر نیسر نہ ہری آئی + سلہ شیخ
مرحوم جو کہ ادنی ہین تو شانہ سے وہ اعلی ہو گئے ہین + مورچھل قسمت پہ ہاتا ہے دم طاوس کا + سلہ برق مرحوم اجل
لیت ولعل حشر کریگی برپا + پردہ نکل جائیگا فردا امس فردا ان کا +

چنانچہ **رشک** مغفور نے مذکر کہا ہے ؎ تم جو آئے طالع خوابیدہ جاگے کر چج کے ؛ سوئے ہم تم کبھے کا مخمل دو خوابا ہو گیا ۔ لیکن حق یہ ہے کہ مذکر کمتر بولا جاتا ہے اور مونث بیشتر

**تامل** ۔ توکل ۔ تعطل ۔ توغل ۔ تنزل ۔ توسل ۔ تجمل تحمل ۔ تمول ۔ تزلزل ۔ تسلسل ۔ تجاہل

تساہل ۔ تغافل ۔ تقابل ۔ تداخل ۔ تطاول ۔ تناسل ۔ وغیرہ اور کل ۔ پل[۱] ۔ غل ۔ گل[۲] ۔

سنبل[۳] ۔ غلغل ۔ چنگل ۔ دلدل ۔ فرگل ۔ دہل ۔ رسل سبل ۔ ارجل ۔ کاہل ۔ ذایل ۔ قل[۴]

جل ۔ مذکر بولے جاتے ہین **جل** ۔ پل ۔ قلقل[۵] ۔ قرنفل ۔ کاکل[۶] ۔ عنصل ۔ صلصل ۔ جل ۔ جہل

جھلجھل ۔ جھل ۔ بل مونث آتے ہین اور بلبل تذکیر و تانیث مین مشترک ہے بجز **رشک**

مغفور کے کہ وہ مونث فرماتے ہین باقی جملہ شعرانے مذکر و مونث دونون طرح فرمایا ہی **رشک**

نشہ ہے وصف چشم مین یا خواب مرگ ہے ؛ بلبل نے جب سنے مرے اشعار گر پڑے ۔ **شیخ**

**ناسخ** سیر ہر کنج چمن کرتے ہو تم غیر کے ساتھ ؛ بلبل دل مجھے ایمان خبر دیتا ہے **ولہ** ؎

اپنی آغاز محبت کا خیال آتا ہے ؛ دیکھتا ہون کوئی بلبل جو گرفتار نئی **خواجہ آتش**

بلبل گلون سے دیکھ کے تجھکو بگڑ گیا ؛ قمری کا طوق سرو کی گردن مین پڑ گیا ؛ **ولہ** ؎ چمن

مین جا کے مین دلخستہ بھونرے سے کراہا تھا ؛ کہا کی گل سے بلبل حیلہ در دگلہ برسون ؛

**برق مرحوم** ع ۔ بلبل روح روان بے آشیان ہو جائیگا ؛ **ولہ** ؎ سرو پر قمری فدا

صدقے گل پہ بلبلین ؛ جسکو دیکھا ایک سے ہے ایک بہتر باغ مین ؛ لیکن مولف مستہام

بلبل کے تانیث ہی کا قائل ہے اور ایک دلیل قیاسی بھی اسکی تانیث پر رکھتا ہے کہ اس

قبیل کے اکثر جانور مانند ۔ مینا ۔ کوکلا ۔ شاما ۔ فاختہ ۔ قمری ۔ طوطی ۔ پہئی ۔ کے مونث

بولے جاتے ہین پس بلبل کا بھی استعمال تانیثاً اچھا معلوم ہوتا ہے تنبیہ لبعض سخنور استناد

---

[۱] ناسخ مرحوم نہین تلوار آپکی خمدار یہ قلزم عشق کا یہی پل ہے ؛ [۲] برق مغفور بزم افروز جو اسکا رخ زیبا ہوتا ؛ ہر گل شمع چراغ پہ بیٹھا ہوتا ؛ [۳] برق مرحوم ع سنبل تر آتش گل کا دھوان ہو جائیگا [۴] ناسخ مغفور دل کے ایام مین وہ شور تلقل ہو گیا ؛ احبساق کی جدائی مین سرا قل ہو گیا [۵] ناسخ ؛ بھرے ہین جام سے لبریز شبنم ساغر گل ہے ؛ ادھر ہے نغمہ بلبل ادھر شیشہ کی قلقل ہے [۶] ناسخ مغفور نہ میرے پاؤن ہون زنجیر کے کبھی شاکی ؛ جو اسکے کاکل پیچان کی ہاتھ مین لٹ ہے

تذکیر بلبل۔ کے اس شعر سے شیخ ناسخ مرحوم کے کرتے ہین سہ بلبل ہون بوستان جناب امیر کا ٭ روح القدس ہے نام مرے ہمصفیر کا ٭ حال آنکہ اتنا نہین سمجھتے کہ یہان سے تذکیر بلبل کی مستفاد ہوتی ہے یا قائل شعر کے اور بالفرض و التسلیم اگر شعر مذکور سے تذکیر بلبل ہی کے مستفاد ہوتی ہو تو اس مصرع برق مرحوم سے ع قمری ہون سرو باغ علی کبیر کا ٭ استفادہ تذکیر قمر کا بھی ہوسکتا ہے حالانکہ قمری کو کسی نے آج تک مذکر نہین کہا ہے۔ فنامل۔ دل۔ ظل[۱]۔ بابل۔ حامل[۲]۔ ساحل۔ قاتل[۳]۔ باطل۔ بسمل۔ ہلاہل۔ جوز بائل۔ مقابل۔ تل بل۔ اور انامل۔ عوامل۔ محامل۔ اماثل۔ افاضل۔ منازل۔ مراحل۔ مراسل۔ مداخل۔ اراذل۔ محاصل۔ خصائل۔ جلاجل۔ عنادل[۴]۔ اسافل۔ محافل۔ نوافل۔ سائل۔ قبائل۔ شمائل۔ جداول۔ ہیاکل۔ سواحل۔ شواغل۔ نوازل۔ حواصل۔ فواصل۔ مشاعل۔ مشاغل۔ توابل۔ دلائل۔ وغیرہ مذکر بولے جاتے ہین گل۔ کہگل۔ آب وگل۔ سل[۵]۔ سبحل۔ مشکل۔ منزل۔ فلفل۔ محفل۔ مشاکل۔ حمائل۔ اوائل۔ سلاسل[۶]۔ مائل۔ دانتا کل کل۔ مونث آتے ہین اور محمل مختلف فیہ ہے۔ ناسخ مغفور اور بحر مرحوم مذکر فرماتے ہین۔ ناسخ۔ کس طرح نالون سے ہو مثل جرس دل خالی ٭ اپنے لیلے کا نظر آئے جو محمل خالی ٭ ولہ یہ درای دل نالان سے صدا آتی تھی ٭ ناقہ روح کو ہم جسم کا محمل بھاری ٭ بحر مرحوم سہ ہوا پہ ہے بگولے کی طرح محمل نہ ٹھہریگا ٭ اور حضرت رشک مرحوم مونث کہتے ہین سہ کوچ دینا ہے کیا کیون فکر ہے تابوت کی ٭ محو گیسو تھا مجھے لیلا کی محمل چاہیے۔ لیکن مولف ہیچمدان کے عندیہ مین حق یہ ہے کہ قیاس یہ منزل اور محفل کے

---

[۱] ناسخ مرحوم ع ہو سکے کوہ گران کا نہ کبھی ظل بھاری ٭ [۲] نہ بھلا بحر محبت کا اجارہ ہمکو ٭ مدتون تک چنے بحر یہ حامل ٹھہرا ٭ [۳] مرزا ابو الاجاہ مرحوم اسد اسد یہ دم بھر کے مسافر سے حجاب ٭ پٹی بند ھوالی جب آنکھون پہ تو قاتل آیا ٭ [۴] شیخ ناسخ ع آشیان کر گئے لاکھون ہی عنادل خالی ٭ [۵] برق مغفور پیالون لہو تھوکتا ہے تپ ہجر مین شیشہ کی سل ہوئی ٭ [۶] ناسخ مرحوم قید غفلت مین بھلا قطع ہو کیا راہ طلب ٭ پاؤن مین خواب گران کی سلاسل بھاری ٭ مرزا ابو الاجاہ مرحوم ایسا جو نقاہت سے گھٹے گا بدن اُن کا ٭ جو پاؤن مین مجنون کے سلاسل تو رہے گی ٭

اگر محمل کو بھی مونث بولے تو کانون کو بُرا نہین معلوم ہوتا ہے بلکہ خوش آتا ہے قتال **طول** -
حصول - وصول - حمول - خمول - شمول - دخول - حلول - ذبول - نزول - مجہول - محصول -
معمول - مدلول - کشکول - غول - پھول - ٹول - مول - رسول - مستول - پھیپھول
کرن پھول - چنڈول - قرنفل - اور اصول - فصول - فضول - وغیرہ بھی مذکر آتے ہین -
معقول - جھول - دھول - بھول - چول - ہول - ٹال - ٹول - مونث بولے جاتے ہین
**تمبول** استنبول - کچکول - راغول - ڈول - مول - کول - جھول - غول - ادل
دھول - بول - چنڈول - ہنڈول مذکر آتے ہین - **تول** - پنڈول - مونث بولے
جاتے ہین - **بول** - قول - ہول - لاحول - ڈول - پستول - دل مذکر آتے ہین
**ڈھول** - مونث ہے - **نیل** - فیل - قبیل - قتیل - دخیل - صہیل - اکلیل - سجیل
اسرافیل - عزازیل - میکائیل - جبرئیل - عزرائیل - اور قنادیل - دامیل وغیرہ
مذکر آتے ہین - **دلیل** - طویل - فصیل - سبیل - مزیل - قندیل - مندیل - سلسبیل
قال وقیل - ہیل - ابابیل - سیل - چیل - جھیل - ڈھیل - کھیل - کیل - زنبیل - ذیل
**بیل** - مونث آتے ہین اور میل - اپنے ہر معنی پر مذکر بولا جاتا ہے خواہ میل سیاہ ہو خواہ
میل سرمہ کشی لیکن بعضی سخنور میل سرمہ کشی کو سلائی پر جو اسکا ترجمہ ہندی مین ہے قیاس کرکے
مونث تصور کرتے ہین حالانکہ مولف نے اساتذہ معتبر کے کلام مین سوائے مذکر کے کہین
مونث نہین دیکھا چنانچہ شیخ ناسخ فرماتے ہین سے آنکھین روشن راہ جانے مین تری
میل جو ہے سرمہ کا وہ میل ہے ÷ **تیل** - میل - پھلیل - کھیل - مذکر آتے ہین **ادیل**

---

سلہ ناسخ دل کو خوش آتی ہین صحرا کی ہوائین بہار ÷ اب کسی سروگل اندام سے کچھ کام نہین ÷ ہجر دن بہت گذرے نہیں کچھ وہ جنگل کی ہوا
انکا اب کو بھولین ترر دایک سے اٹھا کے سرخ ÷ سلہ ہلال مرحوم شاگرد رشک مغفور سے کب انکے محرابرو گیسو نکل آئی ÷ تو ابھی چل گئین کبھی
پستول چل گئی ÷ سلہ برق مرحوم ہوا کا بھی اسکا گذارا نہین ÷ دلیل خلا آج باطل ہوئی سلہ شیخ ناسخ رکھی تھی تصلفے
آب آہن کی سبیل ÷ سلہ ناسخ مرحوم - دیکھکر بجرون کو ایدل کو ریچ اپنا یاد کر ÷ سب یہ گویا سیل ہین راہ فنا کے سامنے
سلہ ناسخ مرحوم ہمیشہ جنس کو رہتا ہے میل جانب جنس ÷ خیال ہے مرے دل کو مدام شیشے کا ÷

کلیل۔ علیل۔ نکیل۔ دلیل۔ ریل سیل۔ ریل پیل۔ داغ بیل۔ مونث بولے جاتے ہین اور بیل۔ فقط اک تمر معروف کے معنی پر تو مذکر ہے باقی اپنے جملہ معانی پر مونث ہے **خیل** کیل میل۔ نیل سبیل پیل۔ فیل۔ مذکر آتے ہین **فیل**۔ نزیل۔ چڑیل۔ کھپریل۔ مونث بولے جاتے ہین اور سیل مختلف فیہ ہے **شیخ ناسخ** مذکر فرماتے ہین۔ ع۔ سیل می ہو کیون نہ ادم خانۂ خمار کا ؛؛ اور حضرت **رشک** نے مذکر و مونث دونون طرح فرمایا ہے ؎ کوہ جودی سے ہوا اونچا جو میرا سیل اشک ؛؛ بولی روح نوح اب طوفان پورا ہوگیا **وله** ع مردم دیدہ کو سیل آب بارانی ہوئی ؛؛ اور حضرت **بحر** فقط مونث کہتے ہین ع اشک اڈی ہوئی ہین سیل فنا آتی ہے ؛؛ لیکن تحقیق مقام یہ ہے کہ سیل کے تانیث کے بیشتر فصحا قائل ہین اور تذکیر کے کمتر چنانچہ مولف کی زبان پر بھی مونث ہے اور میل جو ہندی ہین چرک کے معنی پر ہے وہ بھی دونون طرح مولف کے گوش زد ہے الّا بقید نظم مذکر ہی پایا جاتا ہے **شیخ ناسخ** مغفور ؎ ہنی سے کے میل کی تپی اگر کی بن گئی ؛؛ ریزہ ریزہ میل صندل کا برادہ ہوگیا ؛؛ **مرزا برق مرحوم** ؎ میل تن پیلال صندل کا برادہ ہو گیا ؛؛ پس تحقیق یہ ہے کہ جو بقید نظم فصحا کے کلام مین پایا جاتا ہے معتبر تر ہے اور مولف کی زبان پر بھی میل مذکر ہے اور **ٹہیل** کا اطلاق محض زن پیرزال پر کیا جاتا ہے اور **وبیل** پٹھیل۔ مذکر کے ساتھ مذکر اور مونث کے ساتھ مونث آتے ہین **قبل**۔ طبل۔ اصطبل۔ مذکر ہین۔ دخل۔ تحمل۔ مذکر ہین۔ جعل۔ لعل۔ نعل۔ مذکر ہین **لقل**۔ شغل مذکر ہین۔ **وصل**۔ مذکر ہے۔ اصل۔ مونث ہے اور **فصل** جو لفرقہ و جدائی کے معنی پر ہے مذکر آتا ہے اور جو **فصل**۔ کتاب یا موسم کے معنے پر ہے مونث بولا جاتا ہے **عقل**۔ نقل۔ مونث ہین۔ حمل مذکر ہے۔ نخل۔ مونث ہے۔ رمل۔ علم معروف کے معنی پر مذکر آتا ہے اور ریگ کے معنی پر مونث ہے۔ غزل۔ مذکر ہے۔ ہزل مونث ہے۔ اکل مذکر ہے شکل مونث ہے **بخل**۔ بذل۔ نقل۔ ثقل۔ غسل کحل قفل۔ فعل۔ فضل۔ عدل۔ قتل یہ جملہ الفاظ مذکر بولے جاتے ہین **جہل**۔ رحل نسل

مونث آتے ہین اور مثل[1] جو مانند کے معنی پر ہے مذکر آتا ہے اور بمعنی مثل۔ مقدمات کے مونث بولا جاتا ہے۔

## فصل سی و دوم اُن اسما کی تذکیر و تانیث کے بیان مین جنکے آخر مین میم ہے

بام۔ جام۔ دام۔ کام۔ گام۔ لام۔ نام۔ وام۔ حمام۔ حرام۔ مرام۔ دوام۔ عوام۔ ہوام۔ قوام۔ طعام۔ سلام۔ کلام۔ مسام۔ مشام۔ مقام۔ پیام۔ تمام۔ زکام۔ جذام۔ غام۔ اکام۔ خرام۔ قیام۔ نظام۔ انجام۔ بادام۔ حجام۔ سرسام۔ برسام۔ آرام۔ حجام۔ نمام۔ ہنگام۔ بہرام۔ پیغام۔ ضرغام۔ انذام۔ ادغام۔ ابہام۔ اتمام۔ اقدام۔ اسلام۔ اکرام۔ الزام۔ الہام۔ انعام۔ ابرام۔ اعلام۔ اعلام۔ افہام۔ احرام۔ استمام۔ ازدحام۔ التزام۔ انہدام۔ احترام۔ احتشام۔ احتلام۔ ارتسام۔ انسجام۔ انضمام۔ انقسام۔ انتمام۔ انضمام۔ انصرام۔ انتقام۔ انتظام۔ استلام۔ استفہام۔ استقدام۔ آم۔ کہرام۔ نیلام۔ ترانذام۔ ٹام۔ پھولام۔ رام۔ بام۔ گدام۔ بلگرام۔ اور سہام۔ مہام۔ عظام۔ حکام۔ عظّام۔ خدّام۔ اقدام۔ اقسام۔ اقلام۔ اصنام۔ اعلام۔ اجرام۔ احسام۔ احکام۔ اقوام۔ ایام۔ آجام۔ آلام۔ وغیرہ تمام جمع کے صیغے بھی مذکر بولے جاتے ہین۔ حُسام۔ زمام۔ لگام۔ صمصام۔ تقام و شام[2]۔ دھوم دھام مونث آتے ہین اور شام[3] جو ملک معروف کے معنی پر ہے مذکر ہے اور جو صبح کے مقابلے مین ہے یا ہندی مین اس چیز کے معنے پر جو چھری پر نصب ہوتی ہے مونث ہے اور مدام جو اسم شراب ہے اُسکی تذکیر و تانیث کا حال معلوم نہین۔ لیکن اگر شراب کے قیاس پر کوئی مونث بولے تو مؤلف کے عندیہ مین جائز ہو سکتا ہے اور دلارام۔ گل اندام

[1] ناسخ مرحوم شجاعت مین کرم مین عدل مین سیرت مین صورت مین + امام آخری ہے مثل اپنے جد امجد کا

[2] ناسخ در مثنوی کسی نے جو حیدر کو دشنام دی + تو گویا پیمبر کو دشنام دی + [3] بحر مرحوم مصرعہ۔ سونٹے پہ آبنوس کے چاندی کی شام ہے +

گلفام - وغیرہ معشوق کے القاب پر مذکر آتے ہین اسم - جسم - طلسم - مذکر ہین قسم موئنث ہے - جذم - عزم - مذکر ہین - بزم - رزم - موئنث ہین چشم - سیر دو گرم - مذکر ہین قم موئنث ہے حجم - رجم - نجم - مذکر ہین عظم - نظم - موئنث ہین ہیم - مذکر ہے شحم موئنث ہے سہم - وہم - فہم - مذکر ہین گھاگم موئنث ہین ختم مذکر ہے شتم - موئنث ہے - خشم بشم - مذکر ہین چشم - لیشم - موئنث ہین حلم - علم - مذکر ہین - چم - خم - دم - رم - سم - صم غم - قم - کم - لم - ہم - یم - الم - کلم - ارم - درم - حرم - کرم - ورم - ستم - صنم - عجم - عدم قدم - قلم - کشکم - غنم - ادہم - ارقم - مرہم - طارم - زمزم - مقدم - مقسم - ملتم - ماتم - پرچم عالم - ضیغم - جشم - محرم - نیلم - آدم - بہرم - دیہم - قدم - پدم - او دھم - بلم - تجسیم - ریشم - سہم - اور خشم - خدم - نعم - نغم - ختم - ام - ہم - وغیرہ تمامی جمع کے صیغے بھی مذکر بولیجاتے ہین - لم - دم - نم - قسم - خاتم - شبنم - سلم - سیرغم - محرم - جیلم - جوکھم - چم - تدہم - سرگم - چھم - جھم - دہم - دیم - حجم - موئنث آتے ہین - اور رقم جو لکھنے کے معنی پر ہے مذکر کے ساتھ مذکر اور موئنث کے ساتھ موئنث آتا ہے چنانچہ حال کو رقم کیا اور کیفیت کو رقم کی بولتے ہین اور رقم ہندسے کے معنی پر یا کسی جنس پر جو اسکا اطلاق کیا جاتا ہے موئنث بولا جاتا ہے **لمولفہ** دل سی شے لی ہے ایک بوسہ تو دو؛؛ کوئی ایسی بڑی رقم بھی نہین

**تنبیہ** ہندسے کے معنے پر رقم کو جناب مرزا والا جاہ مرحوم نے مذکر فرمایا ہے ؎ ہمارے رزق کا ہے فرد قسمت مین رقم خالی؛؛ ہمیشہ صفر کے مانند رہتا ہے شکم خالی؛؛ حالانکہ رقم بمعنی مذکورہ بالاتفاق موئنث بولا جاتا ہے پس مولف مستہام کہتا ہے کہ عجب نہین ہے کہ اصل مین بیان کی ہو اور کاتب نے کا لکھدیا ہو اور قلم بھی مختلف فیہ ہے

---

سلہ رشک مرحوم ع طرز گل نرگس رم آہو نہین اچھا ؎ ۲ رند مرحوم ضرور حشر کے دن عاصیون کی ہوگی تلاش؛ ڈھونڈتے ہونگے ہم تو جہنم جلائیگا پھر کیا - ؎ ۳ خواجہ آتش گلشن دہر بھی ہے کوئی سرا ے ماتم؛ شبنم اس باغ مین جب آئی تو گریان آئی ؎ ۴ خواجہ آتش مرحوم کسی کی محرم آب رواں وہ یاد آئی؛؛ حباب کے جو برابر کبھی حباب آئے ؎ ۵ شیخ ناسخ وصف مژگان مین یہ تیز اپنا قلم چلتا ہو؛ کہ کم ایسا کبھی سرعت سے کوئی تیر چلے

عربی مین جو خامہ کے معنی پر ہے مذکر آتا ہے اور فارسی مین بمعنی شاخ نرگس وغیرہ اور بمعنی دہانے بالاے صد غلین اور ہندی مین پیناے شراب یا شاخ تراشیدہ بلور یا اک قسم کی آتشبازی یا استخوان ساق گوسپند وگاؤ کے معنی پر مونث بولا جاتا ہے رشک مغفور سے

ہیرے کی ہین ہتھیلیان تیری ✽ انگلیان ہین بلور کی قلمین ملولفہ سے ہی جام سے کہ پھول کھلا ہی گلاب کا ✽ نرگس کی شاخ ہے کہ قلم ہے شراب کی ✽ اور لیزم بھی مختلف فیہ ہے اکثر فصحا کی زبان پر مونث ہے اور شیخ ناسخ مرحوم مذکر فرماتے ہین سے مجھسے ہلوا تا ہی اب لیزم جنون زنجیر کا ✽ اور کوہ عشق کے کہتا ہے تو مگدر اٹھا ✽ لیکن حق یہ ہے کہ لیزم زیادہ مونث ہی بولا جاتا ہے موسم ظالم - اور تراحم - دراہم - مراہم - بہائم - غنایم - لوازم مکارم - وغیرہ مذکر آتے ہین - جاجم - صارم - کم - خلم - مونث بولے جاتے ہین قسم قائم - قلزم - کژدم - گندم - انجم - ابریشم - سریشم - سیوم - چہلم - خم - سم - کسم - گلدم - اور کلم تبسم - تظلم - ترحم - توہم - تلاطم - تلازم - تراکم - وغیرہ مذکر بولے جاتے ہین - ڈم قرطم - کرکم - مونث آتے ہین تنبیہ - قم - اور تظلم - کا استعمال کلام اساتذہ مین اس طور پر کہین نہین پایا گیا کہ تحقیق اُن کے تذکیر و تانیث کی ہوتی پس مؤلف نے موافق اپنے عندیہ اور اس کلیہ کے جو خاتمہ کتاب مین ضمن فوائد مین لکھا گیا ہے ان دونون کو مذکر قرار دیا ہے آیندہ جو فصحا کی رائے صوم - روم - نوم - یوم - مذکر ہین قوم مونث ہے قیوم - زقوم - بوم روم - ہجوم - اور نجوم - رسوم - علوم - رقوم - وغیرہ مذکر آتے ہین خرطوم - سموم - مرز بوم - دھوم - مونث بولے جاتے ہین - موم - موم مذکر ہین رحیم کریم - حلیم - حریم - ادیم - جہیم - دیہیم - ییم - رقیم - اقالیم - گلیم - مذکر بولے جاتے ہین - اقلیم شمیم - نسیم - گلیم - رمیم - سیم - نیم - افیم - اور تسلیم - تقدیم - تعظیم - ترمیم - تکریم - تقسیم -

سلہ شیخ ناسخ رکھ کر اون کا عروج نشہ مین لو دیکھنا ✽ ایک ٹھوکر مین گئی گر کے خم گردون ہوا ✽ ولہ پیشتر نشا پیا دسے کی ہون مین ✽ خم گردون بھی نہ تھا جب کہ بیہوش ہون مین ✽ سلہ خواجہ آتش - کہ پار ہو گئی ناوک سنکے دہوم الہی نا توانی کی ✽

تعلیم۔ تقویم۔ تعمیم۔ وغیرہ مونث آتے ہین اور رحیم۔ میم۔ جو حروف تہجی مین سے مختلف فیہ ہین الا مولف کے نزدیک دونون مذکر ہین چنانچہ۔ میم کو تو ناسخ مرحوم نے بھی مذکر فرمایا ہے سے برائے قافیہ رکھا ہے مین نے میم احمد کا۔ زخم۔ خصم۔ رحم۔ ارحم۔ عظم۔ ہضم۔ حکم۔ شحم۔ سقم۔ زعم۔ جرم۔ مذکر آتے ہین کرم۔ مونث ہے اور رسم مختلف فیہ ہے۔ بعضے مذکر بولتے ہین بعضے مونث الا بقید نظم اساتذہ شعرائے متاخرین کے کلام مین مونث ہی پایا جاتا ہے ناسخ مغفور۔ رسم کی موقوف اُس نے نامہ و پیغام کی برق مرحوم سے کشور عشق کی رسمین عجب اُلٹی دیکھین ؀ سلطنت کرتے ہین سب دل کے چرانے والے ؀ خواجہ آتش مرتے پر بھی مجھے رسم وفا آتی ہے سید محمد خان رند سے جو یوہین تم سے بیوفا سب ہون ؀ رسم اُٹھ جائے آشنائی کی ؀ قلم مذکر ہے رشک مرحوم ع۔ قلم اپنا دلِ روشن ہے تصویر تصور کا ؀ نیلم۔ نیم۔ مونث ہین۔

## فصل سی و سوم اُن اسما کی تذکیر و تانیث کے بیان مین جن کے آخر مین نون ہے

پان۔ خوان۔ بیان۔ دہان۔ زمان۔ زبان۔ نشان۔ جنان۔ دخان۔ گمان۔ کتان۔ کران۔ قرآن۔ جہان۔ مکان۔ احسان۔ ایمان۔ ایقان۔ دوران۔ امکان۔ ایوان۔ دیوان۔ تاوان۔ آسمان۔ دندان۔ سندان۔ زندان۔ پالان۔ ترتان۔ عمان۔ کیوان۔ کتمان۔ بہتان۔ طوفان۔ طغیان۔ چوگان۔ کفران۔ پایان۔ شایان۔ جولان۔ درمان۔ ارمان۔ عنوان۔ نسیان۔ شیطان۔ رحمان۔ میدان۔ کنعان۔ انسان۔ حیوان۔ نقران۔ طیران۔ حرمان۔ غلمان۔ مرجان۔ غلیان۔ قلیان۔ الحان۔ فرمان۔ شگان۔ پیکان۔ نقصان۔ بطلان۔ سیلان۔ میلان۔ ابان۔ تاوان۔ ہمیان۔ پیمان۔ اعلان۔ دامان۔ سامان۔ جانان

---

۱؎ رشک مغفور اتنے دربان مسیحا بھی حذر کرنے لگا ؀ ۲؎ شیخ ناسخ مغفور کی ادھر دل نے کشش کھینچا اُدھر مژگان نے ؀ ٹوٹ کر آخر مرے سینہ مین پیکان رہ گیا ؀

لقمان۔ سبحان۔ یزدان۔ قرآن۔ فرقان۔ نومان۔ کاشان۔ نیسان۔ ازمان۔ عرفان۔ عصیان
ایران۔ توران۔ طہران۔ جرجان۔ امعان۔ یونان۔ بحران۔ گواہان۔ سوہان۔ یاران۔ ہمدان
کریان۔ آسمان۔ خانمان۔ دودمان۔ سائبان۔ بادبان۔ دیدبان۔ مہرگان۔ پرنیان۔ ارمغان۔
عطردان۔ کاروان۔ قہرمان۔ خاوران۔ امتحان۔ تابدان۔ ارغوان۔ آشیان۔ آستان۔ فرقدان
شتخوان۔ اتنان۔ شایگان۔ اصفہان۔ بوستان۔ ناودان۔ ہفتخوان۔ گلستان۔ اندجان
شبستان۔ زمستان۔ سبستان۔ زنخدان۔ نیستان۔ قلمدان۔ کمدان۔ چراغان۔ خراسان۔
سفاہان۔ بیابان۔ خیابان۔ گریبان۔ بدخشان۔ مغیلان۔ دبستان۔ سرطان۔ خفقان۔
رمضان۔ ہذیان۔ یرقان۔ غلیان۔ جریان۔ سنبلستان۔ عشق پیچان۔ تابستان۔ ہندوستان۔ بازرگان
رودبان۔ سمان۔ سوھوان۔ کتوان۔ پچھان۔ سیحوان۔ بانیان۔ الوان۔ سانوان۔ بھلادابن۔
اور آبدان۔ اعیان۔ اقران۔ اعوان۔ اجھان۔ الوان۔ اوزان۔ ارکان۔ ادیان۔
اذہان۔ اخوان۔ صبیان۔ وغیرہ تمام جمع کے صیغے بھی مذکر آتے ہیں آن۔ جان۔ ران۔
کان۔ نان۔ زبان۔ لسان۔ سنان۔ بنان۔ عنان۔ ابان۔ خزان۔ توان۔ فسان۔ ملکان۔
برہان۔ دکان۔ مژگان۔ ریحان۔ فنجان۔ خفقان۔ پستان۔ خیزران۔ ریسمان۔ داستان۔
زعفران۔ کہکشان۔ طیلسان۔ چیستان۔ نردبان۔ لب گردان۔ اذان۔ مونث
بولے جاتے ہیں اور افشان۔ فغان۔ بالاتفاق مونث ہیں لیکن خواجہ آتش مرحوم
نے خلاف رائے جمہور دونوں کو مذکر فرمایا ہے سہ حسن و جمال کو بھی طمع سیم و زر کی ہے
افشان ہوا ہے یار کے رخسار کے پسند ٭ و لہ پھر گئی آنکھوں میں وہ مژگان برگشتہ تو پھر +

ذکر ارہ تھا جو ہمنے نالہ و افغان کیا ؎ اور **کتان** ۔ بھی جو اک تخم کے معنی پر ہے مونث ہے اور قماش معروف کے معنی پر مولف کے عند یہ مین مذکر ہے چنانچہ **خواجہ آتش** مذکر فرماتے ہین سہ

انصاف مین سنے عالم اسباب مین کیا ؎ بنوالی چاندنی جو میسر کتان ہوا ؎ اور ریحان بھی عربی مین جو مرادف شوکت ہے استعمال مین مونث ہے اور فارسی مین ریحان ۔ ڈگمس کے حیثے کے معنی پر مولف کے عند یہ مین مذکر ہے اور میان ۔ بھی بنام شمشیر یا کسی شے کے وسط کے معنی پر مذکر ہے اور ۔ کمر کے معنی پر مولف کے نزدیک مونث ہے اور **گلستان** ۔ بوستان بھی باغ کے معنی پر مذکر ہین اور کتاب ۔ معروف کے معنی پر مونث ہین ۔ **بان** ۔ بان ۔ پھان لسیان ۔ کان ۔ دان ۔ تھان ۔ پکوان ۔ دالان ۔ چالان ۔ ملتان ۔ اوسان ۔ گھمسان ۔ نہان پیران ۔ مسان ۔ مچان ۔ بکھان ۔ مرتبان ۔ تامجان ۔ پاندان ۔ خاصدان پیکدان ۔ پرستان مدن بان ۔ دہان ۔ گھان مذکر آتے ہین **تان** ۔ کہان ۔ سان ۔ گھان ۔ چٹان ۔ اٹھان ۔ آن ۔ بان چھان بنان ۔ بچان ۔ کپڑ چھان ۔ مونث بولے جاتے ہین **تن** فن ۔ فلن ۔ لن ۔ من ۔ تکرن ۔ لبن ۔ ذقن ۔ کفن ۔ دہن ۔ سخن ۔ چمن ۔ زمن ۔ یمن ۔ سمن ۔ دمن تھمن ۔ دکن ۔ وطن ۔ ختن ۔ عدن ۔ بدن ۔ پرن ۔ جوشن ۔ گلشن ۔ توسن ۔ دامن ۔ یامن ۔ آہن ۔ ارغن ۔ قطرن ۔ لادن ۔ ہادن ۔ سوہن ۔ تمن ۔ مسکن ۔ مخزن ۔ مدفن ۔ ردن ۔ گلخن ۔ روغن ۔ خرمن ۔ ارمن ۔ ارژن ۔ برزن ۔ ایمن ۔ شیون ۔ قدغن ۔ مدین ۔ لندن ۔ بنجبن ۔ پیرہن ۔ گلبدن ۔ کرگدن ۔ یاسمن ۔ نارون ۔ مادمن ۔ اہرمن ۔ آبرن ۔ نشیمن ۔ فلاخن ۔ مطبخن ۔ دست برنجن ۔ پابرنجن ۔ آمسن ۔ پاسن ۔ سنگاسن ۔ آنگن ۔ سادن ۔ بیٹھن ۔ میمن چندن ۔ بندھن ۔ انجن ۔ منجن ۔ بچپن ۔ کندن ۔ لنگن ۔ الکن ۔ مشکن ۔ ابٹن ۔ کنگن ۔ جوبن

---

۱؎ برق مرحوم ؎ سے جو بات نکلی دہی کی تمام عمر ۔ قائل ہون برق آپکی اس آن بان کا ۲؎ خواجہ آتش ؎ آخر کار رتبہ خاک ہے مدفن سب کا ؎ اہل دولت کو بلند آج مکان کرنے دو ۳؎ برق مغفور ؎ تیر کا تو ٹوٹ ہے تیر نظر عاشق ہین ؎ اسنے جو بند کیا روزن دیوار کھلا ؎ ۴؎ رشک مرحوم ؎ داغون سے اس طرح ہین سر و تن بھرے ہوے ؎ پھولون سے جیسے خرمن گلشن بھرے ہوے ۵؎ شیخ ناسخ مغفور ؎ آپکی برق غضب کے آگے ۔ یہ تو کیا ماہ کا خرمن کیا ہے ؎

دسودن بیگن - ملکھن - سالن - ٹاگن - برتن - لچھن - گوبھن - ارگن - درشن - برتن - لسن - پھن - تھن - گگن - من - جلتن - بجن - چرن - ہرن - برن - چلن - گہن - ادھن - آگھن - وکھن - ایڑن - بیتن - ہنڈیاون - بندرابن - سکھدرسن - بانکپن - ترتن - بنسلوچن - پھن - تفشن - ورجن - اسٹیشن - اونتن - سمن - بتن - محن - وغیرہ بھی مذکر آتے ہین - رسن - شکن - محن - نرغن - سوزن - سوسن - گردن - معدن[53] - انجمن - نسترن - پرویزن - بٹن - چکن - پیرن - پھبن - ڈگن - جلن - مرن - کہن - چلمن - الجھن - اینٹھن - پھرکن - دھڑکن - اچکن - چیکن - پلٹن - تہلن - سوجن - کھرچن - ناگن - پونچھن - سیون - جتون - پھسلن - اپن - سمرن - گہن - جھیلن - کترن - ٹیکن - اوترن - جامن - پنشن - بلی لوٹن - کلیجن - سانار دہن - مونث بولے جاتے ہین اور - لگن - جو فارسی مین ایک ظرف کے معنی پر ہے مختلف فیہ ہے

**رشک مغفور** ~ یہ ندامت ہے ترے جلوے سے اے شعلہ طور + جو کیا آج جو محفل مین لگن

یاد آیا + لیکن تحقیق مقام یہ ہے کہ بیشتر فصحا کی زبان پر مونث ہے اور کمتر کی زبان پر مذکر اور مولف بھی اسکی تانیث ہی کا قائل ہے اور ہندی مین لگن - جس معنی یہ ہے اوس کو بالاتفاق سب مؤنث بولتے ہین **بالین** - پوستین - شاہین - سرگین - قسطنطین - آئین - پائین - آمین - دین - زرین - کین - تین - اربعین - پروین - عرین - فرودین - مفرزین - انگبین - گل انگبین - صفین - یقین - نگین - عجین - سرین - سین - شین - اور براہین - شرائین - قوانین - دواوین - مضامین - فرامین - شیاطین - سنین - وغیرہ مذکر بولے جاتے ہین **زمین** - کمین - طین - دوربین - نفرین - خشہ نشین - یاسین - سکین - آفرین - یاسمین - نسرین - جبین - آستین - طنین - چنان چنین - ترنجبین - انگشتین - سکنجبین -

---

[51] اسیر ~ اب بھی رن بول رہا ہے کہ وہ جلاد آیا + [52] شیخ ناسخ ~ ہندی مت ہو شعلہ قدم اس شنگ پری کا + پانو نے سیکھا ہے چلن کبک دری کا + [53] رشک مرحوم ~ تجھکو گھنے کے لیے ہیرے کی معدن چاہیے ~ شیخ ناسخ مغفور ~ یہ اثر تیری حنا کا ہی کہ کان لعل ہو + ایک دم آجاے گر ہیرے کی معدن زیر پا + [54] برق مرحوم ~ تار نگہ عکس عارض سے نقاب یار کی + مہر کو گویا کرن سونے کا سہرا ہو گئی + قبول مرحوم ~ ہے رخون کیسا کہ ہے گر تد نظر +

پرچھائین - کھائین - جمائین - مائین - تہائین - بھیروین - اور تخمین - تزئین - تدہین - تسخین - تسکین - تحسین - تلوین - تلقین - تمکین - تورین - تضمین - وغیرہ مونث آتے ہین اور چین ملک معروف کے معنی پر مذکر ہے اور شکن - کے معنی پر مونث ہے اور جنین کا اطلاق کودک مرد و کودک زن دونون پر کیا جاتا ہے - خون - نون - ستون - شگون - جنون - سنون - فسون - سکون - سرون - برون - درون - تخشون - بطون - قرون - عیون - شیون - گلگون - جیحون - شبخون - گردون - شبخون - مضمون - مقبون - میمون - قانون - کانون - طاعون - بیستون - ارغنون - افیمون - غاریقون - قیطون - یاندسون - گیہون - آنگن - مذکر آتے ہین افیون - معجون - کون - جون - چون - لون - ہون - جون - چون - مونث بولے جاتے ہین بھین مذکر ہے جوگھون مونث ہے بھون - گون - گرہون مونث ہین پاون - گاون - داون مذکر ہین چھاون - کھڑاون - کاون کاون - آون مونث ہین جھائین جھائین جائین جائین ٹھائین ٹھائین سائین - سائین - کائین کائین - گائین - مونث آتے ہین لون لون - ددکون - مذکر ہین پون مونث ہے تا جون - کنجون - اون - جون - مذکر ہین دون - سون - چون - مونث ہین - لون - سلون - مذکر ہین - اذن - تحزن - مذکر ہین - وزن - گوزن - مذکر ہین لحن - صحن - مذکر ہین طعن - لعن - مونث ہین گلبن - ناخن - کن - سخن - گن - ہن - بن - تن - اور تیقن - لوطن - تسنن - تفنن - وغیرہ مذکر آتے ہین - دھن - اور بیشتر بن - تن تن - تن - بہتن - چھن چھن - مونث بولے جاتے ہین اور - بن جنتہ الخضرا کے معنے پر مذکر ہے اور بیخ کے معنی پر مونث اماکن - دفائن - سقائن - قرائن - خزائن - مداین - سواکن - مساکن - مطاعن - معاون

---

۱؎ خواجہ آتش - کس کس نگاہ ناز سے دیکھا مری طرف ٭ کیا کیا نہ چشم یار نے مجھپر فسون کیا ۲؎ خواجہ آتش مرحوم - سے کرین گے اقرا شاعر تبای یار پر کیا گیا ٭ بندھین گے باندھون اس پٹی دستار پر کیا گیا ۳؎ بحر تنکے چنتا باغ سے نکلا ہین دیوانون کی طرح ٭ یون تھی باد خزان مجھکو چھپتا ہو گیا ٭ ۴؎ شیخ ناسخ مرحوم - گر گئے گلبن ترے بوٹا سے قد کو دیکھکر ٭ تھا کف گل مین جو زر گویا دفینا ہو گیا ٭ ۵؎ شیخ امان علی سحر - سیہ زلفون سے افشان جھڑ رہی ہے گورے گالون پر ٭ گھٹا گھنگھور چھائی ہے حلب مین ہن برستا ہے ٭ ۶؎ رشک مغفور - دھیرین مین اسکے رہا کیے خیاط ٭ کہو گا اسکی انگرکھے کا بن کیا بجا سکر ٭

وغیرہ اور ۔ چمن ۔ سن ۔ من ۔ باطن ۔ دن ۔ مذکر آتے ہین **اجوائن** ۔ ڈائن ۔ گھن ۔ مِن مَن ۔
مونث بولے جاتے ہین اور ۔ محاسن ۔ خوبیون کے معنی پر مذکر ہے اور ڈاڑھی کے معنے پر
مونث ہے **دین** ۔ عین ۔ غین ۔ جنین ۔ شور شین ۔ بین ۔ چین ۔ کین ۔ نین ۔ اور نشین
ثقلین ۔ کونین ۔ وغیرہ مذکر بولے جاتے ہین ۔ عین ۔ زیب و زین ۔ تحسین ۔ نعلین ۔ فلالین ۔
لالٹین ۔ مونث آتے ہین **تین** ۔ بٹین ۔ تا ٹپین ۔ مذکر ہین **بین** ۔ قرائن
الیٖن مونث ہین یہ **ٹھلین** سکین دمن مذکر آتے ہین ۔ دین ۔ مونث ہے **اذن** ۔ حصن
عدن ۔ مرن ۔ جشن ۔ حسن ۔ رکن ۔ بلین ۔ مذکر ہین ۔ **امن** ۔ غبن ۔ مونث ہین ۔

## فصل سی و چہارم اُن اسما کی تذکیر و تانیث کے بیان مین جن کے آخر مین واو ہے

رُو ۔ کو ۔ موہو ۔ آہو ۔ کاہو ۔ یاہو ۔ بازو ۔ پہلو ۔ زانو ۔ ابرو ۔ گیسو ۔ جادو ۔ یرولتو ۔ مینو ۔
لیمو ۔ چاقو ۔ یابو ۔ قابو ۔ تنباکو ۔ راسو ۔ ہندو ۔ لولو ۔ بکلو ۔ تیمو ۔ سبو ۔ رفو ۔ وضو ۔ کدو
خلو ۔ علو ۔ غلو ۔ گلو ۔ آلو ۔ شفتالو ۔ تالو ۔ لجالو ۔ سالو ۔ بھالو ۔ سنبھالو ۔ ٹالو ۔ ہٹو ۔ ٹٹو ۔
لٹو ۔ آنسو ۔ اُچھو ۔ جگنو ۔ اُلّو ۔ پلّو ۔ ینبو ۔ پیلو ۔ گھنگھرو ۔ گیرو ۔ روہو ۔ آڑو ۔ گوکھرو
لہو ۔ گرو ۔ وغیرہ جن کے آخر مین واو معروف ہے جملہ مذکر بولے جاتے ہین باستثناے **بوجھو**
خو ۔ آبرو ۔ آبجو ۔ آرزو ۔ جستجو ۔ گفتگو ۔ شست و شو ۔ نازبو ۔ خوشبو ۔ کوکو ۔
ترازو ۔ تگاپو ۔ دارو ۔ سرارو ۔ پرستو ۔ نزلو ۔ نمو ۔ لُو ۔ بانو ۔ جھاڑو ۔ مونث
بولے جاتے ہین اور **اُردو** لشکر کے معنی پر مذکر ہے اور زبان معروف کے معنے پر مختلف

---

سلہ ناسخ مغفور ۔ مجھکو یاد آتا ہے ناسخ کوئی جانان باغین ؎ خواجہ آتش رنگین ہیگا خون شہیدان سے کوے دوست ۔ فردوس
کی بہار کو بیم خزان نہین ؎ سلہ ناسخ تیری ابرو نہین محراب حرم مین قاتل ؎ کھولنا عزم آتھ پر صورت شمشیر رہے
مرزا برق ۔ تا فلک اے مہروش شہرہ تمھارا ہوگیا ؎ خالی سے ابرو کی پر خم چاند تارا ہوگیا ؎ بحر مرحوم کا کل نے
اسکی مار اُتار الکندے ۔ کھینچ سر وہی ابروے خمدار رہ گیا ؎ سلہ بحر مرحوم ع سبز سے نوکی ہو عقیق شجری سے

ہے لیکن مولف مستہام کے عندیہ مین ان معنی پر بھی مذکر ہی اور سو- جو طرف و جانب کے معنی پر
ہے نہ کلام اساتذہ مین اس طور پر کہین پایا گیا نہ فصحا کے زبان سے اس طرح پر سنا گیا
کہ مولف کو تحقیق اس کے تذکیر و تانیث کی ہوتی مگر قیاس یہ چاہتا ہے کہ بوقت ضرورت
اگر استعمال کیا جاے تو مونث کیا جاے آیندہ فصحا کی راے اور گبھرو کا اطلاق محض مرد
نوجوان پر کیا جاتا ہے- لیشتو- بھینو- طور تنو- تمبو- للو پتو- مونث آتے ہین اور گو جو
گیند کے معنی پر ہے مختلف فیہ لیکن مولف کی- زبان پر صرف مذکر ہے- جو- گو- پرتو- درو
کھو مذکر آتے ہین رو- ضو- گرو- قلمرو- تک و دو- دوار و- بو- بد- لو- مونث بولے
جاتے ہین- سرو- تدرو- سو مر درو- مذکر آتے ہین- مجو- مذکر ہے نحو- مونث ہے سہو-
لہو- مذکر ہین- دلو- ریو- گیو- غرلو- سیو- جگنو- مذکر ہین- نیو- مونث ہے- واو- پاو
پلاو- چلاو- بہاو- تاو- بچاو- سجاو- بناو- بھراو- لگاو- ہٹاو- لداو- پڑاو- الاو
بہاو- بلاو- جھکاو- نان پاو- آتار چڑھاو- گھاو- جماو- چھپاو- برتاو- چلبلاو- دباو
رکاو- چھڑکاو- اٹکاو- وغیرہ- جن الفاظ کے آخر مین واو موقوف ہے سب مذکر بولے
جاتے ہین سوا ناو- اور باو کے کہ یہ دونون لفظ مونث آتے ہین- اور گاو- حیوان
معروف کے معنے پر مونث آتا ہے اور ہندی مین تکیہ کلان کے معنی پر مذکر بولا جاتا ہے اور
واو جو حروف تہجی مین سے ہے تذکیر و تانیث مین مشترک ہی لیکن مولف کے عندیہ مین مذکر ہے

## فصل سی و پنجم ان اسما کی تذکیر و تانیث کے بیان مین جنکے آخر مین ہاے ملفوظ ہے

اللہ- ماہ- گناہ- اشتباہ- انتباہ- اکراہ- فراہ- پناہ- بیاہ- حراہ- کراہ- اور اشباہ

سلہ مرزا برق نہال پر ثمر قد ہے صفائی اسکو کہتے ہین + نظر آتا ہے پرتو جا بجا سیب زنخدان کا +
سلہ آتش مرحوم چند پریان بھی گردن مثل سلیمان تسخیر + یہ قلم دبھی رہے زیر نگین تھوڑی سی +
سلہ بحر مرحوم دہاگا دیا بتون نے خفا دیکھکر مجھے + اٹھا جو مین جنیو کمر سے لپٹ گیا-

جباہ۔ میاہ۔ افواہ۔ مذکر آتے ہین آہ۔ باہ۔ تاہ۔ راہ۔ رسم و راہ۔ کاہ۔ واہ۔ چاہ۔ بگاہ گیاہ۔ زفاہ۔ نگاہ سیاہ۔ کلاہ۔ خرگاہ۔ درگاہ۔ تنخواہ۔ روباہ۔ دستگاہ۔ کارگاہ۔ بارگاہ خانقاہ۔ نانخواہ۔ مہرگیاہ۔ مردم گیاہ۔ واویلاہ۔ باہ بسم اللہ تھاہ۔ تراہ تراہ۔ مونث بولے جاتے ہین اور۔ جاہ۔ مختلف فیہ ہے بعضون کے عندیہ مین مونث ہے بعضون کے نزدیک مذکر ہے چنانچہ شعراے متقدمین سے میر تقی مرحوم مذکر فرماتے ہین۔

ہم جاہ و حشم یان کا کیا کہیے کہ کیا جانا ؛ خاتم کو سلیمان کے انگشتر پا جانا ؛ اور مولف کی راے مین بھی۔ جاہ۔ مذکر ہے اور چاہ۔ بھی جو فارسی مین کنوئین کے معنی پر سے مذکر آتا ہے اور ہندی مین محبت و خواہش کے معنی پر مونث بولا جاتا ہے۔ کوہ۔ کروہ۔ گروہ۔ انبوہ۔ اندوہ۔ مذکر آتے ہین۔ شکوہ۔ لوہ۔ کوہ۔ کوہ۔ مونث بولے جاتے ہین جگہ۔ جگہہ۔ شہ۔ مونث آتے ہین کہ وہ۔ یہ دونون لفظ معًا بولے جاتے ہین اور مذکر آتے ہین زرہ۔ زرہ۔ گرہ۔ مونث آتے ہین تشعّہ۔ تشبّہ۔ تفکّہ۔ تنبّہ۔ تنزّہ۔ تشابہ وغیرہ مذکر آتے ہین۔ سوا توجّہ کے کہ یہ استعمالاً مونث ہے شبہہ۔ مذکر ہے کنہ۔ مونث تنبیہ۔ مذکر ہے سیہہ۔ شبیہ۔ اور تشبیہ۔ تنبیہہ۔ تنزیہ۔ توجیہ۔ وغیرہ مونث ہین بھاٹھ کاٹھ۔ نیل کا ماٹھ۔ مذکر آتے ہین بیساکھ۔ مذکر ہے۔ راکھ۔ ساکھ۔ لاکھ۔ مونث ہین ساتھ۔ ہاتھ۔ مذکر ہین۔ تیرتھ۔ مذکر ہے۔ رتھ۔ نتھ۔ مونث ہین۔ گٹھ بیلگنٹھ۔ مذکر ہین۔ دکھ۔ سکھ۔ بین سکھ۔ مذکر ہین۔ بوجھ۔ سوجھ۔ مونث ہین اوجھ۔ بوجھ۔ مذکر ہین ساٹھ۔ گانٹھ۔ مونث ہین لٹھ۔ ٹھٹھ۔ مہیٹھ۔ مذکر ہین۔ بیٹھ۔ سورٹھ۔ مونث ہین۔ پیٹھ۔ اسیٹھ۔ مونث ہین۔ اساڑھ۔ لاڑھ مذکر ہین

---

لہ شیخ ناسخ مغفور سہ ع۔ تھا شہر دوغ عاشقی دن مری بسم اللہ کا ؛ سلہ برق مغفور اسی صورت کو ہر دم ہم جو خط شوق لکھین گے ؛ ادرنگ کا ساتھ دیوا نے سیہ اس گل کے کبوتر کا ؛ سلہ بحر مرحوم۔ بتان ہند کو گنگا بھی گنگا کا تیرتھ ہے ؛ تنبیہ بحر مرحوم نے لفظ تیرتھ کو بدون یا تانیہ قاعت والف عین کہا ہے لیکن مع لفظ کی تحقیق ہین ہر لفظ یاے تحتیہ الملفوظ کے ساتھ ہے۔

باڑہ - داڑہ - گاڑہ - مونث ہین مگر مچھ - مذکر ہے - کرکھ - مونث ہے باچھ - چھاچھ - مونث ہین دودہ - ریچھ - سنکھ - گڑہ - گہہ - نہہ - مذکر ہین - اونگھ - بٹھ - کوڑہ - چکا چوندہ - سندہ - لوتہ - موٹھ - سونٹھ - آنکھ - موچھ - پودہ - کوکھ - لیکھ - ریڑہ - سندہ مونث ہین

(حواشی بین السطور: تمر معروف ۱۲ - ناخن ۱۲ - ناقوس ۱۲ - قلعہ ۱۲ - تحریض ۱۲ - سیر ۱۲ - مرض ۱۲ - راگنی معروف ۱۲ - سلہ)

## فصل سی و ششم اُن اسما کی تذکیر و تانیث کے بیان مین جن کے آخر مین تاے موقوفہ یا ہاے مختفیہ ہے

نسخہ - صفحہ - روضہ - بیضہ - ذرہ - طرہ - نوحہ - نغمہ - جلوہ - نظارہ - مقابلہ - معاملہ - مشاعرہ - مناظرہ - مجادلہ - غنچہ - لالہ - نالہ - پردہ - دودہ - دیدہ - شیشہ - آئینہ - پیمانہ - قرابہ - پیشہ - زمزمہ - مزہ - وغیرہ جس لفظ کے آخر مین تاے موقوفہ یا ہاے مختفیہ ہے - وہ مذکر بولا جاتا ہے باستثنا - توبہ[۳] وجہ و دفعہ و قضیہ و زہرہ[۴] و فاختہ[۵] و قرہ - کہ یہ چار پانچ کلمے مونث بولے جاتے ہین اور - فاتحہ مختلف فیہ ہے - مرزا محمد تقی قبول مرحوم - مونث کہتے ہین ے قبر مجنون پہ فاتحہ پڑھ دی ؛ نجد کا جب ملا مقام ہمین ۱۲ اور سحر مرحوم مذکر فرماتے ہین ے فاتحہ تھا کس شہید عشق کا ؛ رات بھر درگاہ مین ماتم رہا ؛ لیکن حق یہ ہے کہ بیشتر فصحاے متاخرین اس کے تذکیر ہی کے قائل ہین اور مولف کی زبان پر بھی مذکر ہے اور سبحہ بھی تذکیر و تانیث مین مشترک ہے ناسخ مغفور اور صبا مرحوم نے مونث فرمایا ہے ناسخ مصرعہ سبحہ زاہد نے بنائی دانۂ انگور کی

(حواشی بین السطور: خاندان ۱۲ - ای نسیم ۱۲ - ستارۂ معروف ۱۲ - پلک ۱۲ - ستارہ ۱۲)

---

سلہ سحر مرحوم ے سورج مکھی کو پھر جیکا چونڈ ہو گئی ؛ تم نے ذرا جو داغ سے پھاہا اُٹھا لیا ؛ سلہ ناسخ مغفور ے سدہ کسی نم کو کب غانہ خمار کی تھی ؛ صبا مرحوم ے سدہ دنیا کی لیے ہو نہ خبر عقبے کی ؛ اپنے کچھ اور ہی عالم مین ہے دیوانۂ عشق ؛ سلہ برق مرحوم ے غضب کیا جو جوانی مین توبہ برق نے کی ؛ اگر یہ سچ ہے تو پھر عمر بھر خراب رہا ؛ سلہ لمولفہ زہرہ دل تھام کے سے ماہ جبین بیٹھ گئی سلہ لمولفہ فاختہ رو کے کو بلبل کے قرین بیٹھ گئی ؛ سلہ شیخ ناسخ قرہ جو ہر رد گویا اسے زبان کا کام کرتی ہے - مرزا برق - ہر قرہ چشم فسون گر کو زبان ہوتی ہے ؛ -

صبا ع سبحہ سو بار تڑیدی گئی سو بار پھری - اور اسیر مرحوم مذکر کہتے ہین ع سبحہ میرے ہاتھ مین ہے دانۂ انگور کا ؛ - لیکن مولف کے نزدیک حق یہ ہے کہ سبحہ مذکر ہے اور پنبہ - کو بھی روئی کے قیاس پہ بعضے مؤنث تصور کرتے ہین حالانکہ مذکر استعمال کیا گیا ہے مرزا برق مغفور ع پنبۂ مینا بنا بتی چراغ طور کی ؛ ناسخ مرحوم سے جراح اپنے پنبۂ و مرہم کو دور رکھ ؛ بھڑکین گے اس سے اور مرے شعلہ ہا کے داغ ؛ - اور ہمزہ کو بھی بعضے مذکر بولتے ہین بعضے مونث لیکن بیشتر فصحا کی زبان پر مذکر ہے اور مولف بھی اسکی تذکیر ہی کا قائل ہے

## فصل سی و ہفتم اُن اسما کی تذکیر و تانیث کے بیان مین جن کے آخر مین یاے تحتانی ہے

تعدی - تعلی - تسلی - تجلی - ترقی - تشفی - کرسی - رباعی - مشتری - ردی - بدی - کجی - راستی - درستی - ہستی - پستی - گشتی - کشتی - بولی - ٹوپی - ہاکی - پکھی - کنگھی - دستی - چھٹی - گالی - بجلی - مچھلی - کوٹھی - چھتری - ڈولی - مرزائی - وغیرہ جس کلمہ کے آخر مین یاے تحتانی معروف ہے خواہ عربی ہو خواہ فارسی خواہ ہندی وہ مؤنث بولا جاتا ہے سوا الفعی - وادی - طوبی - دعوی - معنی - ماضی - والی - قالی - پانی - موتی - دہی - گھی - جی - ہاتھی - اور - لآلی - لیالی - حوالی - موالی - اہالی - معاصی - نواحی - وغیرہ کے کہ یہ چند الفاظ مذکر آتے ہین اور - طوطی ایک کنایہ خاص کے معنی پر جو آتا ہے مذکر بولا جاتا ہے - سحر مرحوم سے شہرہ ہے اس سبزۂ رخسار کا ؛ خوب طوطی بولتا ہے یار کا ؛ مرزا برق مغفور سے کیا بولتا ہے طوطی شیرین مقال یار ؛ شہرہ جہان مین ہے خطِ بیمثال کا ؛ خواجہ وزیر سے ہے شیشۂ سبز گرم قلقل ؛

طوطی مستون کا بولتا ہے ٭ اور جہان اپنے معنے حقیقی پر آتا ہے مونث استعمال پاتا ہے **رشک مغفور سے** آئینہ ہوتا ہے منہ دیکھ کے پانی پانی ٭ طوطیان ہوتی ہین سنکر تری تقریر سفید ٭ اور پری کو بھی جہان شعرا معشوق کے معنی پر لاتے ہین مذکر استعمال کرتے ہین۔ **خواجہ آتش سے** کیا کیا پری اوتارے ہین شیشہ مین آہ نے ٭ جن کو ن سا لیتہ سے اپنے نہین جلا ٭ اور اس کے معنے اصلی پر مونث بولتے ہین **تشبیہ** معنے کا جو تذکیرا استعمال کیا جاتا ہے توکسی حرف رابط مفرد یا فعل مفرد کے ساتھ نہین کیا جاتا بلکہ کسی حرف رابط جمع یا فعل کے ساتھ کیا جاتا ہے جیساکہ برق مغفور فرماتے ہین **سے** لفظ سے معنی پوشیدہ نکالے ہمنے ٭ سخن یار سے گویا دہن یار ملا ٭ **شیخ ناسخ مغفور سے** باندھے ہین کاکل پیچان کے جو اکثر مضمون ٭ اس لیے رکھتے ہین معنی مرے اشعار کے پیچ ٭ **بی**۔ پی۔ تی۔ ٹی۔ جی۔ خی۔ ری۔ زی۔ فی ہی لی سے۔ دے۔ مونث بولے جاتے ہین **دے**۔ شے۔ تے۔ مے۔ نے ہے۔ رجے۔ لے۔ رآب سے۔ مونث آتے ہین۔ **خوی**۔ حی۔ طی۔ ری مذکر بولے جاتے ہین۔ اور **لے**۔ فارسی مین غضب کے معنی پر مذکر ہے اور ہندی مین۔ تہمت۔ و عیب **قے** کے معنی پر مونث ہے۔ **غشی**۔ رحی۔ سعی۔ نفی وحی۔ نہی۔ وغیرہ جس کلمہ عربیہ کے آخر مین یاے۔ موقوف ہے مونث بولا جاتا ہے۔ سواے **جدی** کے جو ایک برج معروف کا نام ہے بروج فلکی مین سے۔ راے۔ جاے جلاے۔ لاے۔ ناے۔ ہاے۔ واے۔ گاے۔ مونث آتے ہین

تاریخ طبع از شاعر شیرین زبان جناب منشی ابو الفضل محمد تصدق حسین خان صاحب شمس لکھنوی ارشد تلامذہ حضرت مولانا رضا فرنگی محلی مصنف نالۂ عشاق ترانۂ عشاق لیلی مجنون وغیرہ

چھپ گئی تصنیف استاد جلال نامور
کھنچ گئی تصویر انداز کمال ساحری
آپ کا حسن تکلّم آپ کی تحقیق فن
رونق بزم سخن ہے جان نظم شاعری
خوب ہی تذکیر اور تانیث کو یکجا کیا
خوب دکھلائے صفات باطنی و ظاہری
ہے ندا یان زبان کو لازمی اس کا عبور
کیونکہ اقلیم سخن کا ہے یہ باب آخری
ہے یہی تاریخ اچھی بہر سال طبع شمس
لکھ۔ کتاب بے بدل ہے جان اردو شاعری
۱۳۲۲ھ

## خاتم الطبع

خدا کا ہزار ہزار شکر ہی کہ مفید الشعرا معروف بہ رسالۂ تذکیر و تانیث جو شاعر باکمال جناب میر ضامن علی جلال مرحوم لکھنوی کی اعلیٰ ترین یادگار ہے پہلی مرتبہ مطبع مجیدی واقع کانپور محلہ پٹکاپور مین نہایت عمدہ کاغذ پر جناب حاجی محمد سعید صاحب تاجر کتب کلکتہ خلاصی ٹولہ کی فرمائش سے ۱۳۲۳ھ مین چھپکر تیار ہوا۔

# بے مثل نسخہ لغات الصراح قابل ملاحظہ

عربی دان حضرات خصوصًا طلبہ کے لیے لغات مین ، صراح جسقدر ضروری اور اہم ہی وہ اسکی عام مقبولیت سے ظاہر ہی ۔ شاید کسی طالب علم اور قدر دان علم کا کتبخانہ اس کتاب سے خالی نہوگا ۔ مگر ساتھ ہی اسکے یہ بھی آپکو معلوم ہوگا کہ اُسمین لغات کے تلاش کرنے مین بہت دقّت پڑتی ہی تا وقتیکہ الفاظ کا مادّہ اور اصل معلوم نہو اُسکا صراح مین تلاش کرنا محال ہی اسوجہ سے کم استعداد طلبہ کو بوجہ مادّہ و اصل نہ معلوم ہونے کے بہت پریشانی ہوتی ہی ۔ علاوہ اسکے تقطیع و ضخامت بھی اُسکی ایسی نہین ہی کہ آپ بے تکلف باسانی اُسکو اپنے ہمراہ رکھ سکین اور سفر اور نقل و حرکت کے موقع پر ضروری مختصر کتب عربیہ کیطرح وہ آپ سے جدا نہ ہو بعض اوقات اہل علم کو کسقدر اُلجھن ہوتی ہی جبکہ اُنھین کسی لغت کی تحقیق مقصود ہی اور ایسے مقام پر جہاں صراح میسر نہین اور خود بوجھ کے خیال سے اپنے ہمراہ نہین لائے ۔ اس قسم کی ضروریات کا لحاظ رکھکر مذاق اہل زمانہ کے موافق آجکل ایک ماہر لغات و فاضل ادبیات عربیہ نے نہایت عرقریزی اور جانفشانی سے کتاب صراح کی تلخیص کر کر اور لغات کو بلا خیال مادّہ و اصل مثل کریم اللغات و لغات کشوری کے جمع کر دیا ہی جس سے ہر استعداد والا اُس سے نفع اُٹھا سکتا ہی ۔ اور اُسکا نام **لغات الصراح بالتصحیح والایضاح** اسم بامسمّٰی رکھا ہے ۔ اسمین وہ تمام لغات درج ہین جو صراح مین مذکور ہین اور معانی مین اختصار کو کام مین لاکر فاضل مصنف نے کوزہ مین دریا بند کرنیکا اعجاز دکھایا ہے ہر لفظ کے معنی سلیس اُردو مین بیان کیے ہین پس اس کتاب کی اہل علم اور شائقین جسقدر قدر کرین کم ہے تقطیع بھی مناسب ۲۰×۲۶ رکھی گئی ہے ہر لغت شروع سطر سے شروع ہے تاکہ نظر پڑنے مین آسانی ہو حجم بالکل مختصر قیمت براہ رفاہ عام صرف ایک روپیہ چار آنہ رکھی گئی ہی

المشتہر محمد سعید تاجر کتب و مالک مطبع مجیدی کانپور

# جواہر اسرائیل

شائقین یہ وہی کتاب ہے جسکو عرصہ سے آپ کی آنکھیں ڈھونڈھتی تھین دل بے چین
تھا یہ ارمغان اسرائیل کا دوسرا حصہ ہے یعنے یہ جواہر اسرائیل ہے جسکا انتظار آپ کو
ارمغان اسرائیل کے ملاحظہ کے بعد سے تکلیف دہ تھا سنہ ۱۹۱۲ء سے آپ کو امید دلائی جاتی
وعدہ کیا جاتا تھا بحمد اللہ کہ اب وہ کتاب لاجواب طیار ہو گئی ہے جو لوگ ارمغان اسرائیل
کے ملاحظہ سے حظ وافر اُٹھا چکے ہین اُنسے اسکی خوبی عرض کرنے کی ضرورت نہیں وہ
صرف اسقدر سمجھ لین کہ یہ اُسکا دوسرا حصہ اُس سے کہین بڑھ چڑھ کر ہے اور مؤلف
نے کمال جانفشانی اور تحقیق سے اسکو مرتب کرکے ہدیۂ ناظرین کیا ہے اور جن حضرات کو
ابتک ارمغان اسرائیل ہی کے معائنہ کا موقع نہین ملا وہ مختصراً اتنا سمجھ لین کہ تاریخ
بنی اسرائیل مین یہ دونون کتابین اپنی آپ نظیر ہین اس دوسرے حصہ جواہر اسرائیل مین
تاریخ فتحپور سیکری سے لیکر تاریخ شیخ الاسلام و اکبر بادشاہ اُسکے بعد معاصرین شیخ الاسلام
و خلفائے شیخ الاسلام و حالات مخدوم زادگان و خاندان کول وغیرہ اور جملہ بزرگان کے
مقامات مزارات و تاریخ وصال نہایت شرح و بسط کے ساتھ درج ہے سلسلہ افغانان
و شیوخ و سلاطین ماضیہ و ریاستہائے حال کی تفصیل بھی ہے گویا کہ اس خاندان کا آئینہ
ہے اسکے دیکھنے اور واقعات معلوم کرنے کی ہر مسلمان کو اشد ضرورت ہے حالات سلف
کے معلوم کرنے کا اس سے بہتر کوئی ذریعہ نہین خوبی اسکی دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے قیمت آٹھ آنہ

المشتہر

محمد سعید تاجر کتب و مالک مطبع مجیدی کانپور

# ضروری التماس

معزز ناظرین مطبع مجیدی نے دیانت داری اور راستبازی کیوجہ سے اپنے خریدارونکو اپنا گرویدہ بنا رکھا
تاجران بیوپار اور عام خریداران دیار و امصار جیسی کچھ اسکی عزت افزائی فرما رہے ہین وہ اسکی خوش مع
نتائج سے ایک نتیجہ ہے مطبع مجیدی اپنی مجموعی حیثیت اور ساکھ کے لحاظ سے بھی نہ مشہور ہے بیوپاریونکو جسقدر ج
کفایت و متفرق خریدارونکو جسقدر رعایت سے مال دیا جاتا ہے اسکا صحیح اندازہ وہی
کر سکتے ہین جنکو ایکبار بھی مطبع سے مال منگانیکا موقع ملا ہے مستعدی تعمیل امور کی اہتما
ساتھ پابندی اور لحاظ کیوجہ سے جیسی کچھ روز افزون ترقی اس کارخانہ کو ہو رہی ہے معزز ناظرین پر مخفی ن

(۱) اس مطبع مین تقریبًا تمام ہندوستان کی مطبوعہ علوم و فنون کی عربی فارسی اردو کتابونکا ذخیرہ اور میل موجو

(۲) حتی الامکان کتابین عمدہ چھاپے اور اچھے کاغذ کی چھپی ہوئی فراہم کیجاتی ہین۔

(۳) جو کتاب عمدہ طبع ہی نہین ہوئی یا چھپکر کمیاب ہو گئی ہے وہ بدرجہ مجبوری خراب چھاپے اور خرا
روانہ کیجاتی ہے اور جو صاحب لکھدیتے ہین انکو خراب کتاب نہین روانہ کیجاتی ہے۔

(۴) تاجران کتب بیوپاریون کے ساتھ جو مراعات کیجاتی ہین اور جس نرخ سے انکو مال ر
کیا جاتا ہے اس سے کم نرخ پر غالبًا اور تاجر سے کبھی نہ مل سکیگا۔

(۵) مدارس اسلامیہ و طالبان علم کے ساتھ جیسی رعایتین کیجاتی ہین اسکا اندازہ مال منگانے

(۶) متفرق خریداران کو خاص نرخ سے مال روانہ کیا جاتا ہے۔

(۷) تاجر و بیوپاریون مدارس اسلامی طالبان علم اور متفرق خریدار غرضکہ سب صاحبون کے لی
ایسی رعایتین ہین کہ بحیثیت مجموعی ہمارا دعوی ہے کہ انشاء اللہ ہر جگہ سے ک
پڑیگی اور اسپر عمدگی مال کا نفع گھلتے ہین۔

(۸) ہمکو امید ہے کہ اگر آپ کو کسی کتاب کی ضرورت ہو تو سب سے پہلے اپنے اس قدیم ک
تجارتی مطبع مجیدی کو یاد فرمائیے اور ایک معمولی سی فرمایش بھیجکر کارخانے کی د
راستبازی کفایت رعایت عمدگی مال وغیرہ وغیرہ کا اندازہ ضرور فرما

الملتمس محمد سعید تاجر کتب و مالک مطبع مجیدی کانپور